



**DELHI UNIVERSITY**  
**LIBRARY**

# DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Cl. No. 213x/203

1601N30

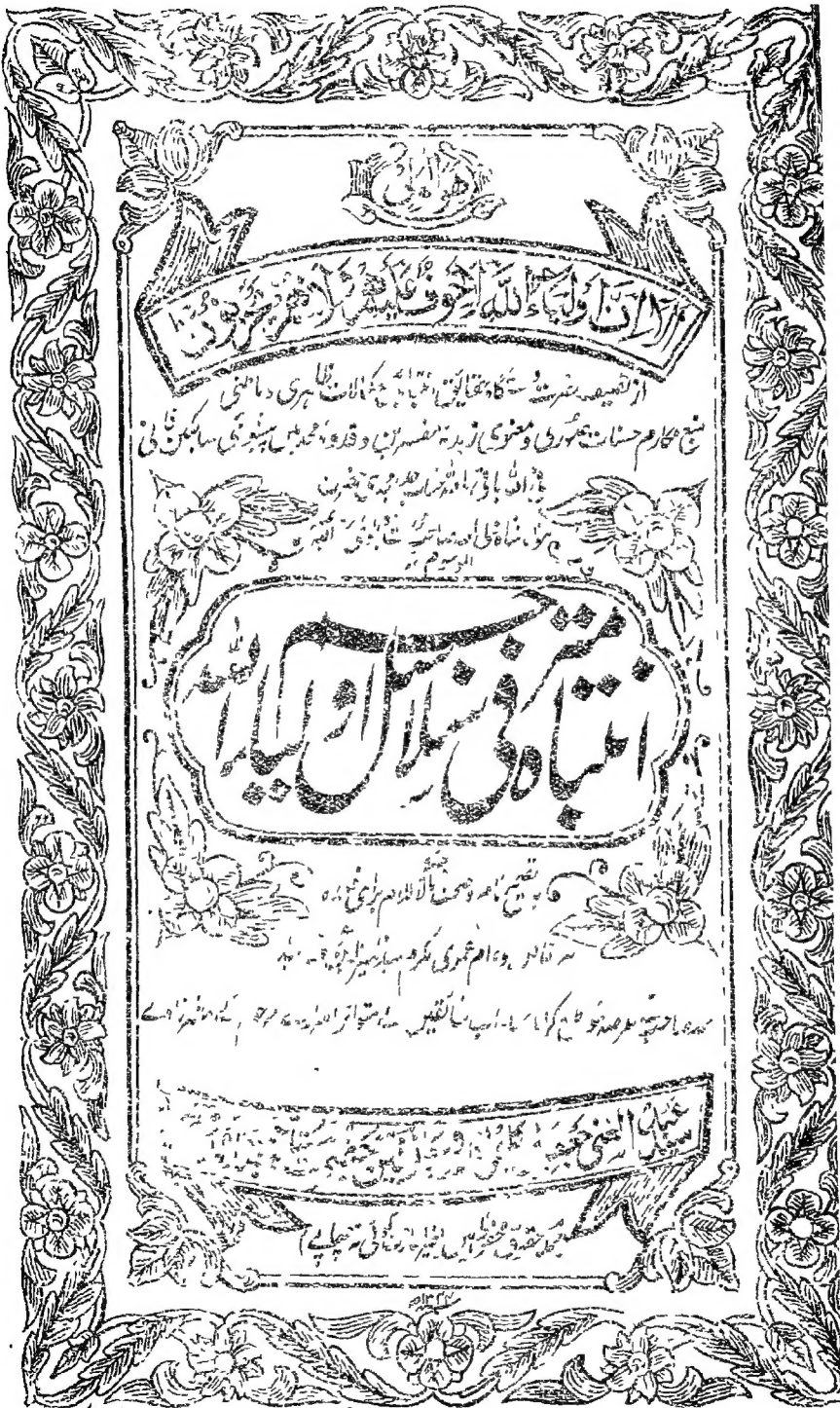
Ac No. 164/11

Date of release for loan

This book should be returned on or before the date last stamped below. An overdue charge of 0.5 nP will be charged for each day the book is kept overdue.

---





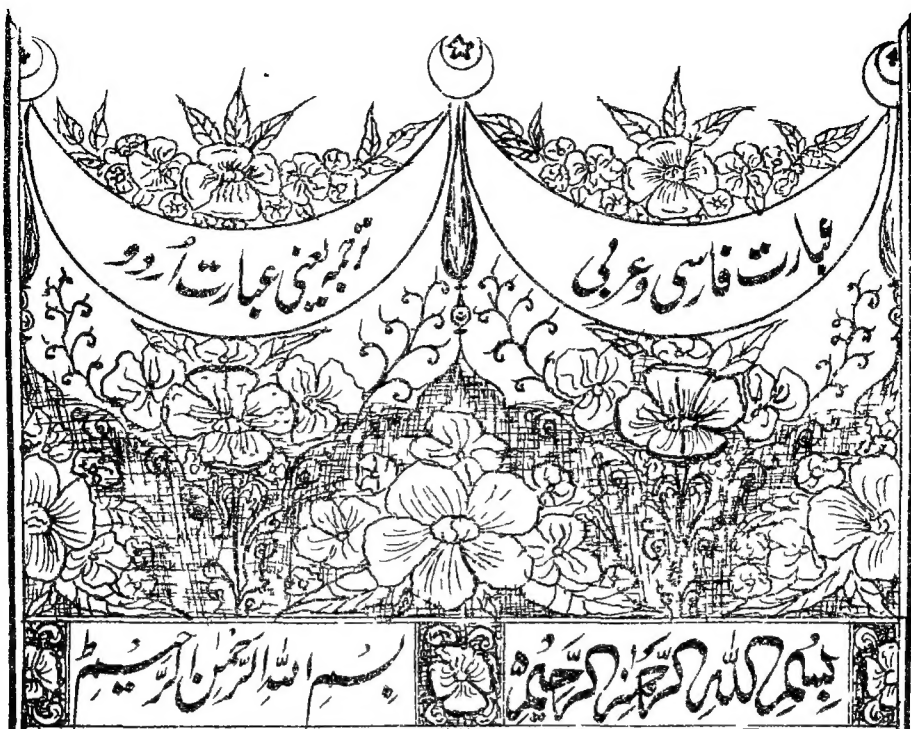


# سوار السبیل کلیمی عربی مع ترجمہ اردو

جدا جہد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی حبیبی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکہ آرا تصنیف جس میں عالمانہ اور فلسفیانہ طریق سے شوس اور مضبوط دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وجود و صفات علم بینی اور غیری کی تحقیقات، وحی کی حقیقت، مسئلہ قدم و حدوث، کلام الہی، وحدت و کثرت کی تفصیل، روح کی ماہیت اور اس میں اختلاف، متقدمین علمائے کرام، مثل حجۃ الاسلام امام غزالی، حضرت مولانا فخر الدین رازی، اور حضرت شیخ اکبر محمد بن الدین عربی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال، اپنی رائے، مستحسنین کے فرضی اعتراضات قائم کر کے ان کے معقول جواب، خفیہ صوفیہ، اشاعہ اور معتزلہ کے مخصوص عقائد اور اختلافات، غرض علمی مذاق رکھنے والے حضرات کیلئے یہ کتاب عیسر و مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ حضرت شیخ غریب نواز کا اہم گرامی اس کتاب کی خوبی کیلئے کافی ضمانت ہے۔ کہ آپ کی ذات جینیۃ نظامیہ سلسلہ میں بابرکت ہے حضرت مولانا نظام الدین اورنگ آبادی جیسے جید ولی آپ کے خلیفہ انتم ہیں۔ اور ان کے صاحبزادے محب البنی حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے آپ راوی ہیں۔ اس کتاب کے مضامین یا مرعات کی مفصل فہرست ایک آڈ کاٹکٹ نے ہر سال کیا ہوگی۔ جس کے ساتھ حضرت شیخ غریب نواز رحم کی سوانحی اور نقشہ مزار شریف بھی شامل ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے یہ صرف ایک روپیہ (عمر) جلدی طلب کیجئے کیونکہ ٹائڈیشن قریب الاقترام ہے۔ ورنہ دوسری بار طباعت کا ناگوار انتظار کرنا پڑے گا۔

**مالا بد کلیمی فی التصوف** عربی مع ترجمہ اردو۔ میرے آقائے نعمت حضرت شیخ مدوح کی ایک اور بیش بہا تصنیف جو قریب تین سو برس سے پردہ راز میں تھی۔ اب چھپ کر تیار ہے۔ کتاب کیا ہے۔ سلوک و تصوف کے اصول و مقاصد کا دستور العمل۔ خطبے اور وساوس کے اقام اور اسکی روک تھام نوہ کی تفصیل، تدابیر جن سے نفس تقویٰ حاصل کرے غرض کچھ شک نہیں کہ یہ نادر کتاب مستند و فوائد جلیلہ پر مشال ہے۔ خصوصاً اس نازک زمانہ میں ہر مسلمان کو اس کتاب کی عید ضرورت ہے۔ اسکا مفید مطالعہ و وزخ سے نجات اور عزت میں پیشگی کا قیام دیکھا۔ آخر کتاب میں حضرت شیخ اکبر کی ویتین بھی علامہ مصنف نے شامل کی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ قابل عمل ہے حضرت شیخ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری اور نقشہ مزار شریف اس کتاب کے ساتھ بھی شامل ہے۔ یہ صرف آٹھ آنہ

فراموش نہ کریں **سید الغنی جعفری سجادین کلیمی بیابان مسجل لال قلعہ دہلی**



اَحمَدُ اللّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ نَبِیَّہٗ مُحَمَّدًا  
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ نَبِیَّرَ  
 نَذِیْرًا وِدَاعِیَا الْحَاقِّ الَّذِیْ بَاذِیْنَدِ  
 سِرْ اَجَامِنِیْرًا۔ فَفَضَّلَ اَصْحَابَہٗ بِرُویۃ  
 مَحِیَاہٗ وَاِسْتَمَاعِ کَلَامِہٖ وَصَحِیْبَتِ شَہِ  
 اَتَّبَعَهُمْ فَاَلْفَضَّلَ نَاسَاہٗ زَانَتِ مَحْ  
 لَہُمَا السَّنَدُ فَاِظْہَرَ الْعِلْمَ۔ بِاِطْنَا  
 اَلِیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ  
 وَتَظَاہَرَ اَصْحَابُہُمَا الْبَاطِنُ وَالظَّاهِرُ  
 بِمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَمَنْ  
 حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادَہٗ وَصَقُوتَہٗ  
 مِنْ خَلْقِہٖ وَاٰتِہٖ الْوَحْدٰی وَقَارَۃُ التَّقِ  
 وَلَوْلَا الْعِلْمُ الْمَاثُورُ مِنْہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

سب حمد و ثنا خدائی جل شانہ کو ہے۔ جسے اپنے نبی محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا۔  
 یعنی اُسکے حکم سے مسلمانوں کو انبشار دینے والے  
 اور کافروں کو ڈرانے والے اور انکو مسراج منیر یعنی حلی و روشن  
 کیا۔ پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ انحضرت صلعم کے  
 دیار مبارک سے مشرف تھے۔ اور اُنکی حدیث شریف سنی  
 اور حدیث فیضیابا ہوئے۔ صحابہ کے بعد یحییٰ کو فضیلت  
 عطا کی کہ انحضرت صلعم کے سلمہ عاہر و باطن کی اُنسے سلجھاوی  
 سے۔ اور اُنکے طائر و باطن کا انتقال انحضرت صلعم سے ظاہر  
 و سکھم و استوداد اللہ تعالیٰ کی حجت میں اُسکے بندوں پر  
 اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ میں اُسکی مخلوق میں۔ اور  
 ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا میں۔ اور علم انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

والہ وسلم بالاسانید والفہم الذی  
 یوتیہ اللہ عز وجل منشاء فی ذلک  
 العلم لم یعید اللہ ولم یختد احد  
 ولا تقرب بشیء وصلی اللہ علی افضل  
 خلق محمد وال واصحابہ اجمعین  
 اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم  
 العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ  
 تغمد اللہ تعالیٰ ومنشاء شاخہ ووالدیہ  
 برحۃ العظمیٰ۔ این رسالہ ایست مے  
 بابتیہ فی سلاسل اولیای اللہ  
 واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل  
 مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن  
 علم بآن مستحکم شدہ و خود را بر طرغ ازان  
 بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجه الکریم  
 و اماں علی و علی الناس منها الخط الجسدیہ  
 مقدمہ۔ باید دانست کہ کہ از لغت حدیث  
 تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صاحبہما  
 الصلوٰۃ والتسلیمات است کما ارتباط  
 و سلسلہ ہائی الشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ او اہل امت  
 را با و آخر امت در بعض امور اختلاف نمودہ  
 باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط  
 ایشان در زمین اول بصحبت و تعلیم تا وہ  
 با و در تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

مقدمہ در بیان سلاسل اولیای اللہ

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ  
 جسے چاہتا ہے بخت تے۔ تو کوئی اللہ تعالیٰ  
 کی بیاد نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ کرتا۔ اور  
 نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا وہی  
 اللہ علی افضل خلق محمد والہ و صحابہ اجمعین  
 اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری  
 دہلوی عرف بولی اللہ خدا اسکو اور اس کے  
 مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں  
 ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ  
 فی سلاسل اولیای اللہ واسانید وارثی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
 تالیف کیا گیا واسطے تعریف ان سلسلوں مشہورہ  
 کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں مستحکم  
 خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔  
 اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب  
 کمال عطا فرمائے یہ مقصد ہے جاننا چاہئے کہ اللہ  
 تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں۔  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان میں سے ایک یہ ہے  
 کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 تک صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اہل  
 امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو  
 تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں  
 ہوئے ہیں۔ تو ان کا ارتباط صحبت اور تعلیم  
 اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤویب  
 ہونے سے تھا۔ اس وقت حشر تہ

و بیعت و در زمن سید الطائف  
جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر  
شد بعد از آن رسم بیعت پیدا  
گشت و ارتب و سلسلہ بہت  
این امور متحقق است و اختلاف در ارتباط  
ضرر نمی دہد و خرقہ و بیعت را سبب است  
از سنت سلبہ اما خرقہ پس صلح الباس  
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر  
گردانید و اما بیعت پس وجود آن و  
اعتبار بان از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
و ام مستغنی یقینی است حال بخفی و علمائے کرام  
اتباطال بنیان و در زمن اولی با شیعہ احادیث و  
و حفظ آن در و ما قبل بود بعد از آن تصنیف کتب  
و قرآ و سنا و و اجازت و و جاوہ آن پیداست  
و ارتباط سلسلہ ہمہ این امور صحیح است و اختلاف  
سور را اثری نیست در سنجیدن این امور  
اصلی و از سنت سیدہ آفرینہ ہمیشہ  
فرزاد عبد الرحمن مسعود است و سنا و اجازت  
و مناد و صلح کار با آنحضرت است با جرات  
بلکل و مناد و عجیبہ بعد از مدینہ جیش و  
چنین اجازت و و جاوہ و اجازت است  
کہ کتب حدیث سیدہ می شود با سلسلہ سبب قدیم  
صوفیہ است کہ یا سنا و و سنا و و  
می پوشانند از قلم و و عامہ و منقص و قبا

اور بیعت نہ بخفی اور سید الطائف حضرت جند  
بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ  
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اُسکے بیعت کا  
مستور باری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے  
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے۔  
اور ارتباط یعنی رابطہ کی صورتیں جو مختلف ہیں  
اُس سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی  
اصل بہ سنت سیدہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عامہ ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن  
بن عوف کو عطا فرمایا بجا جب انکو امیر لشکر کیا تھا  
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستغنی اور  
متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں پس نا اولی  
علماء کرام کا ارتباط حدیث سننے اور انکو اپنے دل  
میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور  
قرآ و سنا و و اجازت اور اجازت اور و جاوہ  
جاری ہوئی اور سلسلہ کا ارتباط ان سبب امور  
بہت صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں  
کچھ مضائقہ نہیں اور ان سبب باتوں کی سنت سیدہ میں  
اصل سے جب خرقہ قرآ و و اصل نوٹ نہ عبد الرحمن  
مسعود سے اور عراقی کا سوال اور مناد و صلح کی اصل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سمجھنا  
بلکل الباس اور مناد و عجیبہ عبد الرحمن جیش اور سلسلہ  
اجازت اور و جاوہ کے ہمہ ہیں جبکہ کتب حدیث  
میں بیان ہے غرض خود کہ یہ قدیم ہے کہ اپنے  
یار و خرقہ پہنانے میں خواہ وہ عامہ خواہ غیر عامہ

و زدا و آزار ہر چہ میسر شود بسہ وجہ یکے  
خرقہ اجازت چون خواہند کہ مجھے را  
از محبان خود اجازت طریقت دہند  
و او را نائب خود سازند و رتلقین و محبت  
باطالبان و اخذ بیعت و اعطاء حشرقہ  
اور خرقہ دہند و شرط آن قبولیت  
این معنیت دیگر خرقہ ارادت  
چون عزیزے و زمرہ صوفیان داخل شد  
و اعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اور  
خرقہ عطامی کنند تا علامت دخول  
او باشد و در طریقہ صوفیہ و شرط اور ویت  
جد و جہد است و تفرس استقامت او  
درین باب - سویم خرقہ تبرک چون برکے  
مہربان شوند کہ برکات عزیزان مثال  
حال او باشد - اور خرقہ دہند بغیر  
ملاحظہ شرط پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر  
و مخنیں اخذ بیعت بجد طریق باشد بیعت  
توبہ از معاصی و آن عام است ہر مسلمان یا  
و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن  
نیز عام است و بیعت تکلم کہ شیخ را و سلوک طریقہ  
مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این راہ را سلوک نماید  
و آن مخصوص باصحاب ارادت است و در بیعت بیعت  
اختلاف است بہر صوفیہ و یا بر بیعت بیعت ایشان است  
کہ شیخ کف دست راست را بر کف دست  
راست

فصل  
در بیعت

فصل  
در بیعت

در بیان طریقہ بیعت

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہو - اور اسکے تین  
طریقے ہیں - ایک تو خرقہ اجازت کہ جب چاہتے ہیں  
کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں - اور  
اسکو اپنا نائب کریں - یقین میں اور صحبت میں کہ  
طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اسکو  
خرقہ دیتے ہیں - سو اسکی شرط ان امور کا قبل کرنا ہے  
دوسری صورت خرقہ ارادت ہے کہ جب کوئی عزیز  
صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے - اور انکے سے عمل  
جد و جہد کے کئے لگتا ہے - اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں -  
اور اسکی صوفیوں میں حوصل ہونکی علامت ہو - اور انکی  
شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے - کہ وہ جہد و کوشش  
کرتا ہے - ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے -  
تیسرے خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں  
کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں - اسکو  
خرقہ دیتے ہیں - اسکی شرط انہیں پادشاہ یا امیر یا تاجر  
کوئی ہو - و یا سلطان بیعت بھی کی قسم کی ہے کہ بیعت توبہ  
ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے مسلمان کیواسطے  
یعنی جس سے چاہے بیعت کرے یا درجہ بیعت سے کم  
اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صاحب کے سلسلہ میں داخل ہو  
سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تکلم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ  
مجاہدہ میں اپنے پر حکم لے - اور خوب کوشش سے اس سے  
چلے سو یہ خاص ہے - اور باب ارادت کیساتھ بیعت لگے  
طور میں اختلاف ہے - ہر ایک حسب کے کل صوفیوں کی  
بیعت کی توبہ صورت ہے - کہ شیخ اپنا و اپنا  
ہاتھ مرید کے داسنے ہاتھ پر

طالب تہذیب و ہر یکے باہام و اصابع کف  
و غیر را قبض کند و بعد قراۃ سورۃ فاتحہ  
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللہم  
انہ اشہدک و اشہد ملائکتک و  
انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ شیخا  
فی اللہ و موثدا و داعیا و شیخ گوید اللہم  
انہ اشہدک و اشہد ملائکتک و  
انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ و لدل  
فی اللہ بعد ازان دعا کند و انچہ ضروری  
و اند و صحبت کند و بہین ہیبت اشارہ واقع  
شدہ است۔ آیتہ بدلا اللہ فوق ایدیم  
و انچہ والدین فقیر را از رویار آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابن فقیر نیز  
از رویار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
معلوم کردہ است ہیبت آن مصافحہ ہیبت  
و دوستی طالب از میان و دور است و بیخ  
بامشہد و کلماتہ مبارکہ مانورہ کہ در ہر پیشہ  
صحیح آمدہ است گویند و و آخر گویند  
استخوات الطلایق فی الخلفۃ العینیۃ و ابن ہیبت  
در سالہ الفضل انجیل فی سوائہ السبیل  
مذکور کردیم و ہذا اوان التشریع فی المقصود

فصل

حد عالم باطن ارتباط این فقیر از ہیبت ہیبت و صحبت  
و خرقہ و فیض توحید و تلقین بنجاب عالیحضرت پیغامبر  
صلی اللہ علیہ وسلم است نفیس این اجمال آنکہ

رکعتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا  
ہاتھ پکڑ لے۔ اور بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے اور  
قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔  
اللہم انہ اشہدک و اشہد ملائکتک  
و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ  
شیخا فی اللہ و موثدا و داعیا  
اور شیخ کہتا ہے۔ اللہم انہ اشہدک  
و اشہد ملائکتک و انبیاءک  
انی قبلتہ و لدل فی اللہ۔ اسکے  
بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت  
کرے اور سی آیت کا اشارہ ہے آیت کہ یہ بدلا اللہ  
فوق ایدیم میں اور جو طریقہ ہیبت اس فقیر کے والد  
کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیبت معلوم  
ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہی  
کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں  
ہوتے ہیں و رکعات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں مذکور  
ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں استخوات الطلایق  
الذی لا ینبئہ اور اسکا سبب کہنے کتاب قول انجیل  
فی سوائہ السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب  
مقصود کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

اس فقیر کہ ارتباط ہیبت و صحبت  
و فیض توحید و تلقین عالم باطن میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی انجیل یہی کہ

۱۔ اس میں سب سے پہلے  
گوایا کہ میں نے  
ادھر سے ملایا  
انبیاء اور اولیاء  
کے ہیں نے شیخ  
کو پانچ چیزیں  
ان کی راہ میں  
اور انی خدا  
ان کی طرف سے  
والا قبول کیا  
۲۔ اس کے بعد  
میں شیخ  
سکھاتا ہوں  
تجربہ والا کہ وہ  
اور اولیاء کو کہیں  
نے قبول کیا کہ  
فردا کی باتیں  
۳۔ اس میں نے  
نہا جی تفسیر  
کرنا۔ ۱۱۔  
۴۔ اس میں  
قلیٰ حضرت  
کی تفسیر عجیبی  
۵۔ اس میں  
جنتی جاویدین  
گوایا کہ میں نے

بیان نسبت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فیقہ در واقعہ وہ کہ نسبت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و نسبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسبت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیاہ افانہ فرمودہ شد کہ نسبت اعلیٰ و اسفل او بر دو پیرچہ دار و دوا علی آن عسر یعنی تراست از اسفل و در میان اعلیٰ تا اسفل نہ رعیت چنانکہ وجہ و جہ و طی می باشد و آن نسبت ل نسبتنا خاصہ آن حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی در مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن خودی مرکوز است و آن مثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نیافتند از جویم جسمی مشبہ نانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بود مقعد و آن مثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چہ لان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این موصوفات تکانہ القافر مود کہ نسبت خاصہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ طبقات مجرورہ روحانیہ و مراتب مظلایہ جسمانیہ ہمہ بحالات مناسبہ خود منصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و بسیج چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم نسبیہ خلیفہ و موزجی است

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حصہ میں حاضر ہوا ہے اور ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیاہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ اس کا اعلیٰ از اسفل پیرچہ رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور در میان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ مثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ ایک جسم مذکور جیسے ایک طباق زمین پہ رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ایک مخروطی گڑھی ہوتی ہے۔ وہ مثال سالکون کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے جذبہ چندان حصہ نہ پایا تو تہیہ ایسی شکل جسمی و سرے سمثالہ کہ وہ سطح کر کے کئی زمین میں گڑھی ہوتی اور طباق اس کے اوپر ہو۔ وہ مثال مجذوبون کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک چندان حصہ نہیں پایا۔ اور ان تہیوں مثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں آئی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ طبقات مجرورہ روحانیہ و مراتب مظلایہ جسمانیہ سب اپنے اپنے حالات مناسبہ کیہ اپنے مقصد ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں۔ اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کا عالم نسبیہ میں ظیفہ اور منونہ نہیں ہے۔



مانس رآن کہ محبت ذاتیہ راغوثہ بشت روان  
 محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ  
 باشد روان سجد و طاہر و آناکہ ابن ہاجیت  
 را نیافت اند و دو قسم اند قسمی مجذوبان کہ  
 تجلیل مراتب روحانہ کردہ اند و دون  
 المراتب اللہ سبحانہ و وسعت درجات ایشان  
 فوق است فقط و قسمی سالکان کہ تجلیل  
 مراتب سافلہ کردہ اند و دون المراتب لروحانہ  
 و وسعت کمال ایشان و درجات تحت  
 است و پس چون ابن معرفت طلبہ  
 بخاطر مہاجریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم تبسم کمان سر از حجب مراقبہ  
 بیرون آوردند و دوست خویش  
 برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت  
 و مصافحہ این فقیر بر خاست و زانو بزالو  
 متصل ساخته و دوست خود در زبان دو  
 دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نہادہ و بیعت کرد و بعد فرخ از بیعت  
 چشم فرو بستہ و این فقیر نیز در حضور  
 مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہمان  
 نسبت خاصہ کہ سابقاً نام آن واوہ  
 بود مد عطا فرمودند فاحطت بھما علما  
 و عاشقان و بریں واقعہ مسیح کلمہ و کلام در میان  
 بنودہ و آفاضہ روحانہ بود با اشارت  
 و فعل و چون ابن فقیر زیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمود کیا ہے محبت افعال اور  
 روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ طاہرہ  
 اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو  
 قسم ہیں ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ انہوں نے مراتب  
 روحانہ کی تکمیل کی ہے سوائے مراتب اللہ کے  
 ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور  
 دوسری قسم سالک ہیں کہ مراتب سافلہ کی  
 تکمیل کی ہے سوائے مراتب روحانہ کی انکی  
 وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور پس  
 جب یہ معرفت جلیلیہ میری خاطر میں ہے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشکوٰۃ فرمائی ہے کہ مبارک  
 گریبان مراقبہ سے اٹھایا اور اپنے دو نو مبارک  
 ہاتھ اٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت از مصافحہ کا  
 یہ فقیر اٹھا اور زانو بزالو متصل بیٹھ کر اپنے دو نو  
 ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نو  
 مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فرخ  
 بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
 مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں  
 ان کے حضور مبارک میں بند کیں اسوقت اپنے  
 وہی نسبت خاصہ جو پہلے علم القاف بابت عطا  
 فرمائی تو میں محظوظ ہو گیا از روئے علم کے اور عاشقان  
 اللہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام در میان نہ تھا فقط  
 روحانہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا اور جب  
 یہ فقیر مدینہ منورہ

فوق در بیان مجذوب و سالک

طریقہ بیعت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے دینی ہو گیا

الطاف اللہ من فارسی ترجمہ از مولانا قاسم علی خان دہلوی



پہنچا اور ایک مدت تک وضعہ انور میں متوجہ رہا۔  
 سب مراتب جذب سدا بہار کے ابتدا سے انتہا  
 تک طے کئے۔ اُس وقت اس فقیر کو القاب زرکی  
 و حیسم سے لقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت  
 فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھیں پوچھی  
 اور اُکھا جواب یا صواب پایا۔ اُن میں سے اکثر  
 مین نے رسالہ فیض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور  
 طریقہ کا بیان رسالہ ہمتات میں میسر ہوا اور ایک  
 اُن جالوں میں سے جو رسالہ فیض الحرمین میں نہیں لکھا  
 اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک وجہ  
 روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم میں عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد  
 ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں  
 اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو  
 افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب اہل بیت  
 اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا  
 جب خود کرو گے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں  
 نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اُس حالت کے افاضہ  
 سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں  
 امام مظلوم مفسد فیض الطاعات ہوتا ہے۔ اور وحی  
 باطنی کی عبارت ہے حکم الہی کے الفاظ جو نئے سے  
 باطن میں یا الہام یا اس خطا سے اُس مسئلہ  
 میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے  
 اور کہتے ہیں کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے  
 لوگوں کے واسطے۔

رسید و مدتی بر قبر مبارک متوجہ ہوا  
 جذب و سلوک ہمہ اذیت تا انتہا در نظر  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کر دیا  
 ابن فقیر نے زکی و حیسم سے لقب حاصل و طریقہ  
 عنایت فرمودند۔ و آنچه در علم مشکلات داشتیم  
 پسیدم جواب با صواب اکثر آن چیز را  
 و رسالہ فیض الحرمین نوشتہ تمام و بیان  
 طریقہ و رسالہ ہمتات میسر شد و یکے از آن  
 ہوا بہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا  
 نوشتہ شد۔ این فقیر در جواب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد۔ بوجہ از  
 کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہی فرمایند در  
 فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعویٰ می کنند و  
 با صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت  
 دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت  
 باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل  
 و تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر  
 خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت اذان حالت در  
 سینہ امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ  
 ایشان می گویند کہ امام مظلوم مفسد فیض  
 الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت  
 از القاحی حکم الہی بر باطن است بطریق  
 اجتہاد یا الہام یا امن از خدا و رکن مسئلہ  
 اور اثبات می کنند و می گویند اور خدا نے  
 تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

اسی وجہ شاہ صاحب کیم مرتبہ خطبہ لکھے جائے ہیں۔ ۱۲۰

بطلان مذہب شیعہ

لے فیوض الحرمین میں  
 حضرت شاہ صاحب  
 رضی اللہ عنہ کی  
 مشکلات کے جواب میں  
 سے بیان فرمایا  
 حقیقت یہ ہے کہ امام  
 مظلوم مفسد فیض  
 الطاعات ہوتا ہے  
 اور وحی باطنی  
 کی عبارت ہے حکم  
 الہی کے الفاظ جو  
 نئے سے باطن میں  
 یا الہام یا اس  
 خطا سے اثبات  
 می کنند اور خدا  
 نے تعالیٰ نصب  
 کر دیا ہے مردمان

تا ایشان را احکام الہی رسانند و تحقیق معنی  
نبوت بہین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثت  
اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش بہین  
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت  
ایشان قابل بچشم نبوت نیستند و آمنہ را رضی اللہ  
عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ  
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ اصبح  
متداول است و در عالم طلب ہر این فقیر را از بہت  
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال  
ہمہ این امور با بعض این امور با هیچ خانوادہ  
طریقہ کہ امروزہ بر روی زمین مشہور اند یا  
اکثر آنها ارتباط واقع شدہ است و الحمد للہ  
از آنجملہ درین سالہ سند خانوادہ ہائے  
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہورین  
طریق است در عرب و ہندوستان و  
نقشبندیہ و رہندوستان و بادشاہیہ  
شہرت تمام وارو و در حرمین نیز شائع  
شدہ و چہشتیہ و رہندوستان بسیار مشہور  
است و مشہور دیہ و در فوجی خراسان و کشمیر و  
سندھ و گجرات و در توران و کشمیر و شطاریہ  
و رہندوستان و شادزیہ و مرغرب و مصر و  
سودان و مدینہ فی الجملہ و مرغرب و عیدروسہ  
و در حضرت سلسلہ صحبت این فقیر و طریق  
تہذیب باطن تا حضرت پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم مستفیض منصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الہی پہنچاے اور فی الحقیقت نبوت  
کے معنی بھی خصلتیں ہیں۔ اس واسطے کہ نبی کی تعریف یہی  
ہے کہ بعثت اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے  
اسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل  
بھی مقرر کرنا اور افتراض طاعت جو تو یہ لوگ  
درحقیقت ختم نبوت کے قابل نہیں ہیں یا وراہمون  
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔  
اگرچہ نبوت کا نام نہ لین اس عقیدے سے بھی  
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں  
اس قسم کو وجہ سے بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت  
اور تلقین اشغال کے یہ سب موریات نہیں سے بعضے امور  
اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر  
مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے ربط حاصل ہے انہیں سے  
اس سالہ میں مشہور خانوادہ کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام  
یہ کہ طبع یقین سے قادریہ طریقہ عرب و ہندوستان  
میں بہت مشہور ہے۔ البتہ ہندوستان و بادشاہیہ  
میں بہت مشہور ہے۔ اور حرمین میں بھی شائع ہوئے۔ اور  
پشتہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور گجرات و  
خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور گجرات و  
توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں و شادزیہ  
مغرب و مصر اور شل کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ  
مغرب میں اور عیدروسہ طریقہ حضرت موت میں۔ اس  
فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض  
منصل یقینی الوقوع ہے۔

نام مقامات شہرت طریقہ

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود  
صحبت داشتہ و آداب طریق فر گرفتہ  
بے شبہ چہرہ تعین آن آداب و اشغال  
یقینی نیست پیر فقیر با حضرت والد بزرگوار  
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از  
آداب طریقہ طر فے عظیم کم موزت و اشغال  
طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیہ از دست  
ایشان پوشید و در غلوت برین ضعیف توجہ کرد  
و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد  
و کمالات بسیار چشم خود دید و واقعات  
عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان شریخ  
ایشان واقع شد و بود گرفت چنانکہ  
قسم اول از کتاب انفس الدافین بیان میکند  
و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و  
توجہ دادند و کلمہ یدہ کی دی  
کر گرفتند و محمد لله علی ذالک حمدا  
کتیرا مبارکافیدہ و هو صاحب  
شیوخا کثیرہ منهم السید عبد اللہ  
صاحب الشیف آدم البنورے صاحب  
الشیخ احمد السرهندی صاحب  
خواجہ محمد باقی صاحب  
خواجہ امکنی صاحب مولانا  
درویش محمد صاحب مولانا  
زاہد صاحب خواجہ عبید اللہ  
الاحرار صاحب شیوخا کثیرہ منهم

انفس الدافین  
فانی راس کتاب  
میں شاہ صاحب نے  
لے نام خانقاہ زکریا  
سے حالات نقل  
تلقین فرمائی ہیں  
فقیہ الہیہ میں  
نے کاتبین میں سے  
بیاد و اشغال  
طریقہ میں

بیان  
سلسلہ حضرت شیخ

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ  
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں۔  
بے شبہ چہرہ تعین ہوا ان آداب و اشغال کا  
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت والد  
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بیعت کی ہے  
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقہ کے  
اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ ان کے ہاتھ پہنا  
ہے اور غلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی  
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل  
کی ہے اور بہت کرات اپنی آنحوں سے دیکھی ہیں  
اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو ان پر اور  
ان کے مشلخ پر واقع ہوئیں ہیں یا دیکھیں چنانچہ  
قسم اول کتاب انفس الدافین میں بیان کئے ہیں  
اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت  
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدہ دیکھ لے  
کر فرمایا ہے۔ یعنی اُسکا ہاتھ پیسے میرا ہاتھ ہے  
سو محمد لله علی الذی حمدا کثیرا و اطیبا مبادا  
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ  
سے ان میں سے سید عبداللہ ہیں کہ انہوں نے  
صحبت رکھی ہے شیخ آقہ بنوری سے انہوں نے  
شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ  
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں نے  
مولانا درویش محمد سے انہوں نے مولانا  
زاہد سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ حارث سے  
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں سے ہیں

مولانا یعقوب کچھو کچھو و خواجہ علاؤ الدین  
 العجندی و ابو صاحب خواجہ نقشبند  
 بکلا واسطہ و صاحبہ اول ایضا خواجہ  
 علاؤ الدین العطار و الثانی خواجہ  
 محمد یار ساوہماز کیا بر صاحب خواجہ  
 نقشبند و خواجہ نقشبند صاحب شیوخ  
 کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السامی و خلیفہ  
 الامیر سید کلال و خواجہ محمد صاحب  
 علیا البراقینتی صاحب خواجہ محمود الخیر  
 فغنوی صاحب خواجہ عارف دیوگری  
 صاحب خواجہ عبد الخالق العجندی و ابی  
 صاحب خواجہ یوسف الہمدانی صاحب  
 اباعلی الفارادی صاحب شیوخ کثیرۃ  
 اجلہم اثنان احدہما الامام ابوالقاسم القشیری  
 صاحب اباعلی الدقاق صاحب ابالقاسم  
 النصیری ابادی صاحب اباعلی الترویجی ازی  
 و ابابکر الشبلی و ابابکر الواسطی صاحب  
 الطائفة الجندی البغدادی و الشافعی  
 خواجہ ابالقاسم الکوفی صاحب اباعثمان  
 المغربی صاحب اباعلی الکاتب صاحب  
 الروباری صاحب جنید البغدادی و  
 الجنید البغدادی صاحب خالد السمری  
 المسقطی صاحب معروف الکفری صاحب  
 شیوخ کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام  
 علی بن موسی الرضا صاحب بابہ الامام

کہ ان میں سے مولانا یعقوب چرخانی ہیں اور خواجہ  
 علاؤ الدین عجدوانی ہیں یہ دونوں صحبت میں ہیں  
 خواجہ نقشبند کے ہار و ملا و مولانا یعقوب چرخانی خواجہ علاؤ الدین  
 عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں و خواجہ علاؤ الدین عجدوانی  
 خواجہ محمد یار ساکی صحبت میں رہے ہیں باور یہ دونوں صاحب  
 بڑے بڑے احباب نقشبندیہ کی صحبت میں رہے ہیں کہ ان  
 میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سامی ہیں اور خلیفہ امیر سید  
 کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی  
 رایتینی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود فغنوی کے  
 اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف دیوگری کے خواجہ  
 عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق عجدوانی کے خواجہ  
 عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف الہمدانی کے خواجہ یوسف  
 صحبت میں رہے ہیں ابوعلی فارادی کے اور ابوعلی بہت شیوخ  
 نرسہ میں رہے ہیں کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک امام ابوالقاسم  
 قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابوعلی دقاق کے اور ابوعلی  
 دقاق ابوالقاسم نصیری کے اور ابوالقاسم ابوعلی و دوباری کے  
 اور ابوبکر شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہر سید لفظ  
 جنید بغدادی کی اور دو کثر خواجہ ابوالقاسم کوفی ہیں جو صحبت  
 میں رہے ہیں ابوعثمان غفری کے اور ابوعثمان ابوعلی کاتب کے  
 اور ابوعلی کاتب ابوعلی و دوباری کے اور ابوعلی و دوباری  
 جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں  
 اپنے ناموں سموی سقطی کے اور سموی سقطی معروف کفری کے  
 اور معروف کفری صحبت میں رہے ہیں بہت شیوخ  
 کے کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو  
 امام علی بن موسی رضا وہ اپنے والد امام -

موسیٰ صاحب باہ الامام جعفر الصادق  
 صاحب باہ الامام محمد باقر صاحب باہ الامام زین العابدین  
 صاحب باہ الامام حسین صاحب باہ امیر المومنین  
 علی بن ابی طالب صاحب سید المرسلین صلی  
 اللہ علیہ وسلم و تالیف ہمارا و اہل  
 صحبہ العجمی صاحب الحسن البصری صاحب  
 اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ہم  
 انشاء دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم و حافظ سنتنا باید داشت کہ طریقہ  
 کہ امر و محفوظ است انتشار آن جنبہ لغوی است  
 و خرقہ محفوظہ امر و زبان است کہ بواسطہ حدیث است  
 و ازین سلسلہ سید عبد اللہ مال بود و بالآخر  
 ازین شان تا خواجہ محمد باقی و رہبر سنیست را می  
 صوفیہ بودند بارش و الیثبات عالمی بہ  
 منزل مقصود رسید و از خواجہ اکنتہ تا خواجہ  
 عبد الخالق در ملک ما و را اللہ بودند ہر یک در زمان  
 خود مرجع صوفیہ و مقتدای طالبان و بعضی و  
 ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ  
 محمد باقی مسطور است تا بان الیثبات بر آن فتنہ  
 اند ہیں سلسلہ است کہ نوشتہ شد و در شجرہ بعض  
 اہلبیت خواجہ محمد اکنتہ یافتہ کہ خواجہ محمد اکنتہ ارتباط  
 نامت صحبت و خفیہ خواجہ محمد و روشن داشتہ اند و ہر لانا  
 زاہد را نیز ملاقات کردہ اند و الیثبات ہر دو صحبت  
 حضرت خواجہ عبد اللہ احرار و ریافتہ اند و اللہ اعلم  
 و بالآخر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند الیثبات

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ  
 اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین  
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین  
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں تھے المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کرامتیں کے واد و طائی  
 کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے  
 اور وہ محابون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے  
 الشیخ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وراثت  
 رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جانا چاہئے کہ جو طریقہ  
 آج کے دن محفوظ ہے۔ اسکا انتشار جنہ لغوی ہے  
 اور خرقہ بھی محفوظ رہی ہے جو جنبہ لغوی کے واسطے  
 سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ مال تھے  
 اور ان سے ادب خواجہ محمد باقی تک ہند ہیں مقتدا  
 صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل  
 مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ اکنتہ سے خواجہ عبد الخالق تک  
 ما۔ امانت کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں موفیق  
 کے مرجع و طالبوں کے مقتدا اور منس و ارشاد ہیں مشہور  
 تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا  
 ہے۔ اور ان کے پیروں میں ہیں۔ وہ پہلی سلسلہ ہے جو لکھا  
 گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد اکنتہ کے  
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکنتہ مریدی اور صحبت خفیہ میں  
 خواجہ محمد و روشن سے رکھے تھے۔ اور مولانا زاہد  
 بھی ہے ہیں۔ اور یہ دو ازین صحبت میں خواجہ عبد اللہ  
 احرار کے ہے ہیں۔ واد اعلم اور خواجہ نقشبند یہ سے  
 اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

جہر جمعیت می کردند و این طرف از خواجہ نقشبند طریقہ  
 نقشبندیہ میگفتند و ایشان گفتا کردند بخفیہ دان  
 خواجہ یوسف ہمدانی تا بنید از راہ ابو القاسم  
 قشیری جامع بودند و عسکرم ظاہر و باطن و  
 محدث بودند و تلمیذ می کردند و از راہ  
 ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف و قانع  
 مریدان و طریق تسلیم ایشان و اختصاص  
 ہر یک با شیخ خود و رین سلسلہ از راہ صحبت  
 و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را در آن  
 دخل نبود۔ باید دانست کہ آنچہ وین سلسلہ  
 بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و  
 عقل و نفس است اما تہذیب لطائف خفیہ  
 و احوال کہ بر تہذیب آن مندرج شود از  
 از قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل  
 مواہب و باید دانست کہ بتواریخ موعودہ  
 و تشدید یون بلدہ ایست از تواریخ مہندو  
 سہ ہند بجز سہین مہملہ و سکون یا در فتح رانی مہملہ  
 بلدہ ایست غظیہ ماہین لاہور و دہلی و مرسل  
 نام آن سہ ہند یعنی بیشہ شیرست و در زبان  
 فارسی گویان سہ ہند منقلبے شود و کلمہ  
 نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آن را  
 اکلمہ نیز گویند و جرج بحیم فارسیہ رانی  
 مہملہ و آخر آن فارحہ نام قدیمہ است از تواریخ  
 غزنویہ نقشبندیہ نسبت است بخرقہ کباب بانی  
 ایشان بہر ایشان بان مشغول بودند کہانی سفینہ الاولیاء

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند سے  
 طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہوں نے خفیہ فکر  
 پر التفک کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جلیذ تک  
 ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے  
 علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور حفظ  
 کتبتے تھے۔ اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے  
 سب کو قمریوں کے حال کے کشف سے اور  
 ان کے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے  
 شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و تلقین  
 کے یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک شبہ کو دخل نہیں  
 جانتا چاہتے کہ اس سلسلہ میں جو بالا انقطاع  
 پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب و نقل نفس ہو لیکن  
 تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب  
 مندرج ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم  
 سے ہیں۔ اور جانتا چاہتے کہ بتواریخ موعودہ و  
 تشدید یون ایک شہر ہے تواریخ سہ ہند سے اور  
 سہ ہند بجز سہین مہملہ و سکون یا در فتح رانی مہملہ ایک  
 شہر غظیہ ہے۔ در میان لاہور اور دہلی کے اصل میں  
 اسکا نام سہ ہند ہے۔ یعنی جنگل شیر کا اور فارسی  
 گوہر کی زبان پر سہ ہند منقلبے ہوئے ہے۔ اور اکلمہ  
 ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اسکو  
 اکلمہ بھی کہتے ہیں۔ اور جرج بحیم فارسی رانی مہملہ اور آخر  
 خانی محمد ایک گانوں کا نام ہے تواریخ غزنویہ سے  
 نقشبندیہ نسبت ہے کباب بانی کے حرف کی طرف  
 کہ یہ دوران کے والد یہ کام کرتے تھے کہانی سفینہ الاولیاء

و غبار و ان بنین مجسمہ مکہ و رورہ و سکون جمیع نام موضع  
 است از توابع بخارا و ہذا ہوا مشہور و کفوی  
 در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم بنین المعجمہ و  
 سکون بحیم و ضم الدال المہملہ قرینہ علی ستہ  
 فرائخ من بخارا و فی اللب تبیح الدال المہملہ  
 و اما علم اخیر فغنی بفتح فاء و سکون غین  
 معجمہ و نون و یہی است از توابع بخارا  
 و ریو کرکسر را رملہ و یہی است از توابع بخارا  
 رستین بفتح راء رملہ و کسر میم و سکون یائے تختیہ  
 و کسر ثناتہ آخر نون قصبہ البیت از توابع  
 بخارا سہمی بفتح سین ہمملہ و کسر ثانیہ  
 و یہی است از توابع شہر طوس کہ امر و انرا  
 مشہوری گویند۔ و نسبت بان دیہہ ہکی است  
 بفتح سین ثانیہ و دو یا قشیری نسبت است  
 بہ بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمہ قبیلہ از  
 عرب و ذاق بہ تشدید قاف اول و وسط  
 شہریت میان بصرہ و کوفہ و رورہ و بارے  
 نسبت بنا جیہ کہ نشاء اصول ایشان بود  
 اگر گانی بضم کاف اعاب و تشدید ہمملہ و  
 کاف عجیبہ و یہی است از دیہائے مشہور  
 سری بفتح سین و کسر رائے رملہ و تشدید یائی  
 تختیہ و رلعت بمعنی جوان مرد و سقطی نسبت  
 بسقط فروشی و سقط متاع حقیر را گویند و رلعت شجرہ  
 سری سقطی بن مفلس ویدہ شد الغالب بضم ہم  
 و فتح نین معجمہ و تشدید لام و سین ہمملہ و رلعت

اور غبار و ان بنین معجمہ مکسورہ و سکون بحیم ایک موضع کا  
 نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی  
 نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم بنین معجمہ و سکون  
 بحیم و ضم الدال ایک ٹکانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ  
 اور کس میں کھائے بفتح و ال مہملہ و علم اخیر  
 یعنی بفتح فاء و سکون غین معجمہ و نون ایک ٹکانوں  
 ہے بخارا کے توابع سے اور ریو کرکسر را رملہ و یہی  
 ایک ٹکانوں ہے۔ توابع بخارا سے رستین بفتح  
 رائی مہملہ و کسر میم و سکون یائی تختیہ و کسر ثناتہ  
 آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سہمی  
 بفتح سین ہمملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک ٹکانوں  
 ہے توابع شہر طوس سے کہ ابھی اسکو مشہور نہیں  
 ہیں۔ اس ٹکانوں سے نسبت کر کے سہمی کہتے ہیں۔  
 سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یائی سے قشیری  
 نسبت ہے بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمہ  
 عرب کا قبیلہ ہے۔ اور ذاق بفتح و قاف بتشدید قاف اول اور  
 وسط ایک شہر ہے۔ میان بصرہ اور کوفہ کے اور  
 رو یا ری نسبت ہے ایک طرف کی کہ لکھتے ہیں کانشار  
 ہے یعنی اب و اجدا کی پیدائش یہاں ہے اگر ٹکانوں بضم کاف  
 غری و تشدید ہمملہ و کاف عجیبہ ایک ٹکانوں ہے۔ مشہور  
 ٹکانوں میں سے سری بفتح سین ہمملہ و تشدید یائی  
 بامی تختیہ بمعنی جوان مرد ہے سقطی نسبت بہ سقط  
 فروشی ہے۔ اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں۔ اور رلعت شجرہ  
 بن سری سقطی بن مفلس ویدہ شد الغالب بضم ہم  
 و فتح نین معجمہ و تشدید لام و سین ہمملہ و رلعت

بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند  
 سلسلہ صوفیہ کا سلسلہ بشارت بایزوت  
 اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اص  
 و اولیٰ آن نزدیک اہل حدیث شعبہ  
 الکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن  
 العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ  
 از جہت ساوات جیلانیہ و اشہر آن  
 در بین شعبہ مہمہ است بالجملہ این فقیر را  
 با کثر این شعب ارتباط صحیح و اقصیت  
 پس ارتباط این فقیر از جہت بعیت  
 و صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد  
 بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط  
 از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت  
 با سید عبداللہ است عن الشیخ آدم  
 البنوری عن شیخ احمد السہروردی  
 عن ابیہ الشیخ عبدالحمد عن شایخ  
 کمال عن السید فضیل عن سید گل  
 رحمن عن السید شمس الدین عارف  
 عن السید گل رحمن بن سید ابی  
 الحسن عن شمس الدین صحراوی  
 عن السید عقیل عن سید جہاؤ الدین  
 عن سید عبد الوہاب عن سید  
 شرف الدین القتال عن سید  
 عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ  
 ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نمازات کی تاریکی میں پڑھے  
 سلسلہ صوفیہ کا سلسلہ بشارت کا کہنا چاہئے  
 اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت  
 مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ الکبریہ ہے  
 شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور  
 بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں  
 ساوات جیلانیہ کی جہت سے اومین میں  
 بہت مشہور شعبہ مہمہ ہے الغرض اس فقیر کو  
 اکثر ان مسبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔  
 پس اس فقیر کو ارتباط بعیت اور صحبت اور  
 خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد  
 بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ و تلقین اور  
 صحبت و اجازت کی رو سے سید عبداللہ سے  
 ہے انکو شیخ آدم بنوری سے انکو شیخ آدم  
 سہروردی سے انکو اپنے والد شیخ عبداللہ سے  
 انکو شیخ کمال سے انکو سید فضیل سے ان کو  
 سید گل رحمن سے ان کو سید شمس الدین  
 عارف سے انکو سید گل رحمن بن سید  
 ابو الحسن سے ان کو شمس الدین صحراوی  
 سے ان کو سید عقیل سے۔ ان کو  
 سید بہاؤ الدین سے۔ ان کو سید  
 عبد الوہاب سے۔ ان کو سید  
 شرف الدین قتال سے۔ انکو سید  
 عبد الرزاق سے۔ ان کو اپنے والد امام  
 الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے



وايضاً ايشان را ارتباط از جهت خرقہ  
 باشیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است  
 عزاب بن عزجدہ عن شیعہ عبد العزیز  
 عز السید ابراہیم الایرجی عن الشیعہ  
 جہاؤ الدین القادری عن الحسید النسیب  
 سید السادات ابی العباس احمد بن حسن  
 بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن  
 ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن  
 القطب ابی محمد محمد الدین عبد القادر  
 جیلانی عزاب بن عزجدہ وہم جلا  
 واین فقیر را ارتباط از جهت خرقہ باشیخ  
 ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی واقع است  
 وقد لبسہا من یس و قد لبسہا ابوہ من  
 ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولد فی الخرقہ  
 القادریہ طرقہا انہ لبسہا من ید شیخہ  
 الشیعہ احمد الشناوی بلباسہا من ید  
 ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ  
 لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ  
 لہا عزیز الشیعہ عبد الوہاب الشعلوی  
 بلباسہا من ید الحافظ جلال الدین  
 السیوطی فی روضہ مصر بلباسہا  
 من ید الشیعہ کمال الدین بن محمد المعروف بابن  
 امام الکاملیہ نجاہ الکعبۃ المشرقیہ بلباسہ  
 لہا من الشمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن  
 بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلہ الماشی

رسالہ فی رد الوہود و الشہود علی مہتر تہذیب و نہایت تہذیب کی تفسیر و تفسیر

اور ان کو خرقہ کی جہت سے شیخ  
 عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے ان کو  
 اپنے والد سے اور ان کو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے ان کو  
 سید ابراہیم ایرجی سے ان کو شیخ بہاؤ الدین کردی  
 سے ان کو حسب النسیب سید السادات  
 ابوالعباس احمد بن حسن بن موسیٰ  
 بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر بن ابی صالح  
 بن عبد الرزاق بن قطب ابی محمد محمد الدین  
 عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان کو اپنے  
 والد سے ان کو ان کے دادا سے اسی طور  
 اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت  
 سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے  
 ہے۔ اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد  
 سے اور ان کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے  
 شیخ احمد قشاشی کے اور ان کو خرقہ قادریہ کی طریقہ  
 میں ایک ان میں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ  
 سے شیخ احمد شنودی کیساتھ اس لباس کے جو انہوں  
 نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی  
 بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعلوی سے  
 انہوں نے جلال الدین سیوطی سے انہوں نے شیخ  
 مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف امام الکاملیہ سے  
 روایت کثیرہ شریفہ کے انہوں نے شمس الدین محمد  
 بن محمد خبری سے انہوں نے عمر بن حسن بن امیلہ  
 الماشی سے۔





عبد القادر الجیلانی اخذ الطریق عن  
 ابیہ ابو صالح موسیٰ بن جعفر بن موسیٰ بن  
 ابیہ السید عبد اللہ بن ابیہ السید  
 یحییٰ زاهد بن ابیہ السید محمد بن وحی  
 بن ابیہ السید داؤد بن محمد بن ابیہ  
 بن ابیہ بن موسیٰ بن ابیہ السید  
 عبد اللہ بن ابیہ السید موسیٰ بن  
 بن ابیہ السید عبد اللہ بن ابیہ بن  
 ابیہ السید بن ابیہ بن ابیہ بن  
 حسن بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ بن  
 المرتضیٰ بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 وکتابہ بنیہ بن ابیہ بن ابیہ بن  
 وحماس بنیہ بن ابیہ بن ابیہ بن  
 است واصل طریقہ ایشان در آنجا  
 مفصل است این مقبرہ مذکور و اجازت  
 از شیخ ابو طاهر محمد بن ابیہ بن ابیہ  
 عن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 بن عبد القادر بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 الہاشمی العلوی بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 عبد الغفر بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 جلال الدین سیوطی قال ابیہ بن ابیہ  
 جلال الدین بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 التوحیدی عن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 یعقوب الدار بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا  
 اپنے والد ابو صالح موسیٰ بن جعفر  
 و دست سے انہوں نے اپنے والد سے  
 عبد القادر سے انہوں نے اپنے والد  
 سید یحییٰ زاهد سے انہوں نے اپنے والد  
 سید محمد بن وحی سے انہوں نے اپنے والد  
 سید داؤد سے انہوں نے اپنے والد سے  
 انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے انہوں  
 اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے  
 والد سے انہوں نے اپنے والد سے  
 سید حسن بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 سے موسیٰ بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 سے اپنے والد اور والد بن ابیہ بن ابیہ  
 ذیلہ بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 غنیۃ الطریق و فروع الغیب مجاہدین کے  
 ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اس طریقہ کا جو اصل  
 پر اس غیر مجاہدین کے اصل کی شیخ ابو طاهر محمد بن ابیہ  
 کو ان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد  
 انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے  
 بن عبد الغفر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 اپنے چچا جبار عبد بن عبد الغفر بن عبد اللہ کی سے انہوں  
 نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں نے انہوں  
 خبر دی کہ جلال الدین بن ابیہ بن ابیہ بن ابیہ  
 نہ تو وہ کہتے کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں  
 احمد بن یعقوب رستانی نے انکو قطب الطریق



فانما تنج الحجة الالهية المنتجة لما قل  
 صلى الله عليه وآله وسلم فيما يروون عن  
 ربه تبارك وتعالى وما تقرب اليه عبدي  
 بشيء احب اليه مما افترضت عليه وما  
 عبد يقرب اليه الا بالوافل حتى احب  
 فكنت سمعاً الذي يسمع به وبصر  
 الذي يبصر به ويده التي يبطئ  
 بها ورجله التي يمشي بها زاد في خسر  
 الجارى وفجأة الذي يعقل به ولله ان  
 الذي يتكلم به فمن ابداه العمل على ذلك  
 فحليه بالذكر ما بعد واوله صلاته الذكر  
 من الغافلين فيما بين ذلك عند تقبيل  
 في الاستغفار وفضل الذكر لا اله الا الله  
 فان كان متحداً عن الاسباب  
 فلينقطع بالذكور ان كان من الاسباب  
 الاسباب ليجعل منه ويدرج في الاسباب  
 من الوسط فيقول لا اله الا الله  
 الفابعد كل من الصبح والعشاء  
 والتكبير وعند العذر بلخذاً باليسر  
 ولا استغفار مائة بعد كل من الاوقات  
 الثلاثة ويعمل بمضمون حديث  
 استغفر الله مائة مرة في كل يوم  
 سبعاً وعشرين كان من الذين يستجاب  
 لهم ويرزق به من اهل الارض  
 ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اسکا نتیجہ محبت الہی ہے نتیجہ دینے والے اس  
 نے کہا جو ذرا بار بار اس کے واسطے کہ اس نے عہد  
 دہی میں اپنے نہیں نزدیک کی طرف میرے بندہ میرے  
 نے ساتھ کسی چیز جو محبوب تر ہو طرف میرے طرف نہیں میرے  
 سے دینے میں ملے بندہ میرا قرب پا ہلے ساتھ نفل کے پہا  
 تک کہ میرا محبوب ہے جاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اس کے کان  
 بڑھے وہ سناتا ہے اور اس کی آنکھیں جسے وہ دیکھتا ہے  
 اور اس کے ہاتھ جسے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں جسے وہ  
 چلتا ہے۔ اور نہانی کی اس فائیت کو اور اس کے  
 یہ بھی زیادہ درویش کہا ہے کہ اس کا دل جس سے دیکھتا  
 ہے اور اس کے زبان سے وہ کلام کہتا ہے۔ اسی کو جو  
 شخص ہر پہلو کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور  
 غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں و فضل  
 اللہ لا اله الا الله ہے ہر اگر مجھ سے کسی طرح کا بھٹکا  
 نہیں لکھتا تو میں وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دیکھ کے لکھتا  
 ہو گا اس کے لئے تو وہ اپنی مرضت کی موافق و رو  
 ہے۔ اور جو کہ اس کا درجہ ہے کہ لا اله الا الله  
 ہے۔ ہر بار بار یہ صبح اور عشاء اور تہجد کی نماز کے بعد  
 و رکعت اور عذر کے وقت جب قدر آسان ہو اور  
 ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے  
 بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے کہ فرمایا  
 آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں و مومنات  
 ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہو گا انہیں سے جن کی دعا  
 قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین  
 روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

ذکر وظائف خالص فارسی

بمضمون حدیث من استغفر الله  
ویرک صلوٰۃ ثلاث مرات فقل استغفر  
الله اذ لا اله الا هو الحي القيوم والتوب  
التي غفرت له ذنوب وان كان قد فر من الدنيا  
فبمقول بعد الصبح كل يوم لا اله الا الله  
وحرر ولا شريك له له الملك وله الحمد  
يحيي ويميت بيد الخبير وهو على كل شئ  
قدیر عشر مرات وان تيسر بعد كل  
فريضة فهو اول ما يقول بعد كل من الصبح  
والعصر اللهم صل على سيدنا محمد و  
عائلة واصحابه عدد خلقك وفضلك اجمعين  
عشر يقول بعد العشاء وعلى جميع  
الانبياء والمرسلين وعلى اهل بيته  
والتابعين وعلى اهل طاعتك جميعين  
من اهل السموات والارضين علينا  
معهم برحمتك يا ارحم الراحمين عدد  
خلقك ورضا نفسك ورتبة عرشك  
ومداد كلماتك كلها ذكرك الذاكرون  
وتقل عز ذكرك الغافلون وان جعل  
بعد كل فريضة عشر تهجدات وقها  
الاخلاص بعد كل فريضة عشر و  
بعد ركعتي الضحى بسورتها والشهيد  
وضفها والضحى يقول سبحان الله  
والمحمد ولا اله الا الله والله أكبر  
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پیکر کرے یعنی  
جو شخص فقر تائگی اس سے بعد نماز کے تین مرتبہ اور  
کہے استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم والتوب  
التي غفرت له ذنوب وان كان قد فر من الدنيا  
بمقام موہیں کہ بعد صبح کے ہر روز لا اله الا الله  
وحرر ولا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيد الخبير وهو على كل شئ  
قدیر جو علی کل شئی قدیر وشن عزیز اور جو ہر نماز  
کے بعد کہے تو اولی ہے اور صبح اور عصر کے بعد  
وش دفعہ بیس ہے۔ اللهم صل على سيدنا محمد وعلى  
آله واصحابه عدد خلقك وفضلك بركاتك وفضلنا محمد  
برادر پر عدد لبوسه وعلى جميع الانبياء والمرسلين  
وعلى اهل بيته وصحبه والتابعين وعلى اهل طاعتك جميعين  
من اهل السموات والارضين وعلينا بحسب  
برحمتك يا ارحم الراحمين عدد خلقك وفضلك  
نفسك وبيتك عرشك ومداد كلماتك كلها ذكرك  
الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون اور  
جو ہر فرضوں کے بعد وشن مرتبہ رو کرے۔  
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد  
وش دفعہ سورۃ اخلاص پڑھا کرے اور بعد  
وکرے تو اس چاشت کے سوتیلین وائیس ضفھا  
اور الضحیٰ پڑھے اس کے بعد یوں کہ سبحان الله  
والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر اكبّر ثم لا حول ولا  
قوة الا بالله العلي العظيم۔ ارشاد ورحمہ ودر طریقہ  
حضرت نقشبندیہ رحمہ رسالہ تہذیب کہ حضرت خواجہ باقی البک  
معد ترجمہ رو ذکر وخال توجہ و مراقبہ قیمت چار گانہ

عد دخل خلق الله بدوام الله عشر ليلتين

وتبارك كل صباح ومساءً وينزل في

المساء بعد المغرب سورة آلہ السجدة

واذ صار الوقت عشرين في الليل فآلہ

السجدة وتبارك ويصلي ستر ركعات

من الأوابين بعد المغرب ويقول بعد

ركعتي المغرب رجا بركة اللیل رجا

بالمكئين الكرمين الكابرين آلتا في صحفة

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك

له أشهد أن محمداً عبده ورسوله وأشهد

أن الجنة حق والنار حق والموت حق

القبور حق والشهوات حق والخير حق

خو لا تشفع حق والشر طاعة والبر

حق وأشهد أن الساعة آتية لا ريب

فيها وأزاد الله يبعث من في القبور اللهم

أخوذ عني هذه الساعة

حاجتي إليها اللهم احطط بها ورحم

ذنبی وقل بها ما أختار رجب بدوام الله

وتجاويز بها عني برحمتك يا أرحم الراحمين

وينوي بعد ركعتي المغرب في الدعاء

منها حفظ الأمان مع الأوابين وهو

السلام اللهم سددني بالأمان ولمس فطة

على فحالي وعندي وفالي وأبدي فالي

كما وصية الشيخ في التين قدس الله

في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عد خلق الله بدوام الله من مرتبة أولئك

تبارك في كل صباح ومساءً وينزل في

المساء بعد المغرب سورة آلہ السجدة

واذ صار الوقت عشرين في الليل فآلہ

السجدة وتبارك ويصلي ستر ركعات

من الأوابين بعد المغرب ويقول بعد

ركعتي المغرب رجا بركة اللیل رجا

بالمكئين الكرمين الكابرين آلتا في صحفة

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك

له أشهد أن محمداً عبده ورسوله وأشهد

أن الجنة حق والنار حق والموت حق

القبور حق والشهوات حق والخير حق

خو لا تشفع حق والشر طاعة والبر

حق وأشهد أن الساعة آتية لا ريب

فيها وأزاد الله يبعث من في القبور اللهم

أخوذ عني هذه الساعة

حاجتي إليها اللهم احطط بها ورحم

ذنبی وقل بها ما أختار رجب بدوام الله

وتجاويز بها عني برحمتك يا أرحم الراحمين

وينوي بعد ركعتي المغرب في الدعاء

منها حفظ الأمان مع الأوابين وهو

السلام اللهم سددني بالأمان ولمس فطة

على فحالي وعندي وفالي وأبدي فالي

كما وصية الشيخ في التين قدس الله

في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال



یقرأ فی کل کعبۃ فہما ان الذل لا یرست  
 والمعوذین من قہرہ کحمتین بعد ما بینہ  
 الاولین مع الاستخارۃ ای ایضاً فی اللہ  
 یعلمہا اھل اللہ من ہولہا انہما یر  
 والنہار قال الشیخ عی الدین قدس سرہ جہنا  
 ذلک فوجدنا فیہ کل خبری  
 الاستخارۃ ہو ما سبق ذکرہ فی باب  
 کل فی رخصۃ استغفر اللہ العظیم الذی  
 لا الہ الا هو الحق القیوم واتوب الیہ  
 اللھم انت السلام ومنک السلام وایک  
 یرجع السلام حینا رہنا بالسلام و  
 ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و  
 تعالیٰ یا ذا الجلال والا کرام ثم یقرأ  
 الفاتحۃ الی اخرھا ثم والحکم الہ واحد  
 لا الہ الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول  
 اللھم انی اقدم الیک بین یدو ذلک  
 کلہ اللہ لا الہ الا هو الحق القیوم الموقل  
 العلم العظیم ثم امن الرسول بالآخر السورۃ  
 ثم شہد عندہ ان لا الہ الا هو الحق  
 ان الذین عندہ السلام فقبل  
 بعدہ وانا اشہد بما شہد اللہ  
 بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ  
 وہی عند اللہ ودیعۃ ثم یقول اللھم  
 مالک الملائک الحق فیہ حساب اب  
 یقول اللھم یا رحمن الدنیا والاخرۃ

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص  
 بند پچھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل  
 اعوذ برب اساس ایک ایک دفعہ اس کے  
 بعد دو رکعتیں اور بین کی نیت سے ساتھ  
 سورہ کے یعنی مطلق جو ادنیٰ راہ نہ بڑھنا  
 کہتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کھڑے  
 شیخ عی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے  
 تجربہ کیا ہے تو اس میں ہر سر بہتری پائی ہے اور  
 دعا مستجاب کی وہی ہے جو پہلے گزری اور ہر  
 فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی  
 لا الہ الا هو الحق القیوم واتوب الیہ اللھم  
 انت السلام ومنک السلام والیک یرجع  
 السلام حینا رہنا بالسلام وادخلنا دار السلام  
 تبارکت ربنا تعالیٰ یا ذا الجلال والا کرام  
 پھر حمد کی صورت پھر الحکم الہ واحد لا الہ  
 الا هو الرحمن الرحیم پھر کہے اللھم انی اقدم  
 الیک بین یدو ذلک کلہ اللہ لا الہ  
 الا هو الحق القیوم وهو العلم العظیم تک پھر  
 امن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد عندہ انہ  
 لا الہ الا هو عند اللہ السلام تک پھر  
 کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع  
 اللہ ہذہ الشہادۃ وہی عند اللہ  
 ودیعۃ پھر کہے قل اللھم مالک الملائک  
 سے بعد بحساب تک پھر کہے اللھم  
 یا رحمن الدنیا والاخرۃ

وحمیمہا رحمانی انت ترحمہ فارحمہ

برحمۃ من عندک تعینہا عز رحمتہ من سواک

ثم الاخلاص والمعونۃ ینزلہما یقول سبحان

اللہ ثلاثا وثلاثین مرۃ واکبر ثلاثا وثلاثین

مرۃ واللہ اکبر أربع وثلاثین مرۃ

ثم لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ

لہ الملك ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدۃ

الخیر وهو علی کل شیء قدير اللهم

ما افع لما اعطیت ولا معطى لما منعت

ولا تزل لما قضیت ولا ینفع ز الجحد

منک الجحد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم اذ اللہ ولا ائنتہ یصلون علی

النبی الخ اذ آتیۃ تک پھر دو پڑے انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پھر دعا مانگو چو چاہے پھر

کے سبحان ربک رب العزت عمایصفون

آخر آتیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ وس مرتبہ یہ بعد

فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔

یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفع منک

منفی خیر منک علی کل ما تشاء قدیر کبارہ دفعہ

اور آگے شروع کرے پختہ سے اسطور سے کہیل

حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ

پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا

مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح

کے کمالیہ مرتبہ اور یا الہ الا اللہ الرفیع

وحمیمہا رحمانی انت ترحمہ فارحمہ برحمۃ

من عندک تعینہا عز رحمتہ من سواک

ثم الاخلاص والمعونۃ ینزلہما یقول سبحان

اللہ ثلاثا وثلاثین مرۃ واکبر ثلاثا وثلاثین

مرۃ واللہ اکبر أربع وثلاثین مرۃ

ثم لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ

لہ الملك ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدۃ

الخیر وهو علی کل شیء قدير اللهم

ما افع لما اعطیت ولا معطى لما منعت

ولا تزل لما قضیت ولا ینفع ز الجحد

منک الجحد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم اذ اللہ ولا ائنتہ یصلون علی

النبی الخ اذ آتیۃ تک پھر دو پڑے انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پھر دعا مانگو چو چاہے پھر

کے سبحان ربک رب العزت عمایصفون

آخر آتیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ وس مرتبہ یہ بعد

فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔

یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفع منک

منفی خیر منک علی کل ما تشاء قدیر کبارہ دفعہ

اور آگے شروع کرے پختہ سے اسطور سے کہیل

حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ

پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا

مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح

کے کمالیہ مرتبہ اور یا الہ الا اللہ الرفیع

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت  
 شيء من علمه ولا يؤدّ وعشرين مترار  
 از وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده  
 سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة  
 ايام من كل شهر من زاد الله امان  
 وجد من نفس قوة قلبهم من تناول  
 ستا و من ذى الحجة التسع الاول وثمنا  
 الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا  
 الليالي العشرة بقراءة القرآن كل  
 ليلة عشرة اجزاء بالدراسة في  
 كل ثلاث ليال ختمه وليلة العبد  
 ختمه كاملة بالتقسيم هذا ومن  
 الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم  
 النصف من شعبان ووجوه الفضائل  
 حجب احاديث باسانيد ضعيفة  
 لا بأس بالعمل بها فان وجد من نفس قوة  
 فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى  
 فمنها صوم الحجب كفارة ثلاث سنين  
 والثلاث كفارة سنتين والثالث كفارة  
 سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في  
 حجب يوم وليلة من صام ذاك  
 اليوم وقام تلك الليلة كان صام  
 الدهر مائة سنة - واسبيل طي مؤخره ووضف  
 حديثه في كتابه شجران ابا دوى عنه عليه السلام في اوقات  
 وصفات پر عمل اور جامع بحث قابلہ کتاب ہے۔ ہر ایک وہ

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت  
 من علمه ولا یؤدّ وعشرين مترار  
 من نجاتش جو تو سب سبجی رسید و محمد  
 سبحان الله العظيم مؤخره اور ہر شب  
 ہر نین روزہ رکھ اور جو زیادہ رکھے اللہ  
 زیادہ کیسے سکوا اور جو اپنے نفس میں قوت  
 پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرہ عید کے  
 نوروز کے اول تاریخ سے نویں تک اور چارک  
 شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان کو شل  
 راتوں کو سیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے  
 ہر رات سو و ستر سہارے تو تین راتیں ختم  
 کرے اور روزوں میں راضا کو ایک ختم پور کرے  
 اسی قسم سے اور یا ایدام فاضل سے عاشوراء اور  
 ہندہ میں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل  
 وارویں حدیث ضعیف اسناد سے کہ ان پر  
 عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت  
 دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر  
 ان میں سے ایک روزہ ہر سبب کا ہے جس کا  
 ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا  
 روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ  
 اب برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر ہر  
 روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایسا نہیں  
 ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی  
 ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت  
 کرے تو ایسا ہے جیسے برابر تو برس روزہ رکھے

فهو ثلاث بقين من حجب  
ومنها من صام سبعة أيام غلقت  
عنده سبعة ابواب جهنم ومن  
صام ثمانية أيام ففتح له ثمانية  
ابواب الجنة ومن وجد قوفا  
من نفسه فقد ورأى فضل الصيام  
صوم اخرا ودر كان بصوم  
يوما ويطعم يوما ولا يغني اذا  
لا في رواية الترمذي وغيره عن  
ابن عمر اشبه سعي الكوكبي و  
قال اشبه حبل الجنة الذي عند  
الاستطاعة يربط به ما ذكر  
خرابة سورة اه حلالا والاث  
صوم والصلاة على الله صوم  
الله عليه واللاه وسلم ألف مرة  
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله  
الا الله وحده الله اعلم  
له الملك وله الحمد وهو على كل  
شئ قدير وان يقول في الصبح ثلاثين  
الف مرة سبحان الله وبحمده لا اله الا الله  
انما يثبت نفسه في راسخ يارب است رواه  
ازوهي شائع شده است في جهنم  
خواج محمد باقر وكيجهت امير ابو الصل ووروار  
اورا بالنهار جهنم محمد عظم مولانا خواج  
شائع است واهل شعب ان كرسال تصوف

پس وہ واسطہ تیسری رجب کے ہے  
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات  
روزے رکھے اُس پر سات دروازے دروزخ  
کے بند ہوتے ہیں۔ اور جو آٹھ روزہ رکھے  
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطہ  
یکل ہائیں گے اور چوٹے نفس میں قوت  
ہائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل  
روزہ میرے بھائی داؤدؑ پیمبر کا ہے کہ  
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک  
روزہ افطار کرتے تھے۔ سیکور وایت کیا  
تو اُن نے فرمایا: اُس واسطہ شیخ سعید کو کئی  
کے اور کہا شیخ حسنؒ نے اور مقدور ہو  
تو ادا کیے اس پر سورۃ اخلاص ایک ہزار  
تیرہ بار پڑھے اور ہزار اسی بار پڑھے اور  
ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ  
وحدہ کثرت بائ لا الہ الا اللہ  
محمد وھو علی کل شئ قدیر اور ہر روز جو  
پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ و تحمید - انتہی  
لیکن طریقت لغت بہرہ سبب شعبہ ہیں۔  
ملک ہندوستان میں بہت سے شائع  
ہیں تو خواجہ محمد باغیؒ کی جہت سے اور  
دوسرے میر ابوالحسنؒ کی جہت سے اور ملک  
بابہ رار النہر میں مخدوم غلام مولانا خواجگی کی  
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت  
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

وہم کہ اگر ایسا نصیب نہ





باقی سے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند  
 نے مہل کی خواجہ عبدالحق خجندیہ کی  
 روح سے اور خواجہ محمد بابا ساسی اور خلیفہ  
 ابوسعید کمال سے اور خواجہ محمد بابا ساسی  
 نے خواجہ عزیزان سے جیسا کہ سلسلہ صحبت  
 میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے  
 اس سے آگاہ ہو پس شیخ ابوعلی فارمدی  
 نے ہی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی  
 سے انہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے  
 باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ ولادت  
 شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت  
 سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ  
 ابو یزید نے مسیدنا امام جعفر صادق سے  
 باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں  
 اس واسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت  
 مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر  
 صادق سے اور امام جعفر صادق نے  
 حاصل کیا وہ طریق سے آیت تو اپنے آبا  
 رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر  
 کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم  
 بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے  
 حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے  
 سیدنا ابو بکر صدیق سے انہوں نے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتا ہوں تمام  
 کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

باقی سند مذکور تمام خواجہ  
 نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبدالحق  
 الخجندیہ عن خواجہ محمد بابا السامی  
 عن خلیفہ اکابر السید کلال و خواجہ  
 محمد بابا السامی عن خواجہ عزیزان بنہل  
 ما ذکرنا فی سلسلۃ الصحتۃ الا ان  
 ہر ہذا نکتہ اخری نکتہ علیہا قال الشیخ  
 ابو علی الفارمدی اخذنا عن خواجہ  
 ابو الحسن الخرقانی عن الشیخ ابو یزید  
 البسطامی من طریق الباطن لا من  
 طریق الظاہر فاروفاً الشیخ ابو یزید  
 قبل ولادۃ خواجہ ابو الحسن عداۃ  
 مدیدۃ و الشیخ ابو یزید عن سیدنا  
 الامام جعفر الصادق من طریق  
 الباطن لا الظاہر لا ولادۃ الشیخ  
 ابو یزید بعد وفات الامام جعفر  
 الصادق و مدیدۃ و الامام جعفر  
 الصادق اخذ من جہتہ الاولی  
 ابائہ رضی اللہ عنہم وقد ذکرنا فی کتابنا  
 انہ اخذ طریق عن ابی امام القاسم  
 بن محمد بن ابی بکر الصدوق و القاسم  
 اخذہا عن سلمان الفارسی عن سیدنا  
 ابی بکر الصدوق عن النبی صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم قلت اخذ القاسم  
 عن سلمان لا یکن ان یصور الا

من جهة الباب نظير ذلك من تتبع اسماء  
الرجال واداء علم وكنز الجهر ينسب  
المسجدنا على ضوء الله تعالى عنهم  
عند اهل السلوك قاطبة واذ كان اهل  
الحدیث لا یثبتون ذلك وقد  
انتصر الشيخ احمد القشاشي كاهل  
السلوك والكلام وان قد اذعن  
الكتاب الحقل الفريد في مسائل اهل  
التوحيد واداء العلم - باید والنسب که  
گلیانی بفتح کاف فارسی اول وتشدید دوم  
نسبت به قبیلہ ازافاغنه که میان نوابہ پشاور  
سکونت دارند با قوم یوسف زری بنوا عمام  
می شوند بٹی کوٹ بتائین ہنہ تین قریت  
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلده  
بین کابل و پشاور ہنہ تین بفتح موحده والنون  
وہلہ نسبہ بحسبنا بالقصر بلده لبسیہ مصر  
الاولیٰ و فلانہ - بفتح الالف و  
تشدید الکاف العربیہ و ہا - یہ فارسیہ  
ابن ہمیں تخلص می کند - وادرا و یوانی  
است مشہور و چیرغان بحسب فارسیہ  
مضمومہ و بار موحده مضمومہ و راہ محلہ ساکنہ  
وغن مجھے بلده است برودہ حرسہ از بلخ  
شیرغان تعریف است و معنی چیرغان  
بلقظ ترکی چیریکہ یکے بعد دیگرے و طول مانند  
قطار بودہ باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت یہ بات ظاہر ہوئی ہمارا احوال  
کے تتبع سے واداء العلم - اور حسن بصری نسبت  
کے گئے ہیں - سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ  
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور  
تحقیق بہت تاہید کی ہے شیخ احو نشانی  
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے  
اپنی کتاب عقد الفریذ فی سلال اہل التوحید  
میں واداء العلم - جاننا چاہئے کہ گلیانی بفتح  
کاف فارسیہ اہل وتشدید دوم یا نسبت  
کی ہے قبیلہ انخانوں میں سے جو پشاور  
کے درآبہ میں رہتے ہیں - اور قوم یوسف زری  
کے چچا زروں میں ہیں - بٹی کوٹ و اولیٰ تار  
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے  
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل  
اور پشاور کے بحسب بفتح موحده والنون اور  
سین ہلہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے  
صعیہ مصر دینی میں تلا کہ بفتح الف وتشدید کا  
عربی و ہا - یہ فارسی ابن ہمیں تخلص کرتے ہیں اور  
انکا و یوان مشہور ہے چیرغان بحسب فارسی مضمومہ  
اور بار موحده اور راہ محلہ ساکن اور غن مجھے  
ایک شہر ہے بلخ سے و منزل شیرغان اُسکی  
تعریف ہے - اور چیرغان لفظ ترکی میں اسے  
کہتے ہیں - جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول  
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے



میران و سیدی وغیرہ کے باقیہ بالفظ مین  
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید یا نہ  
یا نسبت کہ در آخر کلمہ می آید مستعمل بیائے  
ہندیہ کہ اشمام ہا وارد یدہ است و راہ  
نہ جینا و گنگا نزویک جبال شرقی دارالخلافہ دہلی  
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ  
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفۃ ابوالفاسم  
مر اجازت و اند فرمودند کہ در طریقہ امثال  
نمی باشد و وصایائی نویند عمدہ در طریق ما  
کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنین  
اخذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بان وصیت  
می کردند تا آنرا از نسخہ من بنویسید پس  
حضرت ایشان آنرا استسخار کردند و اجازت  
حضرت ایشان اس فقیر را مثال شد کتاب  
فقرات را و بعضی مواضع اشکال در آن  
کتاب از حضرت ایشان استفادہ نمودم  
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی  
نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین  
سبغی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب امثال  
تفسیر بسیار کردہ و از حضرت والد سرگور آنرا بابت می  
پسند و آنرا بخط خود از نزویک بعض اصحاب شیخ  
تاج الدین استسخار کردہ بود و دو طاباں باجمان  
اسلوب رشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت  
ایشان بجا و درایت خواندہ است -

تفسیرات البیہ حضرت صاحب کی معجزہ الالہ فیقول قیامت

میران و سیدی وغیرہ کے باقیہ بالفظ مین  
میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے  
جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے مستعمل بار  
ہندیہ کہ ہاسکے شال ایک شہر ہے گنگا جینا کے  
اسطرف قریب جبال شرقی دارالخلافہ دہلی کے  
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ  
ابوالفاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ  
ہمارے طریقہ میں مسلمان نہیں ہوتا اور  
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں  
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہے بھی مشائخ  
سے بطریق عنین کے حاصل کی ہے اور ہمارے  
مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت  
کرتے آئے ہیں۔ تم وہ میری کتاب سے نقل  
کر لو پس حضرت والد نے وہ نقل کر لی اور انکی  
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور میں بعض مقام  
مشکل اس فقیر نے اُن سے دریافت کئے  
اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔

والحمد للہ کاتب حروف کہنا ہے کہ شیخ تاج الدین  
سبغی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا اکابر سالہ ہے  
مختصہ اشغال تفسیریہ میں والد بزرگوار اس  
کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ  
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر  
اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسطیور طاباں  
کو ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ  
رسالہ اُن سے بجا و درایت پڑھا ہے۔

خو استم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و بالذات توفیق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين  
أعلم أن فقلت أدامتعالى أن مقتد  
الله الخ المتشبه به قد سار له تعالى  
اسمهم هو مقتد أهل السنة والجماعة  
وغير بقيةهم ودام العبودية الفلا يتصور  
بغير ادعاء العبادة وهو عبادة عندي ودام  
مع الحق سبحانه بلا منازعة فهو خير  
مع الذموم عن صفه المحض بل هو الحق  
سبحانه ولا يصح هذه السعادة  
الغنية بغير تصرف في المحبة الإلهية  
ولا متبني في طريق المحبة التي هي  
الشبه الذي هو كذا في المحبة  
الشبه أو في المحبة قد سار له تعالى  
الشبه في المحبة قد سار له تعالى  
كان له المحبة قد سار له تعالى  
جارية على كذا في المحبة قد سار له تعالى  
والناس في المحبة قد سار له تعالى  
والحال في المحبة قد سار له تعالى  
بغير المشقة قد سار له تعالى  
منه في المحبة قد سار له تعالى  
هذه الطريقة العلية النقشبندية الحق

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق تو میرے ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين  
جان تو بختم توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ  
حضرت نقشبندیہ قدس اسمہ سرار ہم کا وہ  
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے  
اور یقیناً ہے و دام عبودیت کا جو بغیر ادعاء  
عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے  
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سچا نہ تعالیٰ کہ شوق  
بالبغیر اس کے خراج نہ ہو ساتھ فراموشی کے  
صفت حضور بلو جو و الحق کے سچا نہ تعالیٰ اور  
یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل  
ہو سکتی اور طریق جذبہ الہی بہت قوی سبب نہیں  
سوائے صحبت ایسے شخص کی جس کا سلوک بطریق جذبہ  
کے ہو شیخ ابو علی وفاق قدس سرہ نے کہا جو  
جو تہمت و تجرأتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اس میں  
نہ تہمت و تجرأتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اس میں  
بہ اس پر کہ کوئی سبب ہو تو یہی ظاہری توالد  
و تہمتا ہے ماں و باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی  
طرح توالد جنونی کا حاصل ہوتا بغیر مرشد کے  
منفصل ہے رسالہ مکبہ میں لکھا ہے من الشیخ زنا الشیطان  
شیخ یعنی جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان  
پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

نقل رسالہ شیخ الحاج المیرزا سید علی درابا شتال نقشبندیہ



وسائط شیخ ابو عثمان المغربي والی علی  
 الکاتب ابو علی الرویاری سید الطائفة  
 الجلیل بعد ازیں والی السیفی و معروف  
 السکونی رخنہ اندر نقالی عنہم والی معروف  
 قدس سرہ نسبت اخری تصانیف ابی  
 داؤد الطائی عن حبیب العجی عن الحسن  
 البصری قدس سرہ انہم و نہ متعین  
 انبیا مدینۃ العلم معرفت و ثبوت و ہذا  
 لأن اجمع اذ ان الکلام فاعلم اننا نری  
 الحسن البصری اخذ عن وسائلی ابو یزید السکانی  
 کتبتہ و لیس فیہ منہ منہ منہ منہ منہ منہ  
 علی افضل الصلح و علی اتم التسلیم و کذا  
 و نہ سلطان العارفین لیس و ہذا جمیعہ  
 الصادق المعروف بترخید و صحیفہ فایز  
 صحیح و کلام جعفر الزاد مع وجود  
 انوار و کلام ابان الکلام بترخید و کذا  
 لامت و انقام و بصری و ہذا جمیعہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نہ منہ منہ منہ منہ  
 فی کتابہ و ہذا جمیعہ و نہ منہ منہ منہ  
 الباطنی و ہذا جمیعہ و نہ منہ منہ منہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نہ منہ منہ منہ  
 النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اخذ الطریق  
 عن الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 و ہذا جمیعہ و نہ منہ منہ منہ  
 والطریق الاخری الامام جعفر بن محمد

در میان میں واسطہ ہیں شیخ ابو عثمان مغربی  
 اور ابو علی کتاب اور ابو علی رودباری از سید  
 الطائفة جلیل بعد ازیں اور السیفی و معروف کوفی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معروف کوفی قدس سرہ کو  
 ایک در نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو حاصل  
 ہے حبیب بن بکر است الخوصن بصری سے قدس  
 سرہ انہم از معروف کوفی کی نسبت حضرت ابی ہاشم  
 عالم یعنی علی تک معروف و اشہر ہے اور ابی میں  
 جوع جو ناہر ان آغاز کلام سے کہ  
 پیش جانا چاہئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے  
 حاصل کیا ابو یزید بطائی کی روح سے جسے حضرت  
 ابو یزید قدس سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے اس طرح سلطان العارفین کی  
 نسبت روحانیت امام جعفر صادق اور وہ جو  
 مشہور ہے کہ وہ صحیح نہیں ہے امام جعفر  
 صادق سے باوجود پہلے باکی وراثت کے انوار  
 بنے ناما قائم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 عنہما حاصل کیا اور سابقین فقہا سے ہیں  
 باعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل  
 اور نسبت سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ ان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف نسبت  
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریق سے  
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ان بنی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے اور دو طریق امام جعفر کو باپ او  
 سے وہ مشہور ہے درود وازہ ہر علم یعنی حضرت

الى باب مدينة العلم مشرفا

فضل

طريق الوصول الى الله في سبيل المحبة  
السادة النفسانيين اذ العلم لا يورث  
الذكر محض الجبر في احوالهم اريد  
المراقبة وطرقه في هذا السلك صحت  
ان ذكر الحكمة الطيبة اعتلا الى ان  
محمد رسول الله بحسن التصرف فوافقه  
الوثر وادجاء في العبد احسن تشريف  
مكرر ولم يظهر الذكر ثمرة الا بغير  
علم عدم قبول شئ في ابتداء الذكر  
من ادله واتوا الذين هموا في هذا  
الشيء مستحقين وعبروا في الدنيا في  
الانبات يظهر في اي اثر من اثره  
لجذبات الالهية ولا يشترط في ذلك  
بحسب الاستعداد في سبيل الوصول  
الغيب كما سوي الحق وبعضهم اولى ما  
تحصل السكرو الخفية وبعد ذلك  
يتحقق له وجود العدم ووجد  
يتصرف بافناء كما قال الشيخ عبد الله  
لا يفسد في تفسيره في الاثبات ذكره  
لا نسبت خبير ثم نسبت ذكرك  
نسبت في ذكر الحق ايات الحق في كرك

وہی ہے جس نے

عَلَى رَضَى اللّٰهُ عَنْهُ تَك

س

اہل حق و صلہ الی امہ بطور حضرات نقشبندیہ کے  
 ائمہ و معیت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے یا مراقبہ  
 اور طریق ذکر اس سبب یہ کایوں ہے کہ ذکر کر کے  
 غمخوار ہو جائیں لایزال الا اللہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر میں طاق عدو کی رعایت  
 رکھنے اور جب ذکر کر رہے ہوں تو یہ کہ ذکر جائے اور  
 اس کا کچھ اثر ظاہر ہو تو یہ وسیلہ و واسطہ کے  
 بغیر نہ پہنچنے کی۔ پھر یہ ہے کہ ذکر سے  
 شروع کر کے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب ذکر  
 تو جو دلشہرہ کی نشانی ہے اس کے اور یہ ہے کہ  
 نور ظاہر میرے آقا و ائمہ و اہل بیت علیہم السلام کے اور اثر  
 اہل اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعض  
 ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبیت ناموسات  
 نفس سے حاصل ہوتی ہے اور بعد ازاں ایسے ہوتے  
 ہیں کہ انکو پہلے ذکر اور غیبیت اور اس کے  
 بعد عدم کا جو ثابت ہوتا ہے اور اس کے  
 بعد فنا ہے شیخ عبد اللہ الفاضل سے اس  
 آیت کی تفسیر میں کہ ہے کہ خدا ذکر ربہ اذا  
 لیس فیہ کہ جب بھول جائے تو اس کے حق کے  
 بھول بھول جائے تو یہ ذکر کو بھول جائے تو حق  
 کے ذکر میں اپنے نہیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

واعلم ان الدنيا وانما الفناء اعنى لا يبقى  
 للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكوان  
 تجعل السالك له صفة السقف الغم وتلصق  
 الشفة بالشفة ولا سنان بلا سنان و  
 تحبس النفس في شراع كمن لا يستد ثابرها  
 من السوء وتصعد بها الى جانب الدخا  
 فاذا وصلت الى الدخا ملت بالآلة الى  
 جانب لا تغفل اليه الا الله الجانب  
 اليسار فحسبت بها عن قلب الصدر  
 بقوة بحيث يظهر اثرها وحلها في سائر  
 الجسد وقيل محمد رسول الله من  
 اليسار الجانب اليميني اي يميني  
 بينهما وتقول بعد انزال العين الى القلب ايضا  
 الهات مقصود في وضاع مطلوب  
 يعنى من هذا الذكور مع توجه القلب على  
 وجه يظهر اثره في القلب وينتشر منه و  
 يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره  
 حركة ولا يشعر به من كان يقرب من تجسس  
 نفسه بذكر مرق او فلا فاصرا حيا  
 لو تروا حال حضرت الخواجه قدس سره  
 في معنى الكلمة الطيبة ان لا اله الا الله  
 نفى كل اله الا الطبيعة و الا الله  
 اثبات الاله بغير وجه ولا رسم او  
 معناه ان الله او خلقت لفسادات  
 في مقام فاتبوني باحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کافیا یعنی تیری  
 زبان کو خیر ہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت  
 ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگانے اور  
 لپ لپ کر لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے  
 اور جس دم کرے اور شمع کرے کلمہ لفظ  
 لا کو نہ سے و لایح کی طرف سے جاتے اور  
 جب لایح کو پہنچے لو کہے آلا کو اپنے منہ سے  
 کی طرف آلا ادا کو بائیں منہ سے کی طرف پھر آلا  
 قلب چوبیس پر آئے ایسے زور سے کہ اس کا  
 اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔  
 اور نہ تاخیر، رسول اللہ کو بائیں طرف سے واپسی  
 طرہ کر یعنی آلا کے درمیان اور اس کے  
 پورے دل سے یوں کہ الھی انت مقصود  
 و رضایہ مطلوبی یعنی اس فکر سے تو ہی میرا  
 مقصود ہے اور تیری ہی رضایہ مطلوبہ قلب  
 کی نوعیت ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو  
 اور دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب سطر سے  
 ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس  
 بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور جس نفس کرے  
 کہ سب بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت  
 کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے  
 معنی بولے فرماتے ہیں لا اله الا انتی سے  
 انہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات  
 سے معنی ہے کہ انہوں نے اللہ کے معنی میں  
 کہ تو اپنے تئیں داخل کیا تمام تابعی بالحق ہیں

و بعض اکابر ہذا السلسلۃ قال  
 معنی الکلمۃ الطیبۃ ان البدن یتصور  
 فی الالہ لا معبود و المتوسط یدلحظ  
 الہ مقصود و المنتہی لا موجود الا اللہ  
 نکون ملاحظۃ و قال لا کابر و لام یتنہ  
 السیر الی اللہ و وضع القدم فی السیر فی اللہ  
 نکون ملاحظۃ لا موجود الا اللہ کفرار  
 قبل معناہ لا متصرف فی الملک الملکوت  
 الا اللہ ینبغی الاجتہاد فی مال و مملکت  
 لا تترک فی حال و لا وقت لا فی قیامات  
 و لا قعود و لا فی حدیثک و لا  
 فی نومک و ان حصل لک فی الذکر او  
 فی محالۃ الشیخ کیفیہ فافرضہا کالحظ  
 المستقیم فان یخیل هذا المعنی و شغل  
 الخیال بامر واحد مد الجمعتہ و قال  
 بعض اکابر اذا تغیرت متغیرت  
 من بذلک بواسطۃ الخیال و تاثرہ  
 ینبغی لک ان تتبع تلک العشرۃ حتی  
 یحصل لک ان تعطیل کما قال بعض  
 اکابر الشغل هو عدم الشغل عدم  
 الشغل هو الشغل قال المولود سعد الدین  
 الکاشغری رحمۃ اللہ علیہ ان الشیخ عبد الباقی  
 الہی سألنی و قال ما الذکر فقدت لہ  
 لا الالہ فقال ہذا ذکر ہذا عجا  
 فیہ و فیہ لفظا خارجا عن حدیث علیہم دو۔ قیمت تین روپے

اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ  
 معنی کلمۃ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے  
 لا الہ الا یعنی کافہ جہت اور جو مقرر ہو اس حال  
 کرے کہ متصفح اور متبصر سمجھے کہ لا معبود الا اللہ  
 کا ملاحظہ ہوئے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب  
 منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے تہجیر  
 فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا معبود الا اللہ کا  
 تو یہ کفر ہے اور بعضوں کے معنی کے یہ کہ متصرف  
 فی الملک و الملکوت الا اللہ اور ضروری ہے  
 کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور  
 کسی وقت نہ ترک کرے۔ رکھنے نہ چھوڑنے  
 باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر ہیں اس شیخ  
 کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اس کو نہ مہی  
 کرے جب تک خط مستقیم۔ اور جب مہی خیال  
 میں بندہ جاوے اور خیال اسی آگیا ہرگز غفل  
 ہو جاوے تو یہ جیسے واسطہ بہت بڑا ہے  
 اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جبکہ کمال  
 بھی بدن سے متغیر رہے خیال کیسا ہے اور  
 اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اس کو چھوڑے یہاں تک  
 کہ حاصل ہو جائے تقطیل جیسے بعض بزرگوں  
 نے کہا ہے کہ ان شغل ہو عدم ان شغل عین عدم  
 الشغل عین الشغل اور ملاستہ بہ لہ بیت  
 کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شیخ  
 عبد الباقی نے مجھے پوچھا کہ ذکر کیا ہے  
 میں کہا لا الہ الا اللہ کیا یہ تو عبارت ذکر

فقلت له أفدانت فقال الذکر ان  
تعلم انک لا تقدر علی وحدانہ و  
قال لیسید الطائف الجید التمس  
هو ان تجلس ساعة متقطعة من عملک  
کل شیء وقال شیخ الاسلام فی ملاحظہ  
ذلک یحصل الوحدان بغیر تفتیش  
شریة بغیر نظر مقتضی الطائف  
الحلیہ الصوفیہ حضور شہادۃ  
الحکامات نراہ وذلک لیس فیہ کذب  
مشاہدۃ تکتون بالقلب واما الروح  
فیكون بعین الراس الفرق بین  
الشریة و المشاہدۃ انک فی الرویۃ  
لا تقدر ان تتعدی عن حد نفسك  
و فی المشاہدۃ انت بالخیار  
الطریقۃ الثانیۃ السادۃ التفتیش  
فی سبب الوصول و حصول الحق  
اسهل الطرق و اقربها التفتیش  
وهو ان ذلک العبد الخدیر الذی یحس  
کیف وہ امثالہ یفہم ان لا یسیر المباد  
اعنی اللہ بعباد واسطہ عبارۃ عن ربہ  
او عبودیتہ او خالصیۃ او غایب ہائے  
و تحفظہ فی خیالہ و تقویہ بجمع قوالہ  
و مدارک کمالہ و التفتیش فی ملاحظہ  
علی ہذا الامر تنکاف فی ملاحظہ  
شکل فی ترویج و مضیۃ فاجتہد فی التفتیش

منہر سبب بچھرنے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ  
سبب کہ تم ہا نو یہ کہ تم اس کے وجدان پر قادر نہیں  
ہو اور الطائفہ جبریتہ فرمایا ہے کہ تصوف  
یہ جو کہ ایک ساعت دل سے بچھڑنے کے ملاحظہ  
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اس کے ملاحظہ  
پر آج کل یہ تالیف ہے۔ وہ ان لغویہ جو توحید کے اور  
زیادہ یہ نظریہ کا اور مقصد صوفیہ کے طریقہ تعلیم کا  
توحید ہے مثلاً وہی کا کائنات نراہ اور اس  
حد تک انہوں نے مشاہدہ بالقلب  
رکھا ہے۔ اور یکساں ہو تالیف وہ سرکی  
انکھیل سے ہوتا ہے اور ترقی رویت اور  
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قاور  
نہیں ہر نا کہ اسے اپنے سے زور کرے۔  
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرت نقشبندیہ کا  
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں  
اور وہ یہ ہے کہ اس میں اور بہت قریب ہے  
سبب کیا ہے توحید اور مراقبہ ہے اور وہ یہ  
ہے کہ وہ تفتیشی فرقہ میں جو کہ برہنہ اور ان کی  
تہذیب میں تہذیب ہے۔ اس کے نام مبارک کا  
سبب واسطہ عبارت غریبہ یا جمہوریہ یا فارسیہ  
وغیرہ اس کا لحاظ اور اس کی حفاظت کرے  
اپنے خیال میں اور منہ ہر تمام قوتوں اور ہر کو  
سے قلب صوفیہ کی طرف اور اس پر ہدایت  
کرے اور تکلف کرے اس کے لازم کر لینے کو

دوسرا طریق حضرت نقشبندیہ کا توحید اور معرفت



ستی تذهب الکلف من البین و بصیر  
 هذا الامر كله ملكتك و قال بعض  
 الاكابر من النقشبندیة يا ارحم الراحمین  
 المقصود ان عشت علیک فخیله بصورت  
 نور بسینط عجیب جمیع الموجودات العلیة  
 والغیبة واجعل فی مقابلة البصائر  
 و مع حفظ ذالك تنویر القلب  
 الصنوبر جمیع القوی و تذاریک الی  
 ان تقوی البصیرة و تذهب الصور  
 و یترتب علی ذالك ظهور المعنی المقصود  
 قال حضرة الخواجه عبید الله الاحرار  
المراقب من المفاعلة فلا بد من  
التراقب من الجانبین مع هذا لا بد  
المراقب ان یكون مراقبا لاطلاعه علی  
اطلاع المتسجد علی احواله و یدق  
علی ذالك او یكون مراقبا  
لاطلاعه علی موجدہ بکافتور  
و تشنت خا طرا  
والطریق الاخر ان یكون مراقبا بقلب  
الصنوبر ولا یترك الخاطر یحل  
فیہ حتی یتسیر الی ربط قلب الحقیق  
من غیر ملاحظۃ معنی المفاعلة و طریق  
المراقبة اعلی من طریق الذکر و الاثبات  
در الثبوت علی متعہ جاریہ و حضرت شاہ صاحب کی بالیدین حدیث  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ذات یوم ان فی غیرت امر

یہاں تک کہ کلفت در میان سے جاتی ہے اور  
 اس امر کا لکھ ہو جائے اور بعض بزرگوں  
 نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنی مقصود کے  
 یہ ہیں کہ پیچ دی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو  
 ایک نور بسینط کی صورت میں جو احاطہ کرتے  
 ہوتے ہے سب موجودات علیہ وغنیہ کو اور  
 اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود  
 اسکی حفاظت کے قلب صنوبر کی طرف متوجہ  
 ہو اپنے تمام قوی سے اور تذاریک کرے اس  
 امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت  
 جاتی رہے اور مترتب اس امر پر ظہور معنی  
 مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے  
 فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو  
 ضرور ہے تراقب و دونوں طرف سے تویس  
 مراقبہ کرے غولے کو ضرور چاہئے یہ کہ ہر مراقب  
 اپنی اطلاع کا حق سپاہ کے مطیع ہو جائے  
 اس کے حال پر اور اسکی ملامت کیسے اور  
 یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا لینے موجود پر بلا قوت  
 اور پریشان خاطر کی اور ایک اور  
 یہ طریق ہے کہ لینے قلب صنوبری کا  
 مراقب ہو اور اس میں کئی قطرہ آگ لگے  
 یہاں تک کہ اسکو اپنے قلب حقیق سے ربط  
 آسان ہو جائے بدو ان بلا غلط معنی مفاعلہ  
 کے اور مراقب کا طریق بہت اعلیٰ ہے  
 نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

اقرب الى الجذبة الالهية من غيرها  
 ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الزلزلة  
 والتصرف في الملك والملكوت ونكيزها  
 الاشراف على الخفايا والنظر في الغايب  
 بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن  
 ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و  
 دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى  
 جمعا وقبول الطريق الثمانية طريق  
 الابطية بالشيخ الذي وصل الى  
 مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات  
 الذاتية فافترسيت بمقتضى فهم  
 الذين اذرا وذكرا الله تفيد فائدة  
 ان ذكر وصحة عو جبهم جلساء الله  
 نتيجة صحة المذكور واذ بتيسر صحة  
 مثل هذا العزيز ورايت اثره في نفسك  
 فينبغي لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي  
 تشاهد فيك فقد الامكان ان  
 حصول ذلك المعنى فكلما رجع من حيث  
 حقه يرجع لك ببركة ذلك الاثر و  
 هكذا تفصل في شرح بعد اخر في حق تصديق  
 تلك الكيفية ملكة الله وان لم  
 تظهر من حيث ذوات الغيوب اثر  
 ولكن حصلته بنعمة وانجذاب  
 تقريبا وتساكب برادول جدا في حضرت لانا سنا الى الله  
 صاحب سن سركي مكرمة الازال تصيف قيمت حبه ان اثر

قريب ہے جذبات الہیہ اور مراقب کے طریق  
 سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و  
 ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم  
 کر دنیا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے  
 کی طرف بخشش کی نظر کر نیک اور اس کے باطن کو  
 منور کر نیک اور مراقب کے ملک سے جمعیت دینی  
 حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول رہتا  
 ہے اور اسی بات کو کہتے جمع وقبول اور تیسرے طریق  
 رابطہ ہے اس شیخ سے جو مشاہد کے مقام کو  
 پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ متحقق ہوئے  
 اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب  
 اس کے آثار و ذکر خدا ذکر کافانہ  
 دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اس کے  
 کہ ہم جلساء الله اس صحبت مذکور کا  
 فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت  
 میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اس کا  
 اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اس کی حفاظت کرے  
 جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہاں تک تجھے ممکن ہو  
 اور جو اس میں تورا جائے تو اس شیخ کی  
 شواہد کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجھ کو حاصل  
 ہوا اس کی برکت سے وہ اثر اور اسے طور  
 کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملک ہو جائے اور جو اس  
 عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر ہو لیکن اس  
 سے صحبت اور انجذاب حاصل ہو۔

ترجمہ کلی حلال دوم فائز و دوقالی غزل کا بموجب قیت ار

فَيُخَفِّضُ أَصْوَاتَهُ فِي الْخَالِ تَنْوِيلًا لِقَلْبِهِ  
الْمُتَوَكِّلِ حَتَّى يَحْصُلَ الْغَيْبَةُ وَالْفَنَاءُ عَلَى النَّفْسِ  
وَأَزْوَاقُهَا عَمَّا تَرَى فَيُخَفِّضُ أَنْ يَجْعَلَ صَوْتَهُ  
الشَّيْءَ عَلَى كَتَفِكَ الْهَيْئَةَ تَعْبِيرًا مِنْ كَتَفِكَ الْهَيْئَةَ  
قَلْبِكَ وَأَهْلًا مُتَدَاوِلًا بِالشَّيْءِ عَلَى ذَاكَ  
أَهْلًا مُتَدَاوِلًا وَتَجْعَلُ فِي قَلْبِكَ فَانْ يَرْجِعُ لَكَ  
بِذَلِكَ حَضُورًا لِقَلْبِهِ وَالْفَنَاءُ

## فصل

فِي الْكَلِمَاتِ الْقَدِيمَةِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ حَقِّهَا  
عَلَى الْخَالِقِ عَجْدَانِي وَهِيَ أَحَدُ عَشْرَةَ  
بِنِي طَرِيقِ السَّاقِي الْمَقْشَدِي عَلَيْهَا وَهِيَ  
يَا دَكْرَدُ بَارَكْسَتْ نَكَا هَدَسَتْ  
يَا دَكْرَدُ هَوَشْ دَرْدَمِ سَفَرِ  
دَرْطَنِ نَظَرِ رَقْدَمِ خَلُوتِ  
دَرْطَنِ وَقُوفِ نَرْهَانِ وَقُوفِ  
عَدَدِي وَقُوفِ قَلْبِي وَجِثِ  
كَانَ حَضْرَةُ الْخَاجَةِ عَبْدِ الْخَالِقِ رَأْسِ  
حَلْقَةِ هَذِهِ الطَّائِفَةِ لَزِمَ بِيَاظَ الْفَاظِ  
الْمَصْطَلَحِ عَلَيْهَا فَلْيُشْرَحَ الْمُقْتَصِدِينَ  
بِزِيَاظِ الْإِجْمَالِ وَالْتَفَصِيلِ وَهَذَا أَنَا  
أَشْرَعُ فِي ذَاكَ

يَا دَكْرَدُ وَهُوَ عَمَّا تَرَى عَزْ دَكْرِ الْلسَانِ  
أَوِ الْقَلْبِ يَعْنِي كُنْ دَائِمًا فِي تَكْوَانِ الْكَلِمِ

تو چاہئے کہ اسکی صوت خیال میں رکھے  
اور قلب سنوہری کی طرف متوجہ ہو۔ تاکہ  
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر  
وقف ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت  
شیخ کی اپنے دل سے مونڈھے کی طرف خیال کرے  
اور اپنے قلب کو ایک امر متداوِل اعتبار کرے  
دل سے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر مند  
کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے  
اس سے حضور غیبت اور فنا کی ؟

## فصل

حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی کے کلمات  
قدیمہ مآثرہ کے بیان میں یاد دہکارہ گئے ہیں  
جنہیں نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ یہ ہیں  
یَا دَكْرَدُ بَارَكْسَتْ نَكَا هَدَسَتْ  
يَا دَكْرَدُ هَوَشْ دَرْدَمِ سَفَرِ  
دَرْطَنِ نَظَرِ رَقْدَمِ خَلُوتِ  
دَرْطَنِ وَقُوفِ نَرْهَانِ وَقُوفِ  
عَدَدِي وَقُوفِ قَلْبِي وَجِثِ  
كَانَ حَضْرَةُ الْخَاجَةِ عَبْدِ الْخَالِقِ رَأْسِ  
حَلْقَةِ هَذِهِ الطَّائِفَةِ لَزِمَ بِيَاظَ الْفَاظِ  
الْمَصْطَلَحِ عَلَيْهَا فَلْيُشْرَحَ الْمُقْتَصِدِينَ  
بِزِيَاظِ الْإِجْمَالِ وَالْتَفَصِيلِ وَهَذَا أَنَا  
أَشْرَعُ فِي ذَاكَ

یَا دَكْرَدُ کہتے ہیں۔ ذکر زبان یا ذکر قلب  
کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔  
درائتمیں عربی سے ترجمہ اردو ہدیہ و طرہ آفر

تیسری فصل حضرت عجدوانی رحمہ اللہ کے بیان کردہ سب کی تسبیح ہیں

الذی استقدت من الشیخ الی ان  
 يحصل لك حضور الحق و طریقت  
 تعلیم الذکر از الشیخ یدکر او کا  
 بقلب الحکمة الطیبة والمرید تخلف  
 فی مقابلة قلب الشیخ و یفتح عینه  
 و یطو عن کما مر بیانہ قال حضرت  
 الحوارجیاء الذین قد مر من  
 از المقصود من الذکر ان یكون  
 القلب و اما حاضر مع الحق یصف  
 المحبة و التعظیم لان الذکر  
 طریق الغفلة  
 و از گشت یعنی ان الذکر کما ذکر  
 بقلب الحکمة الطیبة قال عقیل ابی  
 اللسان الہی انت مقصودی  
 و ضاک مطلوب یعنی مراد  
 الذکر لان هذه الحکمة نفسہ  
 کل خاطر عن سلیم و قیوم حتی یخبر الذکر  
 و یفرغ السراسر الخالق را اذا لم  
 یجد الذکر لہ انکلاصا فی هذا الكلام  
 قال علی السبیل التقای من المرشد  
 فان یحصل لہ بیوکت و ملک الاخلاص  
 از نشاء اندر انوار  
 نگاہ از شرف و جہ و مجاہد عن  
 مراقبہ الخواطر یعنی اذا کمر الحکمة  
 و نفسہ یراعی ان لا یحضر یہا لہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ صفہ حق حاصل  
 ہو۔ اور نظر تقسیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ  
 آپ کا کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے  
 قلب کے شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور  
 کلمہ رکھے و ولول انکھیں بنی اور مرید  
 کلمہ جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ  
 بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصود  
 ذکر ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔  
 محبت و تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو  
 دور کرتا ہے۔

باز گشت یعنی اگر جب تک ہے ذکر کرے  
 کلمہ طیبہ کا اس کے بعد زبان سے کہ الہی  
 انت مقصودی و ضاک مطلوب یعنی  
 اس ذکر سے الہی توفی میر مقصود ہے اور  
 میری ہی رضا مطلوب ہے۔ اس واسطے  
 کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے نہ خطر اچھے اور  
 برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے  
 اور سرفارغ ہو جائے ماسوائے حق سے  
 اور جو ذکر اخلاص نہ پائے اس کلام  
 میں مرشد کی تقلید کی رو سے کہ  
 تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا  
 انشاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت اور یہ عبارت نہ نظروں کے  
 مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو  
 اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر و بختہم از لایحظ کہ خاطر  
 الغیر فی ساعۃ أو ساعتین فلان  
 ذلک مهم عندہا کا برو بعض کل  
 الاولیاء حیث انیم لہم هذا المعنی  
 یادداشت ہو عبارۃ عندہا  
 الحضور مع الحق سبحانہ علی  
 سبیل الذوق و بعض اولا کا بوقال  
 فترجہ هذه الکلمات الامرج ہذا  
 یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر یا رکشت  
 یعنی رجع الحق سبحانہ علی وجہ  
 الانکسار نگاہداشت یعنی حافظ علی  
 ہذا رجوع یادداشت یعنی رسوخ  
 ہون در دم یعنی از بناء الامر ہذا طریق  
 علو النفس فینبغ ان یجترہ علی حفظہ  
 النفسین فی الطبیعۃ حتی لا یدخل بغفلۃ  
 ولا یخرج بغفلۃ سفر در وطن یعنی ان سفر  
 السالک یكون فی الطبیعۃ السمریۃ یعنی  
 ینتقل من الصفات الذمیتۃ الی الصفات  
 الحمیدۃ کما قال بعض الاولیاء ان  
 الشخص اذا انتقل الی الخیر لا  
 تفارق الصفات الخبیثۃ مالم ینتقل  
 عینہ و قبل ریت الغیب فی الشہادۃ  
 نظیر قدم یعنی از السالک ینبغ  
 ان یكون نظیرہ علی قدم فی مشیت  
 حی البدن والصحراء حتی لا یتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس کے  
 دل میں کوئی خطہ نہ آئے غیر کا ایک عت  
 یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضروری ہے  
 بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیاء  
 کبھی کبھی یہ بات حال ہوتی ہے یا دوست  
 دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور  
 بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی یونہی  
 کی ہے۔ یاد کرو یعنی ذکر میں تکلف  
 باز رکشت یعنی اس سے رجوع از راہ عجز کے  
 نگاہداشت یعنی اس رجوع کی حفاظت  
 یادداشت یعنی سر کو راسخ کرے  
 ہوش در دم۔ یعنی اس طریقہ کی پختہ  
 اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کرے  
 در میان دو وزن نقیصون کے نہ غفلت سے  
 چل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے  
 کوئی سانس سفر و وطن یعنی سالک کا  
 سفر طبیعت بشر پر میں ہے یعنی بری صفت کو  
 چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے۔  
 بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان  
 کو جائے اسکی صفیں برمی اس کیساتھ  
 ہوتی ہیں جن تک اس نے نہ نقل کرے اور  
 بعضوں نے کہا ہے کہ عیب کو دیکھتے شہادتیں  
 نظر بر قدم یعنی سالک کو چاہئے کہ اسکی  
 تفر قدم پر ہوش پر چلے پیرے یا جگہ میں  
 اسلئے کہ اسکی نظر تفرق نہ ہو جائے اور جہنم کی

نظر و بیصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ  
 قلبہ و یکن ان یکن المراد بالنظر الی  
 قدم ان یکون فطر السالک و الاول  
 و هذا الی نہایت السلوک یعنی الی  
 حضرت الذات فقط کما قال فارسی  
 بن عیسٰی البغدادی سالت الحلاج  
 فقلت له من المرید فقال هو المرادی  
 باول قصده الی اللہ فلا یخرج علی  
 شیء حتی یصل و یحیل ان یکون هذا  
 المعنی هو الذی قالہ التیغریم اذ  
 المسافر ان لا یجاوزه ہمت قدمہ  
 خلوت در محبت یعنی ینبغی السالک ان  
 یکون ظاہرہ مع الحق و باطنہ مع الحق  
 الیہ بالشغل و القلب بالحق و احسن  
 ما قبل و ذلک شعہ من دخل کجلیجا  
 غیر غافل و من خارج خالط کبعض الاحیاء  
 قال اکابر الطریق ان فہذہ الطريقۃ  
 الجمیۃ فی اللہ و التفرق و الخلق  
 و قوف نہائی یعنی بحسب  
 اوقات نفسک ہل مرقہ باعمال الخیر  
 فتشکر اذ باعمال الشرف تستغفر علی  
 حسب مراتبہم فان حسنات الابرار  
 سیئات المقربین و قوف نہائی  
 ہو عبارتہ عن - حیات ولی اردو حضرت  
 شاہ حبیب الدینی ابابعدا و اچھے زمانے میں ان کی حالت تھی

آسے نہ کیجے اور اس کا قلب متفرق ہوجائے  
 اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر  
 اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو  
 یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارسی  
 بن عیسٰی بغدادی کا قول ہے کہ میں نے  
 حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا  
 مرید کون ہے انہوں نے کہا هو المرادی  
 باول قصده الی اللہ فلا یخرج علی شیء  
 حتی یصل - اور مثال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ  
 معنی جو شیخ رومی نے فرمایا ہے ادب المسافر  
 ان لا یجاوہر ہمت قدمہ یعنی مسافر کا ادب  
 یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے -  
 خلوت در محبت یعنی سالک کی چاہیے کہ بظاہر خلقت  
 کیساتھ مودر باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور  
 دل حق سے جوع اور کیا خوب کہا اس غنی میں شہر  
 من در خل کن صاحباً غیر غافل و من  
 خارج خالط کبعض الاحیاء یعنی ہر گونے  
 کیساتھ ہر اس طریق میں جمیعت اور تفرقہ خلوت  
 و قوف نہائی کہ اپنے اوقات کا حساب کرے  
 اگر اعمال خیر میں گزرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال  
 بد میں گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ  
 موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات  
 المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین برائیاں ہیں  
 و قوف نہائی یعنی رعایت عدو کے  
 جو اعمال مجربہ اندر نیز علیا میں مثل کتاب قیمت ۸۰

مرعایۃ العدد فی الذکر القلبی جمع

الحواطر المتفرقة وقوف قلبی ہو عبارت من

البیضة وحضوا القلب مع جناب

الحی سبحانہ علو و جلالہ لا یكون للقلب

عرض غیر الحی وقالوا ایضا فی معناه

ان الذکر ینبع ان یكون واقفا علی

قلبه یعنی فی انشاء الذکر یتوجہ الی

القلب صوب الذکر ینقال لہ قلب حجازی

وہو فی الجانب الايسر حجازی بالشدک

و یجمل مشغول بالذکر وہا یتوکل فی فضل

عن الذکر وہا مفہوم و حضرت الحجازی

فقتبند لم یجعل حبس النفس ولا

مرعایۃ العدد ولا زمان الذکر و اما

وقوف القلبی فہو لازم عند فی

انشاء الذکر او الرابطة او غیرہما و

المقصود من الذکر الوقوف القلبی

وہا احسن ما قبل فی ذلک شہر

علی بیض قلبک کن کانت علی

من ذلک الاحوال فیک تولد

فصل

از واقع لک فی انشاء الذکر و لا اشتغال

تفرق او وسوسہ او قبض فینبع

ذکر قلبی میں محبت کیساتھ کہ متفرق خطرے

نہ آئیں۔ وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا

امد جلیانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر

حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے

کہ ذکر اپنے قلب واقف ہو یعنی ذکر کے

دوران قلب صوبہ کی طرف متوجہ ہو جسکو

عجازا قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف ہر انسان

کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے

غافل نہ ہونے کے اور اس کے معنی سے اور حضرت

خواجہ نقشبند نے ہمیں دم نہیں لازم کیا اور زیارات

عدس کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی ان کے نزدیک

لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہا میں مشغول و

ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کہ

یہ شعر اس معنی میں ہے۔

شعر

علی بیض قلبک کن کانت علی

من ذلک الاحوال فیک تولد

یعنی اپنے دل کے بیض پر رہا ایسا جب پرورد

اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

حب ذکر اور اشتغال کے درمیان تفرقہ

یا وسوسہ یا قبض معلوم ہو تو چاہئے۔

فصل

از واقع لک فی انشاء الذکر و لا اشتغال

تفرق او وسوسہ او قبض فینبع

فصل بیض قلبک کن کانت علی من ذلک الاحوال فیک تولد

ان تغسل بالماء البارد وان لم يقدر  
على ذلك لخدم مساعده المزاج فبالا  
وبعد ذلك تدخل الحلوۃ ویصل  
الکرمین ومع التضرع والاستسکان  
تستغفر فتتوجه لک ووقتک  
وان لم تجد وقتک واستمرت  
التفرقة معک وفاحضر فی ذلک صوة  
شیخک المرحی لک فانہ یجربو کما تبدل  
التفرقة بالجمیة وان یقیت التفرقة  
ایضا فقل یا فعال بالشد وان لم  
یرفع التفرقة بذلک فقل زهد  
التفرقة منه تعالی وافق فی ذلک  
الفرقیة فی تصیر فی غیر الجمع جنید  
قل ینقی التفرقة مع هذه الملاحظة  
وحیث کانت الخطیئة متعلقة  
بکاهن امثال الیل الی شری فیرشد شیخوۃ  
فما هو مباح شرعا فلیس فی نفسه  
او غیره من قلب حتی ینزل ذلک  
الخطیئة لک بعد دویدل جحد  
فدفع وبقولک خوطر لک منہ علی  
المید الخطیئة النفسیة والشیطانیة  
والمکلب وینت الخاطر الحقائق  
معرفۃ الخاطر وتمیزها عسیری  
لنبیها البعض بیان فاز حصرت خاطر  
النفس من ارض القلب یعنی من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو طبیعت  
پانی پر قدرت نہ رکھے لیکن ذرا کے سبب سے  
گرم پانی سے نہ ڈالے اس کے بعد غلوت میں  
دھلے ہو اور دو کشتیاں پسے اور بہت گرمی و  
زاری و ناجوڑی سے استغفار کرے اور اپنے  
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا  
وقت نیاتے اور وہی تفرقہ سے توفیق پانہ  
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو نیاز دے کہ نہ کہ  
امیر ہے کہ اس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے  
اور جمیعت حاصل ہو۔ اور جو اس پر ہی تفرقہ جاتے  
تو کہے یا مثال تشبیہ کیا تھا اور جس سے بھی  
تفرقہ نہ جائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے  
اُس سے توفیق کرے تو کہیں جمیعت میں نہ جائے  
اور ایسا بہت کہہ کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی  
ہے اور جالیسا خطرہ ہے کہ تفسیق اعمال  
سے ہے جیسے رغبت گھڑے خریدنے کی  
یا اور کچھ جو شروع میں مسیحا ہے تو وہ کام  
کرے یا اسے اپنے قلب سے نکال ڈالے  
یہاں تک کہ اُس خطرہ کو زمین جان لے۔ اور  
کوشش کرے اس کے دفع کی اور تفرقہ خطرو کی نفی  
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ  
شیطانیہ و خطرہ ملکیت اور خطرہ حقائق کو قائم  
رکھے اور خطرو کو پہچاننا اکثر یہ کرنا بہت مشکل ہے  
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض  
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروان کی نفی جو مرید کو لازم ہے۔



من يسار القلب والذى من الملك  
 يكون من عين القلب والذى من  
 الحق يكون من فوق القلب هذا هو  
 معرفته لم تجل بالتقوى والرهبة  
 الورع وكل الحلال الطيب وكان  
 دائما يراقب خواطره لا يترك خاطر  
 يمر باله والمقصود ان يكون مراقبا  
 لوقت فليس شيء اخر من الوقت فان  
 الوقت سيف قاطع اذ فات الوقت لا يسترد  
 ويمكن حفظ الاوقات بالذكر المرتبة الصلوة  
 والتلاوة واكثر النقشبندية اخذ من  
 حملة طيفة تلاوة القرآن في الليل  
 الفاتحة قل يا ايها الكافرون وسورة  
 الاخلاص الموعودتين وخاتمة سورة  
 الحشر وخاتمة سورة البقرة من جملة  
 وظيفته تلاوة القرآن في النهار سورة  
 يس وقال حضرة الخواجه على الراعي  
 اذا الفتت ثلاثة قلوب على امر حصل  
 ملأ العبد المؤمن بذلك قلب القرآن  
 وقلب العبد وقلب الليل يعني ان اقرب  
 ليس التمس قلب القرآن في التمجيد حصل  
 ذلك المعنى من جملة وظائف صلوة  
 النوافل التمجيد والاشراق والاستخارة  
 والضحى والتبصير

مجموع مسائل خمسة في حضرت ملا شاہ علی دہلوی رحمہ اللہ

اور خطرہ شیطان قلب کے بائیں طرف سے  
 اور خطرہ مکسبہ قلب کے دائیں طرف سے  
 اور جو خطرہ حقانی ہو تا ہے وہ فوق قلب سے  
 یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اس سے وہ  
 جان لبتا ہے جو صاحب تقویٰ اور اہل رب سے  
 اور سلاطین طیب کھاتا ہوا ہمیشہ خطرہ کو نگہبانی  
 کرتا ہوا ہے وہیں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہوا ہوا مقصد یہ  
 یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے  
 وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت بے  
 قلع ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے  
 حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت  
 قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں سے سب بزرگوں  
 میں تلاوت قرآن شریف سے استہیار کیا ہے رات کو  
 اسد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوامہ در  
 قل تجود رب الفلق اور قل أعوذ بربہ اس  
 اور سورہ بقرہ کا خاتمہ اور سورہ بقرہ کا آغاز اور سورہ  
 کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ بقرہ اور  
 حضرت خواجہ علی رامینی نے فرمایا ہے کہ جب  
 میں قلب کسی مراد کے واسطے منقطع ہو جاوے  
 تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کرے شیعہ کا مراد نہیں  
 قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب ان مجید  
 کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اخلاص نامی  
 سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں  
 سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور  
 نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی



وقدر فی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
 وسلم ثم من الليل قدر حلبة شاة وأذا  
 صلی صلی المذکور حلبة الشهد متوجها  
 للقبلة أو الصبح وشیتعل في توجها بقرينة  
 أو ذكره وإن غلبت النوم نام كمن يقوم قبل  
 الصبح ويتوضأ ثم يصلي سنة الصبح في  
 بيتہ وشیتعل بالاستغفار بطرقة الخفية  
 كما هو طريق هذه السلسلة ويذهب السجدة  
 مستغفرا في طريقه وإن أصاب الصبح مع الجماعة  
 جلس في موضعه مشغولا بوظيفة الباطنة  
 أو جرد الجمعية إذا كان في بيتہ واشتغل بوظيفة  
 إلى أن قطع الشمس وبعد ذلك يصلي  
 ركعتين بنيت لا شرا في قولهما في كل ركعة  
 بعد لفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد  
 ذلك ركعتين بنيت الاستغارة ثم يدعو  
 براء الاستغارة وهو هذا اللهم  
 خير لي واختر لي ولا تكلني إلى اختيار  
 اللهم اجعل الخيرة في كل قول وعمل اريد  
 في هذا اليوم واليلة اللهم وفقني  
 لما تحب وترضى من القول والعمل  
 في عافية وليس - وإذا كان لما بعد  
 ذلك مهم ونيو كاسباب معيشته  
 توجب اليأس مع الحفظ واليقظة ويقراء  
 هذا الدعاء اللهم كن وحق في كل  
 جئت ومقصدي في كل قصد غاييتي

اذا كان في بيتہ  
 واشتغل بوظيفة  
 الباطنة

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
 ثم من الليل قدر حلبة شاة اور جب نماز مذکور  
 پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التیمات کا قبلہ رو ہو کر  
 صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقتبہ  
 میں یاد کریں اور جو نیند غلبہ کرے تو سوئے  
 مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے  
 اور سنتیں صبح کی نماز کی پہلے گھر میں  
 پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق  
 خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور  
 مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے ہے  
 اور سب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو  
 اپنی جگہ میں بیٹھا رہے مشغول فیض باطن میں  
 جو جمعیت پائے اور نہیں تو اپنے گھر آئے  
 اور مشغول ہوئے وظیفہ میں یہاں تک کہ کتاب  
 طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز استغفار  
 پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد  
 سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز  
 استغفار پھر کے بعد دعائے استغفار اور وہ یہ  
 ہے اللهم خير لي واختر لي ولا تكلني إلى اختيار  
 اللهم اجعل الخيرة في كل قول وعمل اريد في  
 هذا اليوم واليلة اللهم وفقني لما تحب  
 وترضى من القول والعمل في عافية وليس  
 اس کے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا کا ہو جیسو  
 معاش کیلئے اسکے لئے سب سے اچھا اور ضروری اور دعا ہے  
 اللهم كن وحق في كل قصد غاييتي

في كل سحر وبلاء والذى في كل قصدة  
 وهم وكمي في كل من تولى تولى حبة  
 عنيت في كل حال ويكون دائما متوجها  
 للقلب الصبور كما قال تعالى رجال لا  
 تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و  
 اذا فرغ من مهمات الدين يتوضوا  
 وضوء جد بل و دخل خلوتهم اول ما يجاس  
 يستغفرون ويتنفضون ثم يتنفلون بوضوء  
 المرقب والذكر وما صلوة الضمى اثني عشر  
 ركعة بغير فلك ركعة بعد الفاتحة  
 سؤال الخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل  
 من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول  
 وقت الضمى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع  
 النهار كما جاء في المشكاة عز الدين ارم  
 انبأني قوما يصلون الفم فقال لقد  
 علموا الصلوة في غير هذا الساء افضل  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 صلوة الاوابين حين ترمض الفصال  
 رواه المذاهب ومعنى الرمض شد حر الارض  
 من وقع الشمس على الرمل وغيره اي  
 اذا وجد الفصيل حر الشمس والفصيل  
 ولد الانث بعد صلوة اذا حضر الطعام  
 تناول فان اكل مع الاصحاب كان احسن  
 والا فاعله اوله ولا ياكل حتى يقد  
 الامكان وبعد ذلك يقبل ثم يحضر المسجد

في كل سحر وبلاء والذى في كل قصدة  
 وهم وكمي في كل من تولى تولى حبة  
 عنيت في كل حال ويكون دائما متوجها  
 للقلب الصبور كما قال تعالى رجال لا  
 تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و  
 اذا فرغ من مهمات الدين يتوضوا  
 وضوء جد بل و دخل خلوتهم اول ما يجاس  
 يستغفرون ويتنفضون ثم يتنفلون بوضوء  
 المرقب والذكر وما صلوة الضمى اثني عشر  
 ركعة بغير فلك ركعة بعد الفاتحة  
 سؤال الخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل  
 من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول  
 وقت الضمى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع  
 النهار كما جاء في المشكاة عز الدين ارم  
 انبأني قوما يصلون الفم فقال لقد  
 علموا الصلوة في غير هذا الساء افضل  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 صلوة الاوابين حين ترمض الفصال  
 رواه المذاهب ومعنى الرمض شد حر الارض  
 من وقع الشمس على الرمل وغيره اي  
 اذا وجد الفصيل حر الشمس والفصيل  
 ولد الانث بعد صلوة اذا حضر الطعام  
 تناول فان اكل مع الاصحاب كان احسن  
 والا فاعله اوله ولا ياكل حتى يقد  
 الامكان وبعد ذلك يقبل ثم يحضر المسجد

اول وقت ايضا الحسابه العبد  
يجلس بعد مسوقه ۲۰ و ۳۰  
ويستعمل في طيبه الالبان في  
هذه الوقت في زينه  
يخاف من الله  
الحشاشه عذبه  
ويجوز صليته  
قل يا ايها المتقون  
والمعوذتين  
واخر سورة  
وبنام مستغلا بالذكر  
نوم هذا  
ادب الذي لا  
وانوبل  
في الشغل  
ذلك  
مستغرا  
قال الشيخ  
الاصحاء  
فليجتنب الفناء  
منه  
بطلان  
طه لينة  
في هذا

اول وقت ايضا الحسابه العبد  
يجلس بعد مسوقه ۲۰ و ۳۰  
ويستعمل في طيبه الالبان في  
هذه الوقت في زينه  
يخاف من الله  
الحشاشه عذبه  
ويجوز صليته  
قل يا ايها المتقون  
والمعوذتين  
واخر سورة  
وبنام مستغلا بالذكر  
نوم هذا  
ادب الذي لا  
وانوبل  
في الشغل  
ذلك  
مستغرا  
قال الشيخ  
الاصحاء  
فليجتنب الفناء  
منه  
بطلان  
طه لينة  
في هذا



ہوا نہی انہی انہی مع الحق سبحانہ والحق  
 مع الخلق بالنسبۃ الیہ سواء یعنی انہی مع  
 ہذا مع ہذا و ذکر اللسان لا یتحتاج الی  
 بیان و ذکر الہی ہوا نہی انہی انہی  
 مع الحق سبحانہ غالباً علی الخلق مع الخلق  
 و ذکر الہی ہوا نہی انہی انہی انہی  
 غیر الحق سبحانہ و لا یکن لہ خیر من الحق  
 و ذکر الحق ہوا نہی انہی و جود الہی حفاء  
 الہی فی السرفۃ الیہ غیر الہی و  
 المحصل فی الغیر ذہب مقام وجہ الحفاء  
 و ہذا المقام یحقق السیر فی انداز العبد  
 بعد الغناء المطلق الذی ہو فناء الذات و  
 فناء الصفات یخلع علیہ الوجود الحقانی  
 حتی یشرف بذلک الوجود بالوصاف  
 الالہیت و یخلو بالخلق الالہیت و ہذا  
 المقام یحقق مرتبہ فی سیمع و فی سیمع و فی  
 سیمع و فی سیمع و فی سیمع و فی سیمع  
 و الصفات الالہیت و ہذا المقام یتبدل  
 بحسب الوجود الباقی خارجہ من قبہ الحفاء فی  
 محشر الظہور و تصرفات العبد فی الحق حینئذ  
 تستوی علی باطن العبد یدہب ہر باطن  
 جمیع الوسوسات و الوجود و تصرف فیہ  
 الحق حینئذ بصفاتہ و یغزلہ بالکلیتہ  
 عن تصرفہ و نفسہ بنفسہ و ہذا المقام  
 یکنز العبد محفوظ عن مجاوزۃ الوظائف

الہی فی سیمع  
 الہی فی سیمع  
 الہی فی سیمع  
 الہی فی سیمع  
 الہی فی سیمع

یہ ہے کہ ہر حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا  
 اُس کی نسبت برابر یعنی اُس کے ساتھ وہ تو  
 اور ذکر زبان کے بیان کر سکی کچھ حاجت نہیں اور  
 ذکر روح یہ ہے کہ ہر حضور حق سبحانہ کا غالباً  
 اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سیر  
 ہے کہ اُسکو حضور حق سبحانہ کے ہر وہی نہیں  
 اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہوا اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ  
 بادے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی  
 رہے سوئے مذکور کے اور اصل یہ ہے کہ غیر بالکل  
 جاتا رہے ہر جہ سے خفائیں تو اس مقام میں تحقیق  
 ہوتی ہے سیر فی انداز تحقیق نہ کہ بعد فناء مطلق  
 کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات و فناء صفات نہایت  
 ہر تہ ہے وجود حقانی یہاں تک کہ شرف ہوتا ہے۔  
 اُس موجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور  
 متعلق ہوتا ہے اطلاق ربانیتہ کیساتھ اور اس مقام  
 میں متعلق ہوتا ہے فی سیمع و فی سیمع و فی سیمع  
 و فی سیمع و فی سیمع و فی سیمع و فی سیمع  
 اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس موجود باقی سے  
 خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے نشتر میں  
 اور جذبات حق کے تصرفات سوقت ہار ہوتے ہیں  
 بندہ کے باطن پر بارش کے باطن سے باقی رہتی ہیں  
 سب سے اور بڑے خطرے اور سوقت اس حق  
 تصرف کر لے اپنی صفاتوں سے اور موصول کر دیتا  
 ہے لگو بالکل کے تصرف کہ وہ اپنے میں آپ  
 تصرف نہیں کرتا اور سوقت ہوتا ہے بندہ محفوظ و حق

لشريعته من الامور الفقهيه وهو دليل على  
صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ  
ابوسعبد الخزاز في هذا المعنى كل باطن  
يخالفا للظاهر فهو باطل وبعد التفتيح  
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير  
الله الذي هو بعد الفناء وتحقيق السير عن  
الله بالذات وهو مقام التزلزل الى مبلغ  
عقول تخلق له عوالم الى الحق وهذا مقام  
الحواصين الانبياء والمرسلين في مقام  
التنزيل هذا يرجع من قبل الى الحق متضمن  
مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم  
من متابعت الانبياء نصيب كما قال الله  
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على  
بصيرة انا ومن اتبعني ولا الشبه كالنبى  
وقوم في هذا المقام طلب الرشد و  
التربية بحسب بشرط اجازة التثمين وفي هذا  
المقام كل نذير بفعله ان كان مبدع  
اليه كمن ليس منه لانه عز عن تصرفات  
البشرية بالكلية واهميتها في مهيت  
وكن الله عز وجل ان يكون هذا المعنى

### فصل في التصرف

في طريق التصرف في باطن الرشد  
ودفع المرض الدخول في حال الحمد عن الناس

### فصل تصرف في

مرید کے باطن میں تصرفات کرنیکے طریق  
میں اور دفع مرض میں ایسا عمل واقع ہوتا ہے کہ کوئی نہ

شرعیہ امور وہی کے مجاورت سے اور فیہل پر  
صحت حال فناء و بقا کی شیخ ابوسعبد خزاز  
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن يتخالفا للظاهر  
فہو باطل اور بعد تفتیح فناء بقاء کے یعنی سیر الى الله  
وسیر فی الله کے جو فناء کے بعد ہے تحقق ہوتی ہے  
سیر فی الله اور یہاں کہ وہ مقام تزلزل ہے  
علق کی غفلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے  
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے نواہل انبیاء  
اور مرسلین کا اور مقام تزلزل میں یہ شروع ہوتے  
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار  
کرتے ہوتے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیاء  
کی متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے  
قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة  
انا ومن اتبعني اسوئے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے  
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی  
طالبت و ترمیمیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور  
اس مقام میں ہر تصرف اسکے فعل کا اگرچہ اسکی  
طرف منسوب ہے لیکن وہ اسکا نہیں اسوئے کہ وہ تو  
تصرفات بشریہ سے باطل معقول سے قاصر میت اند  
مرہیت و کثر الله مرہی ممکن ہے کہ اسی معنی میں ہو

۱۰  
جو باطن ظاہر  
کے خلاف ہے  
۱۱  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۲  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۳  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۴  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۵  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۶  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۷  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۸  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۱۹  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں  
۲۰  
جو باطن اور ظاہر  
کے یکساں ہیں



الطريق فالطريق الاول انما اذا وقع  
لشخص مرض او ابتلى بمعضية فليتبشأ  
في نفسه ركعتين ويتوجه بالنضح والاكسار  
او اذا تعالج وبطلب فيه ان يظهر  
المذكور وينتهي المذكور عن عرض له من جهة  
والثاني ان يجعل صاحبه المريض والمريض  
ويشتمها مقام صاحب العار الذي اوردت فيها  
هذا المقال ويتوجه عند السرفع ذراعا  
تقول حضرت عمر بن الخطاب فانه بعد نزول  
خاليا حال لا يدري من فعله فالتفت  
المريض فكان اعضاؤه يتوجه في الارض  
في المرض انواع الاول ان يتوجه في الارض  
فذلك المرض ودفعه عند الثاني ان يتوجه  
عنه نفسه الثالث ان يتوجه في الارض  
المستقرة عنه من غير ان يتوجه في الارض  
لما فيه من دفع الرجاء لان المرض  
موجب للتقية والتصفية ان تقوى  
الداعية اذا انتفى الدواعي من  
هذه التقوى الداعية فذلك انما هو المرض  
البسيط الخيط حبل الموحدة التي هي  
مقسم من جميع المكونات والخواص  
لحصول هذا المعنى والنضج في  
الحقيقة هكذا ايضا بان يتوجه في الارض  
ويقول له فرغ نفسك من شئ  
ثم يتوجه بجمته لسرفع الحجاب الظاهر



## فصل فی الآداب

الآداب الظاہرۃ مع الخو سبب اندھی ان  
 یكون قائما بالآداب والنواهی الشرعیۃ و  
 یكون دائما على الطہارۃ مستغفرا عما طأ  
 فی جمیع الامور و یكون متبعالا ناسر السلف  
 الصالح عامل لآداب و آداب لباطن هو ان  
 تحفظ قلبك من خطور الغیاس سواء كان  
 خیرا او شرافا فافی الحجاب سواء و ادب  
 النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی هذا  
 القیاس و ادب الاولیاء هو انک فی  
 مجالستهم عتق خطا طرک ولا تنکلم فی  
 حضرتهم بصر عال لا تشغل فی حضورهم  
 بصلوة النوافل و اذ صلیت معهم فحسن  
 ولا تنکلم فی انشاء کلام بل لا یتکلم معهم من  
 غیر ان یسئلوا و کل ما یجر ہونہ اجلس  
 مکروہات ولا تنظر فی بیتهم الی اسبابهم  
 و حوائجهم ولا یخطر ببالک روحا حاک الی  
 شیخ آخر و اخذک منہ بل اعتقد ان  
 یتخیلک ہذا اھم موصلا لایمکان  
 ولا تعاق قلبک بسواء فان قلبک محبوب  
 لتفہاتک و الحاصل ان کل ما یجر ہونہ  
 الطبع الانسانی فان عیب و تجنبہ فان  
 سوء الادب مع المشائخ خاصیتہا تقسفی  
 سدا لطریقہ و عدم وصول فیض

فصل فی آداب میں

آداب مرید و روحانی

## فصل آداب میں

آداب ظاہر حق سبحانہ ایسا ہے کہ قائم ہوئی امر  
 وہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت ہے اور استغفار پر  
 ہے اور سب امور میں احتیاط کرنا ہے اور ناسر سلف  
 صالح کا پیروا رہنا ہے اور اس پر عمل کرے اور باطن کا  
 ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اس میں  
 غیر کا خطر نہ آئے خواہ نیک مکر یا بد مکر سے کہ حجاب  
 ہونے میں ونوں برابر میں اور آداب نبی صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا  
 ادب یہ ہے کہ انکی مجلس میں اپنے خطرونی طاعت  
 کرے اور انکی حضور میں بندہ آواز سے نہ بولے اور  
 انکی حضور میں غار نوافل نہ پڑھے اور ان کیساتھ  
 اگر بڑھے تو ہمیشہ چھاپے اور انکے کلام کے دریا  
 بول نہ اٹھے بلکہ جب کہ وہ خود نہ بولیں کچھ نہ کہے  
 اور جو وہ مکروہ جانیں اسے آپ بھی مکروہ سمجھے  
 اور انکے گھر میں انکے اسباب اور اخراجات کی طرف نہ  
 نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لائے اور شیخ کی  
 خدمت میں عامی اور اس سے فیض حاصل کرے  
 بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تیرا پیر تجھ کو بیجا و یکا تیرے مولیٰ  
 کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کوئی کچھ یہ  
 موجب یہ تفرقہ کا ہو کا اصل وجہ ہے کہ جسکو طبیعت  
 انسانی مکروہ جانے اس سے الگ ہے اور بچے اس سے  
 کیونکہ یہ ادبی خصوصیات شیخ کی راہ جن کی مانع  
 ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے





موصوف عام ارواح نیز آنرا گویند حق حبس  
و علی کمال قدرت خویش آن لطائف را نقش  
و تعلق بر بدن انسانی داده از آنجا فرو فرود  
بر سر کسی را بر حقیقت خاص از بدن که مناسب  
آن بود جا داده است قلب را جانب  
چپ از میان بنیست تا آنجا داده است  
تا هر کج که لطیف تر از قلب است در مقابل  
آن بجانب راست قرار آید یعنی که لطیف و حسن  
لطائف است و در میان حقیقتی مسخیر و  
سخر را در میان قلب و اخفی و در میان  
روح و اخفی و ولایت هر کج ازین لطائف  
زیر قدم پیغمبر او و انصرم است یا بنیجه ولایت  
قلب ازین قدم آدم است علی بنیفا  
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت  
اسما ائیم است علی بنیفا و علیہ السلام و ولایت  
سر زیر قدم حضرت مریم علی بنیفا  
علیہ السلام و ولایت حقیقی زیر قدم حضرت  
عیسی علی بنیفا و علیہ السلام و ولایت اخفی  
زیر قدم حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام  
الصالحون و الصالحات

باید دانست که توفیق و اقدار اولیایان  
راہ ہمیں لطائف است پس هر که زیر قدم  
حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت  
وی ولایت قلب است و وی صاحب  
استعداد یک درجه ولایت است و

کے ہیں اور عالم ارواح بھی اسے کہتے ہیں حق جل  
و علی کمال قدرت سے اپنے ان لطائف  
کو بدن انسانی بنیجه نقش اور تعلق دیکر ان سے  
نیچے او مار کر ہر ایک کو ایک خاص حکم و نشان  
کے بدن پر اس کے مناسب تھا جس سے وی سے  
قلب کو سینے کے باطن میں فیتا نہیں جائے وی سے  
برسر روح کو ولایت کے تہا وہ لطیف ہے اس کے مقابل  
و اید بجانب اخفی کہ لطیف و حسن لطائف ہے  
و در میان حقیقی سینے کے سر کو در میان قلب  
اخری کے سر کو در میان روح اور اخفی کے  
اور ولایت اس میں سے ایک لطیف کے زیر قدم  
ایک و انصرم پیغمبر کے چنانچہ قلب کی ولایت  
حضرت آدم علی بنیفا و علیہ السلام کے زیر قدم  
ہے اور روح کی ولایت حضرت اسماء  
علی بنیفا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور  
لی ولایت حضرت مریم علی بنیفا و علیہ السلام  
کے زیر قدم ہے اور اخفی کی ولایت حضرت عیسی  
علی بنیفا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی  
کی ولایت حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام  
درجہ ہر ایک کے زیر قدم ہے۔

جانتا چاہئے کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت  
انہیں لطیف بھی راہ سے ہے تو جو زیر قدم  
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت  
ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد  
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

از درجات خمسہ کسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیم  
است ولایت دمی ولایت روحی ستودی را  
استعداد و درجہ است از درجات خمسہ و کسی  
کہ زیر قدم حضرت موسیٰ است ولایت دمی  
ولایت سرستودی خداوند سہ درجہ  
است از درجات مذکور و کسی کہ زیر قدم  
حضرت عیسیٰ است ولایت دمی ولایت حقی  
ست دمی استعداد چہار درجہ است از آن  
درجات و کسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم  
کائنات است علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات  
ولایت دمی ولایت اخفی است کہ اعظم و اعلیٰ  
و احسن درجات است صاحب این ولایت  
اقابلت ہر پنج درجہ ولایت سہ - باید  
دانست کہ تفاوت اقسام نبیاء علیہم السلام فیما  
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت است  
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم  
باشد همان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ  
حضرت موسیٰ از حضرت عیسیٰ در مقام نبوت  
پیش قدم است بنا بر از حضرت عیسیٰ افضل  
آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت  
عیسیٰ از حضرت موسیٰ غالب است چنانچہ  
بالافہوم گشت و بجا باید دانست کہ اگر مرشد  
و مربی طالب صادق المشرب باشد می تواند  
کہ وی را بر آید کہ فی قطع منازل نمودہ و تا یک  
فرماید و بحالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت بلشیم علی نبیا  
و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اُس کی ولایت  
ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں کی ولایت  
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے - اور جو  
زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے اُس کی ولایت  
ولایت سرسری ہے وہ ولایت تین درجوں کی  
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اُسکی ولایت ولایت  
حقی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے  
اُن درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی علیہ  
و آلہ وسلم کے زیر قدم ہے اُسکی ولایت ولایت اخفی  
ہے اعظم و اعلیٰ و احسن سب درجوں کی اور اس کی ولایت  
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے  
اور جانتا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدرتی تفاوت  
اُنکے آپس میں کس راہ سے نہیں ہو بلکہ نبوت کی راہ سے  
ہے پیر جان بزرگواران میں سے اس راہ میں پیش قدم  
ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت  
موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام  
نبوت میں پیش قدم ہیں - اسلئے حضرت عیسیٰ سے  
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت موسیٰ سے  
موسیٰ سے غالب میں عیسیٰ اوپر رکھا گیا - دوسرے  
یہ امر جانتا چاہئے کہ اگر مرشد و مربی طالب صادق  
المشرب ہوگا تو اُس سے ہوسکتا ہے کہ جس سے  
آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب کو بھی چلانے  
اور ولایت محمدی کے محالات کو پہنچانے

و ان مرید اگر چہ خود استغلا و فروترین استغلا و  
 داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول  
 دارد و معذور دارد و مدت و وقت دیگر موقوف  
 فرمایند و دیگر از الوان و الوار لطائف پرسید  
 بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و  
 دید خود چیزے گفتہ و نوشتہ است و بیان  
 اشعار و اقترا تعبیر و نقل و تفسیر معاللات  
 نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم  
 نمودہ در منصفہ تحریری آورد باید دانست کہ قلب  
 نور زد است و نور روح نور سرخ است فلز  
 سفید و نور خنی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر  
 از حقیقت و ماہیت نفس پرسید بودند معلوم  
 شد پس با و کہ نفس ہمیشہ است از عالم خلق و مخلوقی  
 و مانع است بالذات بشرات و خباثت متصف  
 است و خود را در رنگ لطائف طبیعتہ نفسیہ  
 و نمودہ است و دعوی ریاست و کیا است  
 کردہ بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات خاصہ  
 نمودہ و با خوانی ابیس پریس علیہ اللعنه سائر  
 لطائف و اجزاء را باوصاف و صیمہ خود متصف  
 ساخته است از توجہ بجناب قدس خلونادی  
 محروم و کشتہ بخت ابدی و سباعت سرگرد  
 رسانیدہ ہر کار غایت ازلی و شگیری و رہنمائی  
 نمودہ بر شرارت و خباثت فی اطلال یافتہ  
 و از گماید و مفاسد دی روی تافہ متوجہ  
 بارگاہ قدس گشتہ بعبادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگر چہ خود اپنی استغلا و کمتر رکھتا ہو  
 یہاں سخن بہت طول و عرض لکھتا ہے کہ حد  
 زیادہ سے معذور رکھیں اور یہ کسی وقت پر  
 موقوف فرمائیں و الوار لطائف رنگ بوجھے  
 تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے  
 مطابق لکھا اور کھلے اور اس کے اوپر بالتعیر  
 و انتہات اور تفسیر معاللات کی گئی ہے کہ میں اب  
 جو حضرت عالی درجات سے سجائے تھکا ہوں  
 جانتا چاہئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح  
 کا نور سرخ ہے اور یہ کا نور سفید ہے اور  
 خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر  
 و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو  
 کہ نفس خبیث ہے عالم خلق سے اور اس کا حاصل  
 و مانع بالذات بشرات و خباثت سے متصف  
 ہے و اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ  
 کیا ہے اور ریاست و انانی کا دعویٰ کر کے تمام  
 اجزاء و لطائف پر تصرفات خاصہ کر کے شیطان  
 علیہ اللعن کے بہر کائنات سے تمام لطائف اجزاء کو  
 اپنے اوصاف و صیمہ سے متصف کر دیا ہے اور  
 درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے  
 محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہنچایا ہے عنایت  
 ازلی نے عسکی و شگیری و رہنمائی کی اس نے  
 اسکی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اس کے  
 فریبوں اور مفاسدوں سے مومنہ بھیر کر توبہ اس  
 درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہنچایا

بیان رنگ لطائف  
 بیان حقیقت و ماہیت نفس





در عالم کبیریت و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات  
 است چہ خلق چہ امر و پنج ازان از عالم خلق است  
 کہ نفس و عناصر اربعہ است پنج ازان از عالم امر  
 باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق  
 موجود است همچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ  
 در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و  
 بلاسکائیت معروف و متحقق است فوق عرش  
 مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا  
 قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر  
 فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید  
 است و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم  
 خلق است و در او وارد و دے را نیز برزخ  
 لطفہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است  
 و فوق آن اصل سہ و فوق آن اصل خفی و  
 فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علنی  
 خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالحقہ  
 باین نوع ترکیب بہر بعد از تسویرہ قالب  
 ہر یک از این لطائف خمسہ را تعلق و تعلق  
 باین عنصر جسمانی وادہ از فوق العرش فرمود  
 آورہ بمقام خاص کہ ہر ایک باین مقام مناسبت  
 بود و ممکن ساخت لطیفہ قلب را در این مضغہ  
 کہ در تہ پستان چسپ است و قلب  
 صنوبریش خواست جا وادہ و صنوبری  
 نقشبش بر آئینہ شد کہ دسہ ہند و شتر  
 صنوبر منقول بہ اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات  
 سے خلق ہو خواہ امر ہو ان دن میں پنج تو  
 عالم خلق سے ہے ایک تو نفس و چار عنصر و انیس  
 پنج عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کی اصلیں  
 عالم خلق میں موجود ہیں اس طو لطائف خمسہ کو  
 کی اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر بلاسکائیت  
 مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید  
 اور تحت اصول کے قلب ہے اور اسی سبب  
 قلب کو برزخ در میان عالم خلق و عالم امر  
 کے فرمایا ہے اسواسطہ کہ عالم خلق کی انتہا عرش  
 مجید ہے اور ہوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا  
 و منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے لہذا بھی  
 برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے  
 اور اس کے فوق اصل سرور کے فوق اصل خفی اور  
 اسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے جایا کہ  
 انسان کو اپنی حکمت بالحقہ کے مقتضائے اس نوع  
 سے ترکیب فرمائی تو بعد قلب کے تسویرہ کمال  
 لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے  
 تعلق اور تعلق دیگر فوق العرش سے اور تار کر  
 مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی  
 ممکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر  
 پستان چسپ ہے اور اسے قلب صنوبری  
 کہتے ہیں جائے وی اور اسے صنوبری اسواسطہ  
 کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہوا لٹا  
 ہوا ہو اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت انسانی حق کی ہے کہ اسے فعل اور  
 نگوین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے کہ حق جل و علی  
 کے فعل میں فانی و نیست ہو گیا اور نہ ہی فعل  
 سے بقایا کے اس وقت ساکس اپنے نہیں سلوب  
 الفعل یا بینکا اور اپنے افعال حق جل و علی سے درست  
 نسبت کر گیا۔ فناء قلب بخلی فعلی اسی سے کیا یہ ہو اور  
 اسکا نشان یہ ہے کہ علمی حسی شوق اسکا نہیں حق سے  
 ہر گاہ یعنی قلب سموی کو باطل فراموش کر دینا ہر گاہ کہ  
 اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ سو گواہ نہ  
 کیگا۔ اسوقت جیسا علم اشیا اس سے نزاع ہو گیا۔  
 ہے محبت اشیا بطریق اولی جاتی ہوگی۔ اور حب  
 سالک فناء قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا ربی  
 جماعت میں داخل ہو گیا۔ اور یہ فناء قلب بطن  
 طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش  
 سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم احرار  
 ہے۔ اور بغیر کے کرنے مرتب عشرہ کے یعنی  
 زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ ریاض  
 باش۔ لولوں سے۔ فقر۔ فراع۔ ریاضت جو  
 سرفیہ علیہ نے اکابر بیان کیا ہے حاصل نہیں ہوتے  
 اور تو قلب کو نور و زفر باب ہے اس لطیفہ  
 فی ولایت حضرت آدم علی نبیاء علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کے زیر قدم ہے۔

اور جو آدمی ان مشرب ہے اسکا وصول درگاہ  
 قدس کی طرف اسی لطیفہ کی راہ سے ہو چکا  
 مگر زہد و صبر و توکل و رضا و تسلیم و قناعت

صفت انسانی حق کی ہے کہ عبارت از فعل و  
 نگوین بہت کمال اس آیت کہ فعل حق جل  
 و علی فانی و مستہک گرد و بہاں فعل بقایا بدین  
 زبان سادہ و اسلوب الفعل خواہ دریافت و  
 افعال خود را درست منسوب کرتے ہیں علی خواہ  
 ساختہ فاعل یا فعلی کیا یہ نہیں مست نشان  
 آن آیت کہ تلقی علمی حسی خیر حق فناء یعنی قلب  
 را مطلقاً فراموش ساز و بعد کیا اسکا ہا تکلف  
 نماید یک لحظہ یا دما سوا می نتواند گرد و بریں ہنگام  
 چنانچہ علم اشیا از وی زائل شدہ محبت  
 اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بطریق اولی  
 رخت برستہ باشد و چوں سالک بقنا  
 قلب مشرف شد و داخل جماعت اولیا گشت  
 و این فناء قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ  
 عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا تمام ہائی  
 عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشرہ یعنی  
 زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ ریاض  
 از ناس۔ فقر۔ فراع۔ ریاضت کہ صوفیہ علیہ  
 بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بند و نور  
 قلب انور و زفر فرمودہ اند ولایت ایٹ  
 لطیفہ زیر قدم آدم مست علی نبیاء علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ آدمی ان مشرب  
 ست وصول سے بجانب قدس از راہ  
 بہین لطیفہ خواہ بود مگر قناعت و کثرت  
 پیر کامل و صاحب این مشرب را

استعداد و حصول ایک درجہ از درجات پنجگانہ  
ولایت خواہ بود مگر بقدر سر و لطیفہ روح چون  
الطف است از قلب مناسبت بر استان زیادہ  
بود بنا بر آن وی را بجانب است از سینہ و دوتہ  
پستان جا وادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ  
صفات ثبوتیہ حقست و یک گام بحضرت  
ذات از فعل نزدیکتر است سالک بعد از  
حصول فنا را این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات  
خود را از خود مسلوب خواہ یافت یکہ منسوب  
بجناب قدس خواہد داشت و نور این لطیفہ را  
نور سرخ فرمودہ اند ولایت این لطیفہ زیر  
قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا وعلیہ الصلوۃ  
والسلام و ہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر  
بجناب قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود بعد از  
قطع مراتب قلب صاحب این مشرب را  
استعداد و حصول دو درجہ از درجات ولایت  
پنجگانہ است الا بقدر من القاسر لطیفہ سر  
کہ الطف از روح سنہی را نزدیکست  
سینہ جانب قلب جا وادہ اصل الاصل  
وی این شبنونات ذاتیہ است کہ گامی از صفات  
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا  
این لطیفہ مربوط بتجلی شبنونات مست و  
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسی  
ست علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام و ہر کہ  
موسی المشرب باشد و حصول او بجناب

استعداد و حصول ایک درجہ کی پانچوں درجوں  
ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زیر دستی سے  
کسی زیر دست کے اور لطیفہ روح جو  
بہت لطیفہ قدس اسکونما سبت استوں  
زیادہ تھی اس واسطے اسکونما کے راستہ کی طرف  
زیر پستان جائے وی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات  
ثبوتیہ حق سے اور ایک قدم حضرت ذات کی طرف  
فصل سے نزدیک تر ہے۔ سالک بعد حصول  
فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات  
کو اپنے سے مسلوب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس  
سے منسوب جائیگا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ  
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت  
ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے  
زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیمی المشرب ہوگا  
اس کی سیر جناب قدس کی طرف اس لطیفہ سے  
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب اور اس مشرب  
ولے کو استعداد و حصول دو درجہ کی پنجگانہ مراتب  
ولایت ہوگی مگر زیر دستی سے کسی زیر دستی  
اور ہر کہ لطیفہ کہ روح کے لطیفہ بہت لطیف تھا  
اسکونما کے سبب اس کے قلب کی جانب ہوگی اور  
اصل الاصل شبنونات ثبوتیہ سے کہ ایک قدم صفات حضرت  
ذات کی طرف نزدیک ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی فنا  
کاشیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفہ  
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے  
زیر قدم ہے اور جو موسی مشرب ہوگا اسکا حصول جناب

قدس از راہ میں لطیفہ خواہد بود آہ بعد قطع  
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعدا  
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت  
الالبقر من القاسر و نور این لطیفہ را سپید  
نقین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سہ لطف  
است تا بہین روح و وسط جا و اندوہ دل لعل  
این لطیفہ صفت سلبیہ تترہیبہ است کہ فوق  
شیوات و تہاند و حصول فنا میں لطیفہ  
وصول همان صفت است نور این لطیفہ را  
نور سیاہ نقین فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ  
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبینا و علیہ  
وسلّم کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است آہ وی بجناب  
قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائف  
سابق الالبقر من القاسر و صاحب  
این مشرب را استعدا و حصول چہار مرتبہ  
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ  
اخفی کہ لطف و حسن و اجمل لطائف  
عالم امر است تا قرب است بحضرت اطلاق  
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است  
و مناسبیت تام دارد و بحضرت اجمال  
جا و اندوہ دل اصل این لطیفہ مرتبہ  
است کہ کالبرزخ است در میان مرتبہ  
تترہیبہ و در میان احدیت مجرودہ و فنا  
این لطیفہ ہم ہر لوطیہ تہمت جہاں مرتبہ تقدیم  
است و نور این لطیفہ تترہیبہ را

لطیفہ خفی

لطیفہ خفی

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد  
قطع پہلے لطیفہ کے اور اس مرتبہ والیکو استعدا و تہین  
مرتبہ کی ہوگی و مرتبہ پنجگانہ ولایت میں لیکن زیر قدم  
سے کسی زیر دست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید نقین  
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سہ بہت لطیف  
ہے در میان روح اور وسط کے جانے دی ہے  
اور اصل لاصل اس لطیفہ کے صفا سلبیہ تترہیبہ  
کہ شیوات خفیت کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا  
کا اسی صفت و حصول ہے اس لطیفہ کا نور  
سیاہ نقین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت  
حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے  
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اسکو راہ جناب  
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف  
سابق کے مگر بقدر قاسر اور اس مشرب کے  
صاحب کو استعدا و حصول چار مرتبہ ہے  
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی  
کہ بہت لطیف اور حسن و اجمل لطائف  
عالم امر سے ہے اور بہت قریب جعفر طلاق ہو  
اسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور  
بہت مناسبیت لکھتا ہے حضرت اجمال سے  
جگہ دی ہے اور اصل لاصل اس لطیفہ کی ایک  
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان تترہیبہ  
اور در میان احدیت مجرودہ کے اور اس  
لطیفہ کی فنا بھی ہر لوطیہ اسی مرتبہ تقدیم  
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے انیس کا نور

سبز بیان فرمودہ اند و ولایت ابن  
لطیفہ زیر قدم حضرت سالت پناہ است صلی  
علیہ وآلہ وسلم و صاحب این تہ عالیہ بالذات  
استعدا و حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است  
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمیہ  
شہیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چہین  
گوشت نذد کہ اولے صلوٰۃ صبح در وقت غلغ  
متمم قنار غنی است بایر و انس کہ عروج  
لطائف خمسہ عالم امر تا وارہ اولی ولایت کبری  
است کہ متضمن سوارہ و یک قوس است  
خواہد بود چون از ان وارہ معاملہ بالا رود  
و در وارہ اصل اصل الاصل سیرا فتر  
معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فنا  
اتم و بقار اکمل و بشرح صدر اسلام حقیقی  
و بہ حصول و اطمینان و بار تقایم مقام رضا  
مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در  
ولایت علیا افتاد مقابلہ با سہ عنقر یعنی  
نارسی و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر  
انرا بنجا بفصل امر ترقی واقع شود و کمالات  
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزا ارضی خواہد  
افتاد و از انجا اگر ترقی شود خواہد کمالات  
رسالت خواہد و در حقائق تلمشہ یعنی  
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ  
معاملہ با ہیبت و جدائی کہ از مجموع اجزا  
عشرہ عالم خلق و امر بعد

سبز بیان فرمایہ اور اس لطیفہ کی  
ولایت حضرت سالت پناہ صلی علیہ وآلہ وسلم  
کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات  
استعدا و حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے  
حضرت قطب الاقطاب سلمیہ رب کے زبان الہام  
بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد  
الف ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیر میں پڑھے  
تو قنار غنی حاصل ہوتی ہے۔ ہاتھ پائے کہ لطافت  
خمسہ عالم امر کا عروج و ایرہ اولی ولایت کبری  
تک جو متضمن تین وارہ اور ایک قوس کے ہے  
ہوگا جب اس وارہ سے معاملہ ترقی کرے اور  
وارہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے۔  
نفس سے معاملہ پڑے گا و نفس کو پوری فنا  
کامل بقا حاصل ہونے سے کشادگی سینہ اور  
اسلام حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا  
کی ترقی سے مشرف ہوگا جس کے بعد ولایت  
علیا میں سیر ہوگی تین حضرت معاملہ پڑے گا یعنی  
نارسی و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں سے  
خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوگی تو کمالات  
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ جزائی ارضی  
پڑے گا اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوگی تو خواہ  
کمالات رسالت خواہد تھا تو تلمشہ میں یعنی حقیقت  
کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ میں  
معاملہ ہیبت و جدائی سے جو مجموعہ اجزا  
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فرادی قرار دی  
 حاصل شدہ خواہد تھا و بعد از ان بمعانیہ انہ  
 عقل و فہم ما و شما بزرگست امجدانہ و تعالیٰ  
 بمحض عنایت بیغایت خویش ازین کمالات  
 بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحد  
 امجدانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس  
 امجد با سلام عالیہ باین مراتب مذکورہ و  
 دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کاسما  
 من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد  
 کرامت فرمودہ و ذرہ را از خاک مذلت  
 برداشتہ ہمتان آفتاب ساختہ شکر امجدی تہ کر  
 ہزار سال بعد ہزار زبان بہ زبان و اظہار نماید  
 بچی از ہزار بر منصفہ نہر بنیاد و فلہ الحمد للہ لما  
 یلیق بشانہ و بحیری و السلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ  
 البرۃ النقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ مہم تھا  
 و مہاجات مست اما بموجب اظہار النعمۃ من  
 الشکر لا سیما عند الاحیاء المخلصین المطلقین علی  
 الاسلام المتتبعین لذک الامار و الاحبار مذکور  
 نمودہ شد و بلا تو خدا ان نسبتا و اخطانا  
 بحرمتہ سیدنا محمد النبی الامی العزیز صلی  
 اندر علیہ و آلہ وسلم  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ السلام علی عبادہ الذی اصطفی  
 اعوی شیخ محمد کبیر معلوم نہایت کہ قرب نوافل  
 عبارت از ان ست کہ سالک خود نوافل یا بد

اس باب میں  
 مذکورہ کلام  
 جو کلام  
 مذکورہ کلام  
 مذکورہ کلام

کتوب تیسرا اصولی  
 مذکورہ کلام  
 مذکورہ کلام  
 مذکورہ کلام

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے پڑ گیا۔  
 بعد از ان ہماری تنہا ری عقل و فہم سے معیار  
 برتر ہے۔ امجدانہ تعالیٰ محض عنایت ہے بہا  
 سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پور عنایت  
 فرمائے۔ انہ قریب مجیب امجدانہ کا شکر  
 ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس  
 امجد با سلام کے ان مراتب مذکورہ اور اور  
 معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و  
 آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ  
 استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے  
 اس ذرہ کو خاک مذلت سے اٹھا کر  
 آفتاب کی برابر کر دیا ہے اس مرتبہ کا شکر اگر  
 ہزار سال سے ہزار زبان سے ہزاروں طرح  
 سے ظاہر کرے تو نہایت سے ایک ہی نہ  
 کر سکے فلہ الحمد و الممتہ مکملہ بقیۃ بشارت و بحیری  
 و السلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البرۃ النقی اس قسم کی  
 باتوں کو ظاہر کرے اگر خود بخود کافی کا وہم نہ ہوئے لیکن  
 اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً ایسے و مستحقین  
 جو مخلص و مجرم اسرار اور اس کے مشتاق ہوں اس اتنا  
 و احباب کے مذکور کیا گیا نہایت ان نوافل خدا ان نسبتا و  
 اخطانا بحرمتہ سیدنا محمد النبی الامی العزیز صلی  
 علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ السلام علی  
 عبادہ الذی اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر  
 معلوم کریں کہ قرب نوافل اسے  
 کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں نوافل پائے

و حق را آلت چنانچه بی سیم و بی میطر اشارہ است  
 بآن و قرب فرائض عبارت است از آن کہ  
 سالک خود آله یا بدو حق را فاعل چنانچہ الحق  
 بی نطق علی لسان عمل اشارت است از ان و  
 این قرب مقرر نہ وجود سالک است بخلاف  
 قرب سابق و جمع بین القربین آنست کہ سالک  
 خود را در میان شیخ نیاید نہ فاعل آن آلت  
 چنانچہ بعض اہل دل از آن مقام نہیں اشارہ  
 نموده اند۔ مصرعہ

عشق است و میانہ برانہد بہا  
 واکیر کہ میر و طرہیت اندر ہیت و لکن اندیشی  
 گو یا شعر بر ہر مقام است چہ از ہیت رہز  
 از قرب فرائض است و از ہیت کنایہ از  
 قرب نوافل و لکن اندیشی اشارہ بر جمع  
 بین القربین والسلام علی من اتبع الهدی والترم  
 متابعت المصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام والصلوات  
 علیہ اجمعین الخ لکاتب التلۃ و در آخر این اوراق  
 شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر  
 فرمودند عادت متنازع کرام آنست کہ سالک  
 مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر  
 و ملکہ شود بعد از آن ذکر روح فرماید بعد از آن  
 ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس و مخلص الدماغ  
 بعد از آن اگر خواہند ذکر سر و خفی فرماید بعد  
 از آن سر بر این در تمام اعضا تا حصول ملکہ  
 و سلطان ذکر شود و لیکن اشت کہ بر ذکر قلب و روح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی سیم و بی میطر  
 اس کا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اُسے  
 کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا نیائے۔ اور  
 حق کو فاعل جیسے الحق بی نطق علی لسان عمل  
 اس کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ و تباہی  
 فناء و جوہر سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اوج  
 بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں در میان  
 میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل  
 نے اُس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ

عشق است و میانہ برانہد بہا  
 اور یہاں کہ میر و طرہیت اندر ہیت و لکن اندیشی  
 گو یا تینوں مقام کی خبر دیتے ہیں کہ اگر ہیت  
 قرب فرائض سے ہے اور از ہیت کنایہ از  
 قرب نوافل سے و لکن اندیشی اشارہ بر جمع  
 بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الهدی  
 والترم متابعت المصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام والصلوات  
 علیہ اجمعین الخ لکاتب التلۃ و در آخر میں ان راق  
 کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ  
 تحریر فرمایا کہ متنازع کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی  
 کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور  
 ملکہ ہو جائے اُس کے بعد ذکر روح فرماتے ہیں  
 بعد از آن ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس اور اگر کسی شیخ  
 دماغ ہے اُس کے بعد اگر چاہیں ذکر سر و خفی فرمائیں  
 بعد از آن سر بر این تمام اعضا میں تا حصول ملکہ و سلطان  
 ذکر ہو جائے اور اکثر السیاق ہے کہ ذکر قلب و روح

و اولیٰ از اولیٰ عبد الاحد صاحب حق احمد صاحب



واضحی کفایت کند و گاہ بر قلب تنہا کھنکھ  
نمائند اشطر آنت کہ ذکر جو سر قلب رود  
و بسا ویدہ شدہ است کہ مجرود ذکر قلب گفتن  
سلطان ذکر و سر بیان و سائر اجزاء و اعضا  
مستحق گردید و بالجلہ بقدر استعداد و مبتدی  
سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی اتقی  
ما رزقنا ایلادہ من کلام الشیخ عبداللہ قدس  
سکن کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند  
کہ بجانب امیر موسیٰ بہی کوئی یکی از بزرگان  
خانوادہ احمدیہ اس مکتوب نوشتہ بود و ہم  
وامیر موسیٰ آنرا استخوان کرد و باران خود را  
گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیر باسمہ سبحانہ و تحمید  
و تفسلی و تسلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ  
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ رب سلام دوستانہ و محبت مخلصانہ  
ازیں فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ  
مطالعہ فرمایند و در ویزہ گرد دعوات  
سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت و نبوی و  
اخر وی شمرند فقیر چون ضعف بدن  
بسیار داشت ازین جہت پانچہ امور  
بود نہ راحت السحال بارے تکفیف  
یافتہ تحریری نماید کہ چون طالب صادق  
پیش شیخ کامل و مکمل رود اول بند کر  
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است  
امر فرمایند چون این نگہ شود بزرگ روح کہ بطرف

مکتوب خانوادہ احمدیہ بامیر موسیٰ

واضحی بر ارتقا کرتے ہیں۔ اور کبھی فقط ذکر قلب  
پر ارتقا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب جو سر  
جو جائے اور اکثر اسیا و کچھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب  
کہنے سے سلطان ذکر اور سر بیان تمام اجزاء و اعضا  
میں مستحق ہوا ہے حال یہ کہ بقدر استعداد و مبتدی  
سلوک چاہئے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الهدی تمام ہو  
و جبکہ ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبداللہ قدس سرہ  
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے  
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بہی کوئی کو ایک بزرگوار  
میں سوا احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب کچھا تھا اور امیر  
موسیٰ نے اسکی بہت سی تحریف کی اور اپنے یاروں  
سے کہا اسکی نقل لکھو۔ باسمہ سبحانہ و تحمید  
و تفسلی و تسلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ  
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ رب سلام دوستانہ اور محبت مخلصانہ اس  
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ  
فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ  
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا نہیں  
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس  
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا  
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو کھتا ہے  
کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل  
کے رو برو جائے اول ذکر دل کا کہ  
اُسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر  
فرمائیں جب اُسکا مالکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اسکی

راست آشیانہ است ولایت فرمانبرداری چون آن  
 ذکر نیز لکھ شود می باید که بذکر سر که متصل دل  
 است لیکن بین قلب است حکم فرمانبرداری چون  
 آن نیز لکھ شد بذکر خفی کہ پہلوئے روح اما جانب  
 بسیار روح مقام دارد و امور سازند و چون  
 آن نیز لکھ شود بذکر اخفی کہ متوسط مہ است  
 و در وسط صدر جائے است محکوم سازد  
 و این جوہر خفی از سایر جوہر عالم امر اعلیٰ  
 است چنانچہ بیاید انتشار امر تعالیٰ و چون  
 اخفایر بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ  
 دخل جائیگا ہ دوست و چون این لطائف ستہ  
 متجہر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق  
 معہود و چون بعد و است و بجایار برسد نصائبش  
 تمام شود و فنار قلب کہ اول قدم است فرطوار و ثانیہ  
 ظہور فرماید و فنار قلب اثر آن تجلی افعال است کہ اصل  
 است چہ قلب افعال الہی است و آن مری ولایت  
 حضرت آدم است علی بنیاد و علیہ السلام پس از آن  
 بقار قلب پارہ افعال ایزدی است جل شانہ کہ  
 ہر خل را ہل خود شامہ است بالفنار فیہ  
 و البقار یہ بعد از آن معاملہ فنار روح است و  
 بقار و اصل خود کہ صفات حق است اعتقادات الہی  
 ولایت نوعی و ولایت بر الہی است علی بنیاد  
 و علیہا السلام و السلوات کہ ہر دو ولایت مربوط  
 بروح است و باہل است کہ صفات مستی اعتبارات  
 مختلفہ کہ ولایت بر الہی تفصیلی است و ولایت

و انہی طرف ہے ارشاد کریں حبیب ذکر کا بھی  
 لکھ ہو جائے تو ذکر سر جوہر دل کے متصل ہے لیکن  
 و انہی طرف بتائیں اور جب اسکا بھی  
 لکھ ہو جائے تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو  
 میں ہے مگر باہل طرف روح کے ہے امور فرمایا  
 اور یہ وہ بھی لکھ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے  
 درمیان ہے اور وسط سینہ کی جائے ہے جسے حکم  
 کریں اور یہ جوہر خفی تمام جوہر سے عالم امر کا اعلیٰ  
 ہے چنانچہ آیت کا انتشار امر تعالیٰ اور جب  
 اخفی کا بھی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ  
 نفس کا مقام دل غے اور یہ لطائف ستہ  
 ذکر سے متجہر ہو جائے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں  
 بطریق معلوم اور جب عند الہی تک پہنچے اسکے نصائب  
 پورے ہو گئے اور فنار قلب جو اطوار ولایت میں  
 اول قدم ہے ظہور فرماتے اور فنار قلب اس تجلی افعال کا  
 اثر ہے جو اسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الہی ہوا و  
 مری ولایت حضرت آدم کا ہے علی بنیاد و علیہ السلام  
 اسکے بعد بقار قلب یک تصور افعال ایزدی ہے جو اصل شامہ  
 اسلئے کہ ظہل کو اپنی اصل کے راستہ میں آئیں فنا ہو گیا  
 اور اس سے باقی ہو گیا اسکے بعد معاملہ فنار روح ہے  
 اور اسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور  
 صفات مری ولایت نوعی و ولایت بر الہی ہے علی بنیاد  
 و علیہا السلام و السلوات کہ ہر دو ولایتیں مربوط  
 روح سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفاتیں ہیں  
 باعتبار مختلفہ کہ ولایت بر الہی تفصیلی ہے اور ولایت

نوح بن مجتہد بن نور بن محمد بن علی بن  
 وفاء و بقا باصل اوست که شیرین ایزد است  
 تعالی شانہ و شیون و اعطرح و عبادت  
 مندرجہ حضرت ذات تعالی را گویند کہ محسبات  
 زاید بر ذات نباشد و صفات بہت اکمل ہوں  
 زاید بر ذات سبحان باشند و بر خارج ہو ہو  
 باشند و ولایت سرورینہ ہو ہو  
 نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الہی  
 وفاء یا صمد و هو انشد بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم ہذا الولاية ولا یترک علی  
 علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام فیہم  
 الامیر کا ختم و فناء و بقا باصل و ہو  
 شایع الالہاء و الصفات و الشیون  
 و الاستارات و التزیجات و التقدیرات  
 ہذا الولاية ولا یترک علیہما  
 الف الف صلوات و اسلام و عرفی ہون  
 الولاية حقيقة الحق یقرب الولايات  
 واجمعها و اعلاها و اشرفها و افضلها و  
 مستحق للولايات الخمسة و مقتضی انزال  
 العین و الاثر بامر المعارف و یستنبع المحرمات  
 ثم الامیر بالنفس فانیہا اتم و بقاھا الاکل  
 ثم الامیر بالصیول و اصول و اصولی  
 الخ الذوات و الواجب فی ہذا  
 لیس بالانوار و اصل یا صمد

وہی اس سے محل جو اسکے بعد معاملہ سر سے ہو  
 اور فنا و بقا اسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے  
 تعالی شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اسے  
 کہتے ہیں جو خدا بین حضرت ذات واجب تعالی میں  
 مندرج ہوں کہ معانی زاید بر ذات ہو اور بقا باصل  
 اور جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہو و ب و خارج ہوں  
 جو ب و ب و ب اور ولایت سرورینہ ہو و ب ہے  
 علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر معاملہ حق ہے  
 اور اسکے بعد فنا و بقا اسکی اصل سے ہے اور  
 نہ تقدیر و تتمہ ہیات سبحانہ ہے اور یہ ولایت  
 ولایت عینوی ہے علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 پھر معاملہ آخری سے ہے اور اسکی فنا و بقا اسکی  
 اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات  
 اور شیون اور اشارات اور تقدیرات و تزیجات  
 سے اور یہ ولایت باطنیہ محمدیہ ہے انہی ہزار  
 ہزار درود و سلام اور مری اس ولایت کا  
 حقیقہ اسحقائین اور اقرب الولايت اور  
 اجمع الولايت ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور  
 افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ  
 ہے اور تقاضا کرنے والی ہے نزول عین کا  
 اور اثر معرفتوں کا پینا بنو الی ہے اور وہی تجویز  
 ہے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اسکی فنا و سلام  
 اور اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اسکی ہلور سے  
 اور اسکی صیول سے پڑتا ہے جو یہاں تک کہ نہیں رہتا  
 ذات حق تعالی تاکہ اور ہاں فرق فلسفہ نہیں

الحق

یا مآخِرین فی موضعۃ والسلام والا کوام  
کاتب حروف میگوید سلوک طریقه احمدیہ و علی  
اسی کتابتیب فی الجملہ واضح شد حالاً تقدیر  
از روش طریقه احسنیہ کہ منسوب است بشیخ  
آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبدالنبی  
سیام چو رسائی کہ دریں روزگار مقتدای  
طریقه احسنیہ بودند و جوہرزل این طریق را  
چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان بود و جمیع  
این طریق متفق اند بر آنکہ ایشان را در توحید  
سالکان بر روش این طریق قدیمی رسوخ بود کہ  
می نمایند بر بی صلاح و رکنہ مستقیمہ و نہ کہ این  
مکتوب شیخ علی بنی است و نہ کہ بار ایشان  
بر این بود و من عند کتبنا هذا اکثرہ و الله  
اعلم بسم الله الرحمن الرحيم انہ در رسالہ  
علی عبادہ اندین اصطفیٰ خصہ صلاً علیہ  
نبی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین  
بدان ارشاد است اذہ قد علی جرایہ  
در طریقه نقشبندیہ اقرب الی الوصول است  
و سالکان را تفہیل آن ضرورت یار  
بطریق اجال درین اسطر ترجمہ می یابد بآید  
وانست چون طالب صادق بہ توفیق  
سبحانہ متوسل بغیر بری از بزرگان این  
طریقت می شود اولاً او را استخارہ  
می فرمایند و طریقت استخارہ اینست  
کہ بعد نماز صبح چون وقت نغتن شود

ایکبار درم سے ہے کہ وہ اپنے مقام میں طبع ہوگی اسلام  
والاکرام۔ کتابتیب و فکنا ہے کہ سلوک طریقه احمدیہ کا  
اس تہذیب میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تہذیب روش  
طریقه احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے  
ڈاکٹر آتہ ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبدالنبی سیام  
چو رسائی کا کہ جو اس زمانہ میں احمدیہ طریقت کے مقتدا  
تھے اور سیام اس طریقت والوں کی کیا فائز کیا عام  
انکی طرف توجہ تھی اور یہ اس طریقت کے  
مقتدے ہیں اس امر پر کہ ان سالکوں کی ترتیب  
میں سالکان طریقت کی اس مشہور فقہ اسحق علی بنی  
عبدالحمز نے توجہ فرمایا ہے کہ کہ یہ مکتوب شیخ عبدالنبی کا  
سچا اور سچ کام نہی بنا اس پر بھی ہم نے  
اسکا بار سے یہ سمجھ لیا اور اذہ اعلم بالصواب  
بسم الله الرحمن الرحيم انہ در رسالہ  
علی عبادہ اندین اصطفیٰ خصہ صلاً علیہ  
نبی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین  
بدان ارشاد است اذہ قد علی جرایہ  
در طریقه نقشبندیہ اقرب الی الوصول است  
و سالکان را تفہیل آن ضرورت یار  
بطریق اجال درین اسطر ترجمہ می یابد بآید  
وانست چون طالب صادق بہ توفیق  
سبحانہ متوسل بغیر بری از بزرگان این  
طریقت می شود اولاً او را استخارہ  
می فرمایند و طریقت استخارہ اینست  
کہ بعد نماز صبح چون وقت نغتن شود

مکتوب در بیان طریقت احسنیہ و شیخ احمدیہ

و تکلم معاش نمازد و صورت تازہ کند بعد  
 وضو یک صد و یکبار استغفر اللہ بی من  
 کل ذنب و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند  
 بہریت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی  
 انحر از من بود خود اندہ اند توبہ کردم و از  
 سر نو مسلمان شدم بعدہ بر خاستہ دو رکعت  
 نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز  
 استخارہ میخوانم تا حق تعالی مرا بہ متابعت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواسطہ  
 حصول رضا پیر خود محکم دار و در رکعت اول  
 ہفتائتہ ایتہ الکرسی یکبار و در رکعت دوم  
 با فائتہ قل یا ایہا الکفرون یکبار بخواند و  
 بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگویند زاری  
 پر دازد بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند  
 بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تجید بخواند بعدہ تمام  
 عجز و انحسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ  
 چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسبد و اگر بیدار  
 است اختیار دارد بعدہ اچہ در خواب بشارت  
 ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز  
 اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکرد  
 یا شد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند  
 اگر قلب خود بعد استخارہ در اعتقاد محکم  
 ہچنان می باید کہ قبل ازین بود پس بشارت  
 ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم  
 ذکر اسم آئمہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہوتا تازہ وضو کرے وضو  
 کے بعد ایک سو ایک فقہ استغفر اللہ بی من کل  
 ذنب و اتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے  
 اس نیت سے کہ تمام تقصیرات بدنی اور روحی سے  
 جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سرے  
 سے میں مسلمان ہوا پھر اٹھ کر دو رکعت نماز  
 استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز  
 استخارہ کہ حق تعالیٰ مجھ کو متابعت پر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر  
 کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے  
 بعد آیتہ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں  
 الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایک بار خوب  
 خشوع کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ و  
 زاری کرے پھر از نماز ایک سو ایک بار درود شریف  
 پڑھے اور ایک سو ایک بار کلمہ تجید پڑھے پھر خوب عجز  
 و انحسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد اس کے  
 جب نیند غلبہ کرے زمین پر سوئے اور جو معذرت  
 ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر سوئے بعد کے  
 جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے  
 اور جو پہلے روز بشارت ہو تو تین دن تک استخارہ  
 کرتا رہے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر  
 اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی  
 مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہی بشارت  
 تھمر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں آئمہ کا نام  
 تسلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے

باین طریق کہ زمان خود را بحکم چسباند و  
 نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر  
 ظاہری بہ بند و مقام قلب صنوبری زیر پستان  
 چپ است قدر دو انگشت و یقین بندد کہ  
 مضغہ لطیفہ نوزائی اور او دعیت نہاوند  
 کہ قلب میگوند پس خود را متوجہ مضغہ  
 نماید و از لپٹن مضغہ اسم اقدس را جل شانہ  
 گویند نہی کہ این اسم را غیر ذات نداند  
 و این ہیئت را بوسخ خود در کشت و  
 بر خاست از دست نہد بعد از مرشد را  
 باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ  
 آنست کہ ہمت خود بسوی قلب مرید  
 برگمارد و وہن قلب خود را بر وہن قلب  
 مرید تصور نماید نہی کہ خطرہ دیگر اور میان  
 قلب خود آمدن نہد بد بخشوع تمام جناب  
 خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل  
 سالک قوتی پیدا کند و جذبہ قلبی و ہمت ظہنی  
 قلب مرید بسوی خود کشد تا یک ساعت و زیاد  
 برس حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ  
 اکابر این طریق را شامل حال خود و المستعین  
 تصرف از دستان ادا و اندام فی الحال فی الاستقبال  
 بعد از مرید استفسار نماید اگر خوب تمیز است و آرام  
 یا قہ فاقہ خواند و دست او در دست خود گرفتہ  
 بیعت نماید و او را بخیر اس پار و آگاہ کہ کہ از حق  
 حسینہ و طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ زمان حضرت سید

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے  
 اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر  
 ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان  
 چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ  
 مضغہ لطیفہ نوزائی اُس کا امانت رکھا ہے کہ  
 اُسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ  
 کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اقدس جل شانہ  
 کہوئے اس طرح کہ اس کو سوائے ذات نہ مانے  
 اور اس ہیئت کو حتی المقدرا تھمتے بیٹھتے چھوڑے  
 نہیں پھر مرشد کو جائے کہ خود متوجہ اُس کے  
 قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی  
 ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے  
 اور اپنے قلب کا وہن مرید کے قلب کے  
 وہن پر تصور کرے اس طرح کہ اور کوئی خطرہ  
 اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے  
 جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے  
 دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت  
 باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچ لیتا  
 کم بیش اس طور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ  
 کے بزرگ کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے  
 اس تصور کو انکی ادا و جانے اب بھی اور اندیشہ بھی  
 پھر مرید دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہو اور آرام  
 پایا ہے فاقہ پڑھے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
 پکڑے بیعت کرے اور اُسے خدا کو سونپے اور آگاہ  
 کرے کہ یہ طریقہ احسنہ نقشبندیہ طریق حقست خلیفہ وقت سید

شیخ آدم بنوری سب قدس اللہ عنہ  
 العزیز لیدہ چون مرید و ذکر اسم ذات  
 لذت پیدا کر و تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق  
 مشہورہ بہ نسبت و یکسانہ تا تر تعلیق پیدا  
 و رد دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آرد و بعدہ  
 تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در  
 زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را بہ نسبت  
 بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را بنیاد  
 و لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می شود باشد  
 و در جمیع اوقات بن سبقت را از مرید سیکرہ باشد  
 تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل  
 نماید و گاہی می باشد کہ سالک درین دو لطیفہ  
 تجلیات رؤیہ و منہر اما باید کہ بوسع امکان  
 خود را مغلوب قلبی سازد بلکہ تفریہ او تعالی را  
 بنظر قلبی متیقن خود سازد و بعدہ تعلیم لطیفہ سری  
 و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است  
 در میان دو پستان بفرماید تا ذکر اسم ذات  
 بہی کہ قبل مذکور گشت تکرار می گنجتہ باشد  
 بالکلیہ خود را در جمیع اوقات بریں ذکر کند  
 حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند و بعدہ تعلیم  
 لطیفہ مخفی بہی پنج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در  
 پیشانی است و اسم ذات درین محل تجلیت  
 مذکور نماید و بعدہ جمعیت این لطیفہ نسبت بہ  
 لطیفہ مخفی نماید و مقام این لطیفہ نہی  
 سر در کام سالک واقع است بنظر حق مذکور

شیخ آدم بنوری کاتب قدس اللہ عنہ  
 اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں  
 لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کو بطریق مشہور  
 اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے اپنے  
 شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی  
 تعلیم فرمائے اور اسکی جائے زیر پستان  
 راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید  
 بیسے نور سفید تصور کر کے اسم ذات ذکر کر و جیسا  
 لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب خشوع کیساتھ کرتا  
 رہے اور ہر وقت اس حق کو یاد رہتا ہے یہاں تک  
 کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی  
 حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان  
 دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں گویا یہ کہ  
 نامقدوران تجلیوں کا مغلوب نہ ہوجائے بلکہ حق  
 تعالیٰ کے تشریف کو نظر قلبی سے لہجہ کرے اسے  
 بعد تعلیم لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا  
 وسط سینہ ہر دو نوں پستان کے بیچ میں اور فرمائیے کہ  
 ذکر اسم ذات بنور مذکور ہو چکے کرنا ہے اور  
 بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے یہاں تک  
 کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر تعلیم لطیفہ  
 مخفی کی کرے اسطوریہ سے اور اسکا خاص مکان  
 پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اسطوریہ ذکر یہاں  
 بھی کرے لہجہ بیت اس لطیفہ کے لطیفہ مخفی کی  
 تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے  
 اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور





محل مخصوصہ قلب اور نظر داشتہ در اندرون  
لطیفہ کہ امر نورانیت چنانچہ بالاند کو گشت  
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر  
بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی بے جہت  
سنہ را از میان نظر بر اندازند کہ او تعالیٰ حاضر  
سبب کیف بے جہت پس این داشت را  
بیچ وقت از اوقات از دید و دانش نظر اندازند  
اگر غفلت رود بد از حاضر این معنی گردد حتی کہ  
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و مستغرق  
تمام پیدا کند انجی کہ بحر نوری خود را وغیر خود  
بیچ نیابد درین نسبت اگر اشیا مایل بہ شہود  
احاطہ معیت او تعالیٰ عین حق در یاد این را  
در اصطلاح این طائفہ توحید و جود میگویند  
و اگر اشیا را کم کرد و مشاہدہ جمال و کمال  
در اشیا حاصل نمود و اشیا را از نظر انداخت  
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر  
دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء  
امت است رُوسے نماید و پیش ازین  
کہ از تجلیات وغیرہ در سیر لطائف تا  
یا داشت اسمی پیش می آید در ظل  
ولایت اولیاء بود اگر چہ اہل ولایت  
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت  
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب  
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک  
را باید کہ برین تجلیات

توحید و جودی  
توحید شہودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے  
اندرون کہ ایک امر نورانی تجلیا اور بیان ہوا  
نظر والہ ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر  
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی اور  
جہات سنہ کو نظر سے گرنے اور جانے کہ حق تعالیٰ  
حاضر بکیف بے جہت پس اس جانتے کو  
کسی وقت اپنی دید و دانش سے بچھوٹے اگر  
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں تک  
کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک آپسے اور پورا ہستغرا  
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے  
غیر کے تئیں کچھ نہ رہے ہی ایک ہی حق ہی ہے اس  
نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت شہود  
کے غلبہ کے سبب سالک کو عین حق پائے تو اسکو اکی اصطلاح  
میں توحید جودی کہتے ہیں اور جو سالک کو کم کیا اور حال  
ذوالکمال کا مشاہدہ و سیر اشیا حاصل کیا اور اشیا کو  
نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں جتنا چاہے  
یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جگہ ولایت امت ہی  
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات تا  
وغیرہ سیر لطائف سے یا داشت  
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے  
ظل ولایت میں ہیں چچہ اہل ولایت  
اولیاء بہ نسبت اس ولایت کے اہل  
ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن بھی  
وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا  
ہے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

تجلیات

و مشاہدات لذت یافتہ مستحق تشوہ کہ گویا  
ترقی شود بعد اگر کسی کمال خواهد بود از در طہ  
این غلبات بہ نفس توجہ خود مرید را بہ آوردہ  
در ذہن کار تجلیات و مشاہدات و توجہات  
بود عالی خواهد ساخت تعلیم یافتہ این انجہ  
در ذہن از حق و ودن حق استقامتی یابد  
و تصور می پذیرد اگر چہ لطیف و الطیف باشد  
در پی دفع آن شود و مراتب سری را از ظلمت  
آہنا خالی سازد و با کلیہ در ہمہ وقت ہمہ را  
در فقدان توجہ سابقہ بر کار و تابیج در طین  
اواز توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا  
نشد و بلکہ بہ بی توجہی یقین صاف بمطلوب  
بند و حتی کہ معلوم هیچ نامہ بجز نور یقین چون  
درین محالہ سالک تا زانی کہ در دفع توجہات  
است سالک تہ لایت اخلاص است و چون صحبت  
لغی نامہ و مراتب از در دست توجہات و  
تصورات صاف شد و بی توجہی بے تکلفی دست  
و اوصل کمال است و لایت نفس شد و بہ سہولت  
توجہ و تصورین و اصل معلوم شد و بلکہ مستعد است  
کہ ذکر فی المکتوب الاول از ولایت با احوال  
خاصہ چہار ملک مقرب است عنہم السلام  
و تبعاً فی سبیل او لیار است است اگر مناسب  
استعدادی پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ  
ولایت خاصہ مرتبہ توحید و عبودیت و توحید  
عشرہ کاہن عربی مرتبہ ارادہ و حاجی حضرت خواجہ کلمہ

و مشاہدات سے لذت پا کر بے پروا نہ ہو جائے  
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر یہ کمال ہو گا تو  
ان غلبات کے بہرہ سے نفس را بی توجہ سے مرید کو  
کمال لے گا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں  
اور توجہات سے خالی کر دے گا اور تعلیم اسکے نیافتگی کی  
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار دیتی ہے اور  
تصور میں آتی ہے اگر چہ لطیف و الطیف ہی ہو  
اسکے دفع کے در پی ہو اور آئینہ سری کو اس کے  
تاریکی سے خالی کرے اور باطل ہر وقت سکے  
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے  
باطن میں توجہ الی المطلوب و غیر مطلوب سے  
پہچان نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف بمطلوب  
کویہ بہانہ کہ معلوم کچھ نہیں بجز نور یقین کے  
اس محالہ میں سالک جہتہ کہ توجہات کے  
دفع کرتین ہی سالک مرتبہ لایت اخلاص کا ہو  
جب حاجت نفسی کی نہ ہے اور آئینہ آمد و رفت توجہات  
و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی بے تکلفی  
اصل ہوئی اصل کمالات ولایت اخلاص کا ہو گیا  
مگر ابھی توجہ و تصور اس اصل کا معلوم نہیں ہوا  
بلکہ مقصود ہے جسے ذکر بڑا ہیہ مکتوب میں ولایت  
بالاصالت خاصہ چہار ملک مقرب علیہم السلام کا ہے  
اور اولیایہ امت کو تبعاً فی سبیل اگر مناسب استعدادی  
پیدا ہو جائے اور جاننا چاہے کہ ولایت خاصہ  
کے مرتبہ میں توحید و عبودیت و توحید  
عشرہ کاہن عربی مرتبہ ارادہ و حاجی حضرت خواجہ کلمہ

شہودی کہ بیان کر دیم توحید و جود ہی از نفس  
 لطیفہ قلبی بری خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ  
 روحی روحی نماید و نسبت نیافت خاصہ لطیفہ  
 سری ست و اصل علم تا کر از ہزاران بآن  
 نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ  
 ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ  
 نیافت حقیقت نیافت روحی نماید و آن  
 آنست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخلیات  
 خالی ساخت و اگر چہ تخیل مشاہدہ با ست در ظل  
 دائرہ حقیقی شد اما چون از حقیقت این  
 نسبت مطلع نیست ازین ہاست کہ از  
 ارباب جہل است پس اگر فضل او تعالی  
 بعد فضل اول و مستگیری نمود یکبارگی خود را  
 از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد  
 و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و  
 آن قابلیت است از قابلیت نور اول کہ آن نور  
 محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن  
 را شہود اول فی گویند و نیز می باید بتسلیم  
 مرشد یا نادر می بتعلیم غیبی کہ وصول من  
 بالمطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بیکم خود  
 بود و خصوصیات علم خود و ربوالات کہ مرابین  
 علم نواخته اند حصول این نعمت بہ علم او  
 تعالی بخصوصیات علم او و ربوالات علم را از  
 خصوصیات خود توقفت و متعلق نفس است  
 ہر چہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو تہنہ بیان کیا ہے توحید و جود ہی  
 لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید  
 شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے  
 اور نسبت نیافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے و اصل علم  
 کہ کسکو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک  
 فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم  
 جانا چاہئے کہ بعد مرتبہ نیافت کے حقیقت نیافت  
 پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے  
 لطیفہ سری کو تخلیات خالی کیا اگر چہ مشاہدہ کا  
 ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن نسبت  
 کی حقیقت سے مطلع نہیں ہو اسی سبب سے  
 کہ وہ ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے اسکی  
 و مستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری  
 و نوری سے فوق پایا ہے اور چاہئے کہ اس نسبت  
 کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت نور  
 اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی  
 ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی  
 کہتے ہیں اور رشد کی تعلیم سے بھی پایا ہے یا کوئی کوئی  
 تعلیم غیبی سے کہ میر وصول مطلوب ہے جو ولایت  
 خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی  
 خصوصیات سے ان دونوں جو مجھے اس علم سے  
 نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے  
 علم اور خصوصیات سے ہے اب میرے علم کو اپنی  
 خصوصیات توقفت اور محض یکبارگی ہو چوچہ  
 میر علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت خصوصیات

علم اولیٰ امی واند چون ہمید در ہر حق جمیع  
مراتب انبیہ و صفاتیہ و محالاتیہ خود را از منظر  
ذات و صفات و کمالات و تعالیٰ امی بیند  
و بجز منظریت محض هیچ نے یاد من  
لہ یدق لہ ید ہی قضیہ مقررست  
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا  
دار و پس در ابتدا کے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ  
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا و علیہم  
الصلوات و التسلیات محض سعی و خلو باطن  
من حیث حقیقت از یافت حق و دون حقست  
و در وسط این مرتبہ خلو سیرست و اطلاع  
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاعست  
بر حقیقت منظریت صفات خود و صفات  
واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند کہ  
بعلم اول تعالیٰ عالم ہستم و بصیر اول بصیر  
و بقدرت اول تعالیٰ قادرم الی غیر ذلک  
اما منور حقیقت نسبت صفات با ذات  
اول تعالیٰ کا حقہ این عارف را مفصلاً و  
علماً ظاہر نہ گشتہ پس چون خواہد دانست کہ  
صفات اول تعالیٰ زاید بر ذات نیست کہ عالم  
بعلم و بصیر بہ بصیر الی غیر ذلک تو ان گشت  
بل ذات بذاتہ علیمست و علم قابلیت ذاتیہ  
ذاتست و ذات بذاتہ بصیرست  
و بصیر قابلیت ذاتیہ اوست کذا لک  
فی جمیع الصفات بی اطلاق عنینیت

علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت  
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کی  
ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا منظر  
دیکھتا ہے اور سوا منظریت محض کے کچھ نہیں  
پا تا من لہ یدق لہ ید ہی قضیہ مقررست و ہر  
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور  
انتہا رکھتا ہے تو جمیع مرتبہ ابتدا و ابتدا اخیرہ کے  
جس کا نام ولایت انبیاست علی نبینا و علیہم الصلوات  
و التسلیات فقط کوشش باطن کے خالی کر نہیں  
ہے حقیقت کی روست یافت حق اور غیر حق کے  
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع  
حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت  
اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ  
کے واسطے اس تہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں و بصیر ہوں  
بصیرت اولیٰ و بصیر ہوں اور اسکی قدرت سے  
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت  
نسبت صفات کیساتھ ذات حق تعالیٰ کے کا حقہ  
اس عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہراً نہیں گشتہ پس  
جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات  
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصیر  
و غیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ  
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے  
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت ذاتیہ اسکی  
ہے کذا لک فی جمیع الصفات بی اطلاق عنینیت

و غیرت باطلاق محض پس عالم حق مست خود  
 بخود سبحانہ باصر حق است سبحانہ و این عارف را  
 بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری  
 دیگر نیست و بجز یقین صرف آن زمان نہایت  
 این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجالا و تفصیل  
 این مرتبہ کہ از نزد ذلالت فاضل دلی یوتیمہ  
 منشیاء و اللہ و الفضل العظیم و لے بار و خیر  
 نسبت فلوز زیادہ دخل و اثرہ این ولایت  
 بیشتر از کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰۃ التسلیم  
 چگوید کہ از گفت و نوشت حقیقت این مرتبہ  
 بیرون آما اینقدر دافی نہایم کہ اگرچہ ولایت  
 انبیا و نبوت ایشان علیہم الصلوٰۃ ہر دور  
 دائرہ اسالت اندوہر و دائرہ ظلیت مسٹر  
 آما این قدر هست کہ در ولایت اصول  
 بحقیقت صفات عز شانہ و در نبوت اصول  
 بحقیقت ذات ست بل برمانہ تفاوت  
 درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالیٰ **تلك**  
**الوسل فضلنا بعضهم على بعض الحمد لله**  
**الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان**  
**هدانا الله لقد جاءت ربنا الحق**

بیان طریقہ حقیقتیہ

اما طریقہ حقیقتیہ را شعب بسیار است بہر آن  
 سہ شعب است. نصیریہ و شریعیہ و صابریہ  
 و این فقیر بہر کی ازین سہ ارتباط واقع است  
 پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

تک  
 بیان طریقہ حقیقتیہ

و غیرت ساتھ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے  
 بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے  
 واسطے بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری  
 کوئی دوسرا مرتبہ نہیں ہو اور بجز یقین صرف اس مرتبہ  
 کے نہایت اسوقت مشرف ہوگا مگر اجالا اور اس  
 کی تفصیل سے جسکو حاجے نوازیں ذلالت فضل دلی  
 یوتیمہ منشیاء و اللہ و الفضل العظیم و لے بار و خیر  
 غلو کے حقدور زیادہ ہوئی اسیتند اس ولایت  
 دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا و انبیا علیہم الصلوٰۃ  
 والتسلیم کے نبوت کے کمالات کیا بیان کہ دن کہ تقریر  
 تحریر سے اس تب کی حقیقت زیادہ ہو مگر سقراط کیا  
 جانتا کہ اگرچہ ولایت انبیا و ان کی نبوت علیہم الصلوٰۃ  
 و دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت  
 میں ہیں۔ تاہم کہ ولایت میں اصول حقیقت  
 عز شانہ کا ہے اور نبوت میں اصول حقیقت  
 ذات جس برمانہ کا ہے استعداد کے درجوں  
 تفاوت کیونکہ صیاد فرماتا تو **تلك الوسل فضلنا**  
**بعضهم على بعض الحمد لله الذي هدانا لهذا**  
**وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله** لقد جاءت ربنا الحق

بیان طریقہ حقیقتیہ

اور طریقہ حقیقتیہ کے شعب بہت ہیں تین تین  
 بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ اور شریعیہ و صابریہ  
 اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے  
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والدین و گوار  
خودست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ و ایشان را  
خرقہ و اجازت از شیخ غطت صدر الکبریا و می  
عز ابیر عز جده عن الشیخ عبدالعزیز  
و ایضاً وصیت و اجازت اشغال از جد  
ابوالکلام خوشنویس است شیخ رفیع الدین  
محمد عز ابیر الشیخ قطب العالم عز الشیخ  
عبدالعزیز عز الشیخ نجم الحق السینوی  
عز الشیخ عبدالعزیز ثم الشیخ عبدالعزیز  
له جتنا از حدیث عز الشیخ یوسف قاضی  
خان عز الشیخ حسن بن طاهر عز السید  
سراج حامد شہ عز الشیخ حسام الدین  
الدانجوری عز الشیخ نور قطب العلم عن  
ابیر الشیخ علاء الحق عز الشیخ سراج الدین  
عقمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین  
اولیاء و الثانیہ عز السید عبدالوہاب  
البغدادی عن ابیر السید محمد عن ابیر  
صالح قتال عز اخیر عز السید صدر الدین  
عز السید جلال الدین محمد ثم  
جہانیاں عز الشیخ نصیر الدین  
جہان دہلی عن الشیخ نظام الدین

## وایضاً

حضرت ایشان را خرقہ و اجازت و صحبت با سید  
عبدالمہ متصل است عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت  
اینے والدین و گوار شیخ عبدالرحیم قدس سرہ و  
انکو خرقہ و اجازت شیخ غطت صدر الکبریا و می  
انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے ان کو  
شیخ عبدالعزیز سے اور نیز وصیت و اجازت  
اشغال اپنے ناما شیخ رفیع الدین محمد سے انکو  
اپنے والد شیخ قطب العالم سے ان کو شیخ  
عبدالعزیز سے ان کو شیخ نجم الحق  
سینوی سے ان کو شیخ عبدالعزیز سے  
پھر شیخ عبدالعزیز کو دو جہت سے ہے  
ایک شیخ یوسف قاضی خان انکو شیخ  
حسن بن طاهر سے ان کو سید راجی  
حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین نانجوری  
سے انکو شیخ نور قطب العالم سے ان کو  
اپنے والد شیخ علاء الحق سے ان کو شیخ  
سراج الدین عقمان الاودھی سے انکو شیخ  
نظام الدین اولیاء سے اور دوسری جہت  
سے سید عبدالوہاب بخاری سے انکو اپنے  
والد سید محمد سے انکو اپنے والد ابو قتال  
سے انکو اپنے بھائی سے اور انکو سید مکالدین  
سے انکو سید جلال الدین مخدوم جہانیاں  
سے انکو شیخ نصیر الدین جہان دہلی  
سے انکو شیخ نظام الدین اولیاء سے اور نیز  
حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت  
سید عبدالمہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السہندی  
 عزابیل الشیخ عبدالاحد عن الشیخ  
 دکن الدین عزابیل الشیخ عبدالقدوس  
 عز الشیخ محمد بن عارف عزابیل الشیخ عارف  
 عزابیل الشیخ احمد عبدالحمق عن الشیخ  
 جلال الدین بانی پتی عن الشیخ شمس الدین  
 ترک عن الخدم علی صابر عن شیخ وخاله  
 الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر واپس  
 راترباط وگجیر بست کہ خال گرامی  
 این فقیر را خرقہ واوند و فائز خواندند عن ابیہ  
 عن جد عن جد جد عن الشیخ نظام الدین  
 النازولی عن خواجہ خانہ لولیاری عن  
 خواجہ اسماعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ  
 حسن سرمست عزابیل خواجہ سالار  
 فاروقی عن شیخ خواجہ اختیار الدین  
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ  
 نصیر الدین و المذکور فی کتاب کجیا  
 الاخیار خواجہ خانہ خاخذ الطریقہ عن  
 خواجہ شہاب الدین الناکوری و یقال  
 ان خواجہ شہاب الدین شیخ بالعجمۃ  
 و الاول شیخ بالبیعة والدہ علم  
 ثم الشیخ نظام الدین اولیاخذ  
 الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین  
 مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب  
 الدین بختیار الاوشی عن خواجہ

آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سہندی  
 سے اُن کو اپنے والد شیخ عبدالاحد سے اُن  
 کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد  
 شیخ عبدالقدوس سے اُن کو شیخ محمد بن عارف  
 سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف  
 سے اُن کو اپنے والد شیخ احمد عبدالحق سے  
 اُن کو شیخ جلال الدین بانی پتی سے اُن کو  
 شیخ شمس الدین ترک سے اُن کو مخدوم  
 علی صابر سے اُن کو اپنے شیخ اور ماموں  
 شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس  
 فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے  
 بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فائز  
 پڑھی اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور  
 انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ  
 نظام الدین نازولی سے اُن کو خواجہ خانہ لولیاری  
 سے اُن کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اُن کو اپنے  
 والد خواجہ حسن سرمست اُن کو اپنے والد خواجہ  
 سالار فاروقی سے اُن کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین  
 عمر سے اُن کو خواجہ محمد رساوی سے اُن کو خواجہ  
 نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخبار میں لکھ کر  
 ہو کہ خواجہ خانہ نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین  
 ناکوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اپنے شیخ صحبت  
 ہیں اور یہ شیخ بیعت ہیں والدہ علم پھر شیخ نظام الدین  
 کو اخذ طریقہ سے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے  
 اُن کو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اُن کو خواجہ

معین الدین حسن السنجدی  
 عن خواجہ عثمان ہارونی علیہ السلام  
 زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود  
 الحشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الحشتی  
 عن ابی اسحاق الشافعی عن الشیخ علو الدین  
 عن خواجہ ہبیر البصری عن خواجہ  
 خدیقہ المرعشی عن السلطان ابراہیم بن  
 ادھم البلی عن الشیخ فضیل بن عیاض  
 عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن  
 البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سنینہ بکسرین و سکون تسمیہ  
 و فتح ہا و آخر ان نون است  
 بدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی  
 راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید شاہ  
 راجا می گفتند بطریق تعظیم بملفوظ آنکہ  
 آبار کرام ایشان ریاست دیار مانک پور  
 داشتند مانک پور شہر ہیست پور پور  
 و اوراکرہ مانک پور نیز گویند او و وہ  
 بفتح الف و فتح واو و سکون وال ہندیہ  
 کہ ایشام ہا دار و بدہ ست عظیم از بلاد  
 پورب سادات بخاریہ قبیلہ است عظیمہ  
 از اولاد جعفر بن علی بن الیضا رضوان اللہ  
 علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین  
 چند گاہ در بخارا بودہ است ایشان جلال الدین  
 بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجدی سے اُن کو  
 خواجہ عثمان ہارونی سے اُنکو حاجی شریف  
 زندانی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود  
 چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالحسن  
 چشتی سے اُن کو ابوالسحاق شافعی سے اُن کو  
 شیخ علودینوری سے اُنکو خواجہ ہبیر البصری  
 سے اُن کو خواجہ خدیقہ مرعشی سے اُن کو  
 سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی سے اُن کو شیخ  
 فضیل بن عیاض سے اُنکو شیخ عبد الواحد بن زید  
 اُن کو حسن بصری سے اُنکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سنینہ بکسرین و سکون تسمیہ و فتح ہا و آخر اس  
 کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے  
 مضافات سے راجا ہندی زبان میں بادشاہ  
 کو کہتے ہیں اور سید ہا مد شاہ کو راجہ کہتے  
 تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اُن  
 کے آبار کرام مانک پور کی ریاست تھے تھے  
 مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اسکو  
 کرا مانک پور بھی کہتے ہیں او و وہ بفتح الف  
 بفتح واو و سکون وال ہندی ہا سے ملی ہوئی  
 ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات  
 بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی  
 بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے  
 چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ  
 مدت بخارا میں رہے ہیں اُنکو جلال الدین  
 بخاری کہتے ہیں اور سادات بخاریہ نسبت ہے



بجلاال الدین بخاری آجوانی ست ہندی  
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قتال سبب یافت  
 نفس میگفتند چراغ و بی لقب شیخ نصیر الدین  
 بسبب آنکہ ایشان صاحب اسناد و نوادہ دہلی  
 یابی بر شہرست منہل از دہلی بجانب لہور  
 تار قول شہرست از مضافات دہلی گوایہ شہرست  
 از مضافات اکبر آباد آتش فرغانہ قصہ است  
 از قوالچ اند جان سنجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے مجہد نسبت بسیتان سیتان را  
 بزبان عربی سجتان و سنجر گویند و این تعریب  
 است و ابدال سین برا از تغییرات تعریب  
 است ظاہر نزد فقیر است کہ ہم وطن خارجہ عثمان  
 ہر کواست و ہارونی نسبت باہمت بخلاف  
 قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است جسر  
 جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم  
 فارسیہ ضبط کردہ اند سجتان بکسرین مہملہ  
 و سکون میم و عین مہملہ در شجرات مشائخ  
 چشتیہ شیخ علوم مشاد و دیوری می نویسند  
 و متفقین وے اذت کہ شیخ مشاد و شیخ  
 علویک شخص باشد و ظاہر کلام بعینہ است  
 کہ در سلسلہ شیخ علواست و آن جناب  
 شیخ مشاد دست علو بکسرین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم ہا و فتح موحہ و سکون تکیہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ  
 و فتح عین مہملہ و کسر شین مجہد نسبت

ز  
 اکو

بجلاال الدین بخاری سے آجوانی نام ہے  
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کے اور قتال سبب  
 نفس کے رافعت کہتے تھے چراغ و بی لقب  
 شیخ نصیر الدین کا اسنے کہ دہلی میں صاحب اسناد تھے  
 یابی بیت ایک شہر ہے تین مل ٹی سے لہور کی طرف  
 تار قول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات گوایہ ایک  
 شہر ہے مضافات اکبر آباد سے آتش فرغانہ ایک قصہ ہے  
 قوالچ اند جان سنجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے مجہد نسبت بسیتان اور سیتان کو عربی  
 زبان میں سجتان و سنجر کہتے ہیں اور یہ تعریب  
 اور بدلنا سین کا رائے تعریب کی تغییرات سے  
 ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن  
 کا نام ہر نو ہے اور ہارونی نسبت اس سے ہر  
 بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی بکسر  
 جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی  
 لکھا ہے سجتان بکسرین مہملہ و سکون میم  
 و عین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجر و منہل شیخ  
 علوم مشاد و دیوری کہتے ہیں اور اسکا متفقین  
 یہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علویک شخص  
 ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے  
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علویہ اور وہ غیر  
 مشاد وے علو بکسرین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم ہا و فتح موحہ و سکون تکیہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے  
 مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین مجہد نسبت ہے

بمعر عشق شہرست از توابع شام و این فقیر  
 استلخ کرد کتاب عزیز یہ را کہ تصنیف شیخ  
 عبد الغزیز است و اشتغال و اوراد صبح و شام  
 و اوراد ہوا میں و رتے و عزائم و در آنجا مذکور  
 است از خط ملائکہ کہ عظم فضل می شہر خود  
 بودند در زمان خود از سایر فرزندان شیخ  
 عبد الغزیز یاد و کثرت تدریس مست از  
 بودند و مطالعہ کردم عزیز یہ را در نسخہ کہ شیخ  
 یحییٰ جنیدی بخط خود از شیخ عبد الغزیز  
 نقل کرده بود و امہ اعلم و حضرت والد  
 بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ  
 و اند و انتسخ کردم کتاب مفتاح الغنیض  
 را کہ تالیف شیخ حسن طابہرست و علم  
 سلوک و آن کتاب است نفیس و باب  
 خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتہ  
 از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد الغزیز  
 فی الغزیزیتہ چون کسی بخواند کہ کسی را تلقین  
 ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دار و  
 اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ اورادہ بار  
 استغفار و ذہ بار و ر و د گواید و بگوید  
 یہ عبادتے کہ بہت موقت است مگر  
 ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یا حق تعالی فرض  
 عین است کہ العطلۃ حلیمہ  
 یک نظر رکعت یا فورے پ و در مذہب شافعی است  
 و حق تعالی میفرماید کہ کون اندر فیما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور  
 اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیز یہ کہ تصنیف  
 شیخ عبد الغزیز کی ہے اور اشتغال و اوراد صبح و  
 شام کے اور اوراد ہوا میں کے اور عزائم و در آنجا مذکور  
 اس میں لکھی ہیں ملائکہ شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی  
 ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاء میں تھے  
 اپنے زمانہ میں اور سب زندوں کے شیخ عبد الغزیز کے  
 کثرت تدریس میں پایا و ممتاز تھے اور عزیز یہ کا  
 مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں جو شیخ یحییٰ جنیدی نے  
 اپنے ہاتھ سے شیخ عبد الغزیز کے نسخہ سے نقل کیا  
 و امہ اعلم۔ اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے  
 اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا  
 ہے کہ کتاب مفتاح الغنیض کو جو تالیف شیخ حسن  
 طابہرست کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت  
 نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد  
 کے پاس پایا میں تبرکات اجداد سے ملے کہ  
 شیخ عبد الغزیز نے عزیز یہ میں کہ جب کوئی جائے  
 کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہئے کہ اس کو فرمائے  
 کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے  
 اس کے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس  
 دفعہ ر و د شریف پڑھوائے اور کہ جو عبادت  
 کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ  
 رات و دن یا حق تعالیٰ فرض عین ہو کہ العطلۃ حلیمہ  
 یک نظر رکعت یا فورے پ و در مذہب شافعی است  
 اور حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ یذکون اللہ فیما و

طایفہ طیبہ خاندان حقارت چشتیہ

قعود او علیٰ جنوب ہم یعنی یا و کستہ حق  
 تعالیٰ راستا وہ دلنشستہ و پہلو غلطی نہیں  
 آدمی ازین سہل حال غالی نیست یا بدلتی زبان  
 یا حق لازمست پس چون ذکر این چنین  
 عبادت و حرفت کہ اصلاً ساقط نہ شود  
 استاد باید کہ اور ایما موز و گوید کہ دل چپ  
 سینہ است بصورت صنوبر لغات و دو دور  
 وار و کچے بالا دوم پائین و سر دور بستہ  
 شدہ اند برائی کشادہ و بالا ذکر ہم فرمایند  
 و برائی کشادہ و پائین ذکر خفی یا حبس  
 نفس می فرمایند و مثل دل ہمو آئینہ  
 است کہ زنگار گرفتہ است پس صقل کرنی  
 باید کہ آنرا آن نہر آرمود والا آئینہ  
 را خراب سازد قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شیء مصقلہ و  
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال  
 دل ہمو سنگ آہنی است کہ از و آتش  
 بدرمی آید پس چون آہن زدن کشیدن  
 آتش بیا موز دیں آتش بیرون آید والا  
 بشکند و مقصود حاصل نہ شود انصراف  
 از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت  
 امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال  
 کردند کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق  
 الی اللہ و افضلہا عند اللہ واسہلہا

کیا دعا ہے  
 نزدیک اللہ کرنے  
 اور بہت افضل  
 اسباب و آسان ہو

قعود او علیٰ جنوب ہم یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر  
 کرن کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو آدمی  
 ان تین حال سے غالی نہیں دل سے یا زبان  
 سے حق کی یاد لازم ہے توجہ کر ایسی عبادت  
 اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی استاد  
 کو چاہئے کہ اُسکو سکھائے اور بتائے کہ دل  
 سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت و  
 اُسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو  
 اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے  
 کا ذکر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے  
 کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی  
 مثال مثل اُس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا  
 ہے اُسکے واسطے صقل کرنیوالا چاہئے کہ اُسکو  
 وہ سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب  
 ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے لکل شیء مصقلہ و  
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یا دل  
 کی مثال حقیق کی ہے جس سے آگ نکلتے  
 ہیں توجہ لو ہا پتھری پر بارنا سیکھے اور آگ  
 نکالنی سیکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو ٹوڑے  
 اور مطلب برن آئے غرضیکہ مرشد بغیر گزارہ  
 نہیں چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ  
 نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب  
 الطریق الی اللہ و افضلہا عند اللہ واسہلہا

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قالہ وسلم علیک بما لزمتہ الذکر فی  
 الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف  
 اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم غمض عینیک واسمع  
 منی ثلاث مرات فالتبى صلی اللہ علیہ  
 قالہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات  
 وعلى سمیع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ  
 لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم یسمع ثم لقن علی  
 کرم اللہ وجہہ الحسن البصر رضی اللہ عنہ  
 حتی وصل الی یومنا ہذا پس گوید اور کہ ہم  
 بنشیند بطریقہ کہ رگ کیماں بگرد و آفتاب گشت  
 یعنی زراعت گشت یاے راست و گشت کہ برابر  
 وے است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ  
 است یک نفی خواطر دوم حرارت دل این  
 ہر دو مطلوب اند و با چہین نشیند کہ چنانچہ در  
 نمازی نشیند و خود بہشت بطرف کعبہ کند و  
 اور پیش خود بنشاند و گوید فرج لا الہ الا اللہ  
 زیرا ف باید و مدد دراز کشد و نفی ماسوا  
 اللہ تعالیٰ کند کہ نیست هیچ معبودی مقصود  
 و موجودی مگر حق تعالیٰ تنہی را را و عوام  
 گوید کہ نیست هیچ معبودی و متوسط را را و  
 خواص گوید کہ نیست هیچ مقصود و تنہی  
 را را و خاص ان خواص گوید کہ نیست هیچ موجود

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم علیک بما لزمتہ الذکر فی الخلوۃ  
 فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر  
 یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم غمض عینیک واسمع  
 منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قالہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلى  
 سمیع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ  
 ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ  
 الحسن البصر رضی اللہ عنہ حتی  
 وصل الی یومنا ہذا پس کہ کیماں کرے اے  
 کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماں کرے دو  
 انگلیہ سے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور  
 برابر کی انگلی ... اسواسطہ کہ اسطور کہ نہیں  
 دو فائدہ ہیں ایک خلوۃ نفی دوم حرارت  
 حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں اور اسطرح  
 بیٹھے جیسے نمازیں بیٹھے ہیں اور خود کعبہ بطرف پیچھے  
 کرے اور اسکو اپنے سامنے بٹھاکے اور کہے کہ  
 نکالے زیرا ف سے لا الہ الا اللہ مدد دراز کیساتھ  
 اور نفی ماسوی اللہ کہ کہ نہیں ہے کوئی معبود  
 مقصود و موجود مگر حق تعالیٰ مبتدی کو ارادہ  
 عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو  
 ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور تنہی  
 کو ارادہ خاص ان خواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

۷  
 کہ نہ دیکھو  
 فرما رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 غمض عینک واسمع  
 منی ثلاث مرات  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قالہ وسلم قال لا الہ الا اللہ  
 ثلاث مرات  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یسمع ثم لقن علی  
 کرم اللہ وجہہ الحسن  
 البصر رضی اللہ عنہ  
 حتی وصل الی یومنا  
 ہذا پس کہ کیماں  
 کرے اے کہ چار  
 زانو بیٹھے اسطور  
 کہ رگ کیماں کرے  
 دو انگلیہ سے  
 یعنی دائیں پاؤں  
 کے انگوٹھے اور  
 برابر کی انگلی ...  
 اسواسطہ کہ اسطور  
 کہ نہیں دو فائدہ  
 ہیں ایک خلوۃ  
 نفی دوم حرارت  
 حرارت اور یہ  
 دونوں مطلوب ہیں  
 اور اسطرح بیٹھے  
 جیسے نمازیں بیٹھے  
 ہیں اور خود کعبہ  
 بطرف پیچھے کرے  
 اور اسکو اپنے سامنے  
 بٹھاکے اور کہے کہ  
 نکالے زیرا ف سے  
 لا الہ الا اللہ مدد  
 دراز کیساتھ اور  
 نفی ماسوی اللہ کہ  
 کہ نہیں ہے کوئی  
 معبود مقصود و  
 موجود مگر حق  
 تعالیٰ مبتدی کو  
 ارادہ عوام بتائے  
 کہ نہیں ہے کوئی  
 معبود اور متوسط  
 کو ارادہ خاص کہ  
 نہیں ہے کوئی  
 مقصود اور تنہی کو  
 ارادہ خاص ان  
 خواص کہ نہیں ہے  
 کوئی موجود

بحرے کہ خود را نیز نفی کند و تا کف راست  
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقتالی را  
از ول کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جبر  
ستد آلا اندر بار دل ضرب شدید کہ تا سنگ  
مغربی شکستہ گرد و وقت اثبات مطلوب با حق  
و اندر نگہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو  
اثبات می کند و خود را از میان بخشد  
یا آمد در میان از میان بر تقیم  
آما مقصود کلی آست کہ فہم معنی کلمہ و بر ول  
العبہ باید تا تحت وعید و رناید من ذکونی  
بالغفلۃ ذکرتہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی  
عبثا اھتز عرشی غضباً مطلوب دیگر  
آست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند  
بعد از ذکر یہ الرقی ثم الطریق در حق  
الشیان است و بر حق نفی خواہ اتری تمام  
وار و بلکہ حضرت سلطان المومنین و برہان  
العاشقین حجتہ المتوکلین شیخ جلال الحق  
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان  
یوسف ناصحی قدس امد سرہ العزیز  
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر اویدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی  
است و پرودہ آب و گل و اما صورت  
مرشد کہ در خلوت نموداری شود آن مشاہدہ  
حق تعالی است بے پرودہ آب و گل کہ آن اللہ  
خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

بوقولہ فظننت  
باز در بیان آری  
لغت سے یاد آتا  
ہوں اور ہم ہوا  
بندہ خود و در  
نہی یاد آری  
تغیب سے ہوتی  
لیعام سے ہوتی  
یا آدم و ادر  
کی صورت پر غفلت  
سے

بہائیک کہ اپنی بھی نفی کرے اور وائیں مع مد سے  
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقتالی  
کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت بھینکا پھر  
دم نیلے والا اندر کو ضرب سخت زور سے دلبر  
لگائے کہ ریت باطن کا لوٹ جائے اور وقت  
اثبات کے مطلوب کہ اپنے ساتھ جائے بلکہ بالانصو  
کرے بلکہ یقین جائے کہ وہی اثبات کرتا ہے  
اور اپنے تئیں در میان سے نکال دے  
یا آمد در میان از میان بر تقیم  
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی و پس ضرور  
ہوں تا اُس معید میں نہ آجائے کہ میں ذکونی  
بالغفلۃ ذکرتہ باللغۃ و اذا ذکر عبدی  
عبثا اھتز عرشی غضباً اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد  
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُس کے بعد  
ذکر کرے الرقی ثم الطریق انہیں کے حق میں  
اور نفی ظلمات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ  
حضرت سلطان المومنین و برہان العاشقین  
حجتہ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین  
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس  
امد سرہ العزیز الیہا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر و کجی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا  
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد  
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق  
سبحانہ و تعالی کا ہے بے پرودہ آب و گل کے  
از اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

سرا فقہد رانی اکتی در حق او درست شد است

شعر  
گر تجلی ذاتِ خواہی صورتِ انسان بین  
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چهار منہار بہ ہر لقیقت  
رضوان اللہ علیہم جمعین اجل کرد و انکہ  
وصول حق تعالی بدو چہرہ می شود و سبب ذکر و دعا  
گر سنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر علی اختیار کند اول  
بسیار گر سنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربی از  
شکم خالی دارد و دروغ بخورد و مفر خشک نشود  
و غل و مانع پیدا نیاید و چون از ذکر علی فارغ  
شود یا مانعی پیش آید بزرگ خفی کہ پاس انفاس  
است مشغول شود و دوام مشغول مبتدی ہم  
بزرگ خفی کہ پاس انفاس است مبتدی آید و  
طریق اولانت کہ ہر دمی کہ خارج شود از آنہ  
بگویند و ہر دمی کہ داخل می شود از آنہ تصور  
کند و این دم را ربط بدلی است و سبب  
آن دل را کہ میگوید کہ فردائی قیامت پر سید  
خواہد شد کہ وہا را بجای صرف کردی پس اگر وہ  
یا در حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یا بدہ

شعر  
ہر یک نفس کہ میرود از تن کہ ہر دم است  
کانرا خراج ملک و عالم بود بہا  
میسند کاین خزانہ دہی را نیکیاں بیا  
انکہ روی بجاک تہید است و بینوا

سرا فی فقہد رانی اکتی در حق او درست شد است

شعر  
گر تجلی ذاتِ خواہی صورتِ انسان بین  
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار منہار ہر لقیقت  
رضوان اللہ علیہم جمعین کا اجماع ہے امیر کہ  
وصول حق تعالی کا دو چہرہ ہے ہونے کی  
دوسرے جوت رہتا ہے ہر دمی کہ ذکر علی کرتا  
ہے اسکو بہت جوت رہنے کی حاجت نہیں  
ہے بلکہ جو تھائی پیٹ خالی رکھے اور کھی کھائے  
کہ مفر خشک نہ ہو جائے اور دیا نیس خلل  
نہ آجائے اور جب ذکر علی سے فارغ ہو یا کوئی  
مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ دو پاس انفاس  
میشغول ہو اور دوام مشغول ہندی کو بھی ذکر خفی  
سے کہ پاس انفاس سے یہی ہوئے اور سکا  
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ غایت زکاء آئے کہے اور  
چو دم داخل ہو الا اللہ تصور کر اور اس  
دم کو دل سے ربط ہے اور اس کے سبب  
ذاکر ہو جاتا ہے فرماتے قیامت کو پوچھا جائیگا  
کہ اپنے دم کہاں صرفہ کئے تھے جو یا در حق تعالی  
نہ صرف کئے ہونگے خلاصی یا نیکیا شعر

شعر  
ہر یک نفس کہ میرود از تن کہ ہر دم است  
کانرا خراج ملک و عالم بود بہا  
میسند کاین خزانہ دہی را نیکیاں بیا  
انکہ روی بجاک تہید است و بینوا

۱  
سبب و کچھا  
حق و کچھا  
۱  
جس سے کہ  
کچھا ہے وہ  
سے کہ  
دوسرے جوت  
کا خراج ہے  
تو اس بات کو  
میں نے کہ  
میں نے کہ  
تو یہ کہ  
سبب علی  
کچھا ہے  
۱

ابوعلی وفاق رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر منشور ولایت  
است ہرگز توفیق بر ذکر واد بدستیکہ منشور  
بدو واد یعنی تبشیر لیت لایت انتم اولیاء  
حقا مشرف کرو اسید وار ہر کہ ذکر سلب کروند  
بدستیکہ اور از مقام ولایت معزول کروند  
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالیٰ  
شیخ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن  
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند دل بر آن گمارند  
آن دشمن ہلاک شود و ان بلا دفع شود قال  
اللہ تعالیٰ واد کہ ہر ہک اذا نسیت  
یعنی یاد کن پروردگار خود را و قتیکہ فراموش  
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت  
اوست یاد کہ نفس خود و مخالفت کند کہ  
بہر ہمہ عباد تہا ست زیرا کہ پیچ دشمن قوی  
تراز و نیت کما قال المشایخ  
رحمہم اللہ مخالفت النفس مراس  
العبادۃ و موافقت النفس ماس اس الکفر

منہ

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
زانکہ از نفست قوی تر پیچ دشمن در نیت  
از نیجا ست کہ بزرگے فرمود صد ہزار  
رہ گریگ کہ سہ در سہ گو سفدان آن  
نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان  
آن نہ کند کہ یک ہمتشین یکند و صد ہزار ہمتشین  
بدان کند کہ یک نفس در تن آدمی زاو کند

ابوعلی وفاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر  
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو  
منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء  
حقا سے مشرف ہو گیا۔ اور جس سے توفیق ذکر  
کی سلب کرے بیشک اُسے مقام ولایت معزول  
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ  
میرہ و ملی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرے  
یا دفع بلا چاہیں اور اس طرف دل لگائیں دشمن  
ہلاک ہو جاوے گا۔ اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ  
تعالیٰ ذکر یاد کن خدا نیت یعنی یاد کر پروردگار  
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو و نفس  
کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہے چاہے کہ نے  
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عباد تو نیکی سزاوار  
ہے اسواسطہ کہ کوئی دشمن اُس سے زیادہ  
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشایخ رحمہم اللہ  
نے مخالفت النفس مراس العبادۃ و  
موافقت النفس ماس الکفر بشعر  
گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
زانکہ از نفست قوی تر پیچ دشمن در نیت  
اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے  
کہ سو ہزار بھوکے بھیر پوچار پوچار بھیر نہیں ایسا  
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے  
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک  
بڑا ہمتشین کرتا ہے اور سو ہزار بڑے ہمتشین ایسا  
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

نفس کی مخالفت  
عبادت کا سبب  
اور نفس کی مخالفت  
نفس کی بنیاد ہے  
اللہ تعالیٰ  
نفس کی مخالفت  
نفس کی بنیاد ہے  
اور نفس کی مخالفت  
نفس کی بنیاد ہے

قال المشايخ جميعهم الله النفس هي الصم  
الاكبر مبرن مني بزرگے نیز فرموده

شعب  
تا یک نفس از نفس تو پیداست بنو  
بر در گہ دل زد یو غوغا ست بنو  
قال الله تعالى فاذا قرأ القرآن فاستمعوا  
یعنی یا کنید خدائے عزوجل بر یاد کردنی بسیار  
پس یکے از خصایف فکراست کہ تیج وقتے  
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات با جور است  
تقل است از حضرت بندگی شیخ عبد الله  
قدس سرہ العزیز کہ مرافقہ و مد کہ سپیر  
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین  
عاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ  
اوائل ذکر جہر دوازده سال تقیم از شام  
تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یا قتم  
در تیج عبادت نیا قتم چون ختم قرآن میگرد  
کمتر از سه ختم منیکردم و چون نماز می گزارم کمتر  
از ہزار رکعت نگذارم و چون دعوات  
اسما و میکردم کمتر از یک بار بخواندم فاما  
عثرہ کہ در ذکر ویدم در تیج از پنہاندیم  
ومی باید کہ فا کر از گناہان توبہ کن رتا  
بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی انگیزد زیرا کہ  
وحی کردہ شدہ اسوئی موسوی کہ بلو گنگاران  
امت خود را کہ یاد نہ کنید شاعرانہ آلودگی پس  
بزرستیکہ من سو گند خود وہ ام بر ذوات خود

قال المشايخ جميعهم الله النفس هي الصم  
اسی منی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعب  
تا یک نفس از نفس تو پیداست بنو  
بر در گہ دل زد یو غوغا ست بنو  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاذا قرأ القرآن فاستمعوا  
یعنی اللہ کو یاد کرو یا ذکر نہایت پس ذکر کے خصایف  
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ سب  
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی  
شیخ عبد الله قدس سرہ العزیز سے کہ مجھے فرمایا  
پیر و سنگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی  
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس  
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کیا  
میں نے جو فائدہ ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں  
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تین سے  
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت کم نہیں  
پڑھتا تھا اور جب دعوات شمار کرتا تھا تو ایک لاکھ  
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو عثرہ اور فائدہ ذکر میں  
دیکھا ایسا ائین کسی میں نہ دیکھا اور چاہیے  
کہ فا کر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان  
اور دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے  
اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہ گارین  
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں  
میں نے اپنی ذات کی قسم کھاتی ہے

۱۷  
شیخ جہم العزیز  
نے فرمایا ہے  
جب ایک شخص  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



بدستیکہ کہے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد  
کم من اور بہ لعنت پس چون گناہ کاران  
یاد کند مرا بہ غفلت من یاد فہم ایشان را  
بہ لعنت این وعید است در حق گناہ کاری  
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون  
جمع شود غفلت و عصیان کہ زانی امیر العلوم  
گفت ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ زونہ  
مرا یاران خود را ایچا دم امشب تا صبح  
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس  
قدرت نیا فہم بدو گفتم شریعت گفت بازید  
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم درہ کوو کہ یاد  
آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از  
قول لا الہ الا اللہ وچہ عجیب است اگر کسی  
یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ از وحشت  
باشد بچیز از صفات بشریہ کہ فی

العوارف  
ہزار بار بستم دہن من مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیت  
بعدہ مراقبہ فرماید بگوید کہ مراقبہ مشتق از  
رقیب است معنی رقیب ہمیان است یعنی پاس  
دل کند غیر حق را در دل جا نہد۔ رُباگی  
پاسبان دل شود اندر کل حال  
تا نیا بدیج وزو آنجا محال

ہر خیال غیر حق را وزو آن  
این ریاضت سالکان از حق دان

بہترین صفت غفلت سے یاد کرے میں اس کو  
لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار مجھ غفلت  
سے یاد کیسے ہیں آں کو لعنت سے یاد  
کر دنگاہ و عید ہے اُن گناہگاروں کے  
حق میں جو غافل ہیں تو کیا حال ہوگا آنجا جو  
غافل بھی ہوں اور گناہگار بھی ہوں کہ زانی  
امیر العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک  
روز اپنے پیاروں سے کہا کہ آج شب کو  
میں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ  
کہوں میں مگر مجھے قدرت نہ ہوئی یادوں نے  
کہا کہ چون کہانی نے لڑکیں میں ایسا کلمہ کہا تھا وہ  
یاد آ گیا۔ اُس سے وحشت ہوئی اور اس نے نہ  
کہنے والا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اس  
تخص سے چو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اللہ

حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے  
کہ فی العوارف  
ہزار بار بستم دہن من مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیت  
بعدہ مراقبہ فرماید اُس سے کہیں کہ مراقبہ  
مشتق رقیب سے رقیب معنی ہمیان ہے یعنی  
دلکی پاسبانی کرے کہ ولین غیر حق کو جائز نہ دے باقی  
پاسبان دل شود اندر کل حال  
تا نیا بدیج وزو آنجا محال

ہر خیال غیر حق را وزو آن  
این ریاضت سالکان از حق دان

ہر خیال غیر حق را وزو آن  
این ریاضت سالکان از حق دان

پس بدل اندیشہ اللہ حاضری  
 اللہ ناظر ہی اللہ شاہدی اللہ معی  
 ہمیشہ حق تعالیٰ را با خود و خود را با حق تعالیٰ دانہ  
 جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالیٰ فی  
 انفسکم افلا تبصرون یعنی در وہاں  
 شما ست پس چرا نمی بینید چه حق تعالیٰ  
 لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر  
 اعطایت بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انما بکل  
 شیء محیط یعنی دانا و آگاہ ہر شے بدرستی کہ  
 آن حق تعالیٰ بہر شے محیط است چنانچہ  
 اعطایت روح با جسد کہ بیچ جزئی از اجزائی  
 جدیدیت کہ روح با آن نیست با آن ہم  
 نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج  
 است نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ  
 اربعین بنشیند بیاید کہ چون پائے رست  
 ورون حجرہ بندہ توفیق و تسبیہ گوید و  
 قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس  
 پائے چپ رون مجرب بندہ گوید انت  
 ولی فی الدنیا والاخرۃ کن لی حکمت  
 الحمد علیہ السلام وارزقنی عجبک اللہم  
 ارزقنی عجبک فی شغف و اجذبنی بعجلک  
 و جلالک واجعلنی من المخلصین اللہم  
 اع نفسی عذاب ذنک یا انیس  
 من لا انیس لہ رب لا تذرنی  
 فردا وانت خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اندازے اندازے اندازے  
 ہے اللہ سہی ہے ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ اپنے الحاق  
 نہیں ساتھ حق تعالیٰ کے جانے جدائی خدا سے محال  
 ہے کہا اللہ تعالیٰ نے فی انفسکم افلا تبصرون  
 یعنی تمہارے دلوں میں ہے کیوں نہیں دیکھتے اسلئے  
 کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جس قدر لطافت زیادہ  
 قدر اعطایت زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انما بکل  
 شیء محیط یعنی آگاہ ہر شے کہ حقیقت حق تعالیٰ ہر شے کا  
 محیط ہے جیسے روح کا اعطایہ ہم کیا تھا ہے کہ ہم کا کوئی  
 جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہو باوجود  
 اسکے نہ متصل ہے نہ منفصل ہے نہ خارج ہے نہ داخل ہے  
 فائدہ جب چاہے کہ چلے میں بیٹھے تو  
 چاہئے کہ پہلے دایان پاؤں مجبور  
 میں رکھے اٹھوڑ اور بس اللہ پڑھے  
 اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے  
 پھر دایان پاؤں مجبور میں رکھے  
 اور کہ انت ولی فی الدنیا والاخرۃ  
 کن لی حکمت الحمد علیہ السلام وارزقنی عجبک فی  
 شغف و اجذبنی بعجلک و جلالک واجعلنی  
 من المخلصین اللہم اع نفسی عذاب ذنک  
 یا انیس من لا انیس لہ رب لا تذرنی  
 فردا وانت خیر الوارثین  
 کنشول کلیم فارسی مترجمہ دو از حضرت شیخ کلیم شاہ جہان  
 آبادی حقیقی رحمۃ اللہ علیہ اصطلاحاً صوفیہ ذکر و شغف کا مفید و عمدہ بیان

پس مصلیٰ بایستہ مستقیل قبلہ است یک  
بار اذ دھبت وجہی للذی فطر السموات  
والارض خنیفا وانا من المشرکین بخواند  
پس دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالیٰ بگزارد  
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی دو رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد  
فرغ سرسجدہ تہجد این دعا بخواند  
اللہم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی  
وحدتی اللہم اجعل خلوتی هذا موجبة  
المشاهدة لک ووفقنی لما تحب وترضی  
اللہم انی اعوذ بک من معطک واسألك  
رضاک اللہم جنبنی از عبد الہوی اللہم اکشف  
الغین عن قلبی حتی استأذن بحمل الہام  
اللہ پس دو گانہ ہائے مذکورین بگزارد  
یک دو گانہ بروج ماور ویدر اگر وفات  
یافتہ باشند والا سلامتی ایشان بگزارد  
وچہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد  
و در ہر یک رکعت بعد از فاتحہ پنجاہ بار  
سورہ اخلاص و پچگان بار معوذتین تا  
در پناہ حق تعالیٰ محفوظ ماند و پانصدہ  
بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر خفی و  
اثبات بارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود  
مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات  
بلا حلقہ و مضہوم ملاحظہ و

بہر مصلیٰ پر قبلہ رو کھڑا ہو اور الکیں بار پڑھے انی  
و جہت وجہی للذی فطر السموات والارض  
خنیفا وانا من المشرکین پھر دو رکعت  
نماز اجلال اللہ تعالیٰ پڑھے پہلی رکعت میں  
بعد الحمد کے آیتہ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے  
کے بعد امن الرسول آخر سورۃ تک بعد فرغ سجدہ  
میں جائے اور یہ عاثر سے اللہم کن لی انیسا فی خلوتی  
ومعینا فی وحدتی اللہم اجعل خلوتی هذه  
موجبة للمشاهدة لک ووفقنی لما تحب وترضی  
اللہم اعوذ بک من معطک واسألك رضاک  
اللہم جنبنی از عبد الہوی اللہم اکشف  
الغین عن قلبی و ارفع الغین  
عن قلبی حتی استأذن بحمل  
لا الہ الا اللہ پھر دو گانہ جن کا  
ذکر ہو چکے پڑھے اور ایک دو گانہ  
مان باپ کی سوچ کو اگر وفات پا گئے ہوں میں بھی  
اور نہیں تو ان کی سلامتی کیلئے پڑھے  
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت  
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ  
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے  
تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں سے اور پناہ  
یا فتاح کہے بعدہ ذکر خفی و اثبات ساتھ  
ارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود کے  
مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے  
ساتھ ملاحظہ اور مضہوم ملاحظہ کے اور

واسطہ مشغول نہ ہو چنانچہ ایک لحظہ ذکر فی الثبات  
سے خالی نہ رہے یہاں تک کہ وہ شو کی وقت دکھائیے وقت  
اس کے قطعہ میں ہے ہر مومن علیہ السلام نے حفت جل  
جلالہ میں مناجات کی کہ الہی میں بہت محکم یا دکر سنا  
ہوں مگر وہ وقت ایک تو پانچ نہ کی وقت اور ایک جب  
عقل کی حاجت ہو حکم ہوا ذکر فی فی کل حال  
یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت بھی تصور  
خالی نہ ہو عید یا خیر یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
کا ز النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکر لک لک لک لک لک  
حال الاحیان یعنی مگر وہ قسم ہے ایک ل سے مگر زبان  
اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی  
مرا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکر فی الدنیا لک لک لک لک لک  
اور دوسرے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا  
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ قسم  
میں کمال سمجھتا ہے حالت جنائت اور داخل ہونے  
بیت الخلاء سے سو جائے یا اقامت کہ اس وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ایک قسم پر چڑھتا کرتے تھے ایسی قسم پر  
سب سے بہتہ کو توکل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور  
اسی بہتہ بہتہ بیت الخلاء سے باہر گئے تو فرماتے -  
خدا یا بہتہ بہتہ خلاء سے باہر گئے تو فرماتے کہ شکستگی  
یا خوفی اپنی اور اپنی جھگڑا کے کافی ہو اور یحییٰ  
ذکر ہے ذکر شکستہ جو جان نہ ذکر شکستہ قبول کرے واسطے  
اول تہبہ قبرہ میں آئے ہو گاہ ان زندہ کی طرح کیوں  
پڑے اگر وہ فتح یا تو پہلی شکست میں ٹھہرے دوسری  
میں مدد حاصل اور نہیں تو ہر شکست میں پانچ پانچ بار

واسطہ مشغول نہ ہو چنانچہ ایک لحظہ ذکر فی الثبات  
سے خالی نہ رہے یہاں تک کہ وہ شو کی وقت دکھائیے وقت  
اس کے قطعہ میں ہے ہر مومن علیہ السلام نے حفت جل  
جلالہ میں مناجات کی کہ الہی میں بہت محکم یا دکر سنا  
ہوں مگر وہ وقت ایک تو پانچ نہ کی وقت اور ایک جب  
عقل کی حاجت ہو حکم ہوا ذکر فی فی کل حال  
یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت بھی تصور  
خالی نہ ہو عید یا خیر یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
کا ز النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکر لک لک لک لک لک  
حال الاحیان یعنی مگر وہ قسم ہے ایک ل سے مگر زبان  
اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی  
مرا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکر فی الدنیا لک لک لک لک لک  
اور دوسرے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا  
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ قسم  
میں کمال سمجھتا ہے حالت جنائت اور داخل ہونے  
بیت الخلاء سے سو جائے یا اقامت کہ اس وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ایک قسم پر چڑھتا کرتے تھے ایسی قسم پر  
سب سے بہتہ کو توکل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور  
اسی بہتہ بہتہ بیت الخلاء سے باہر گئے تو فرماتے -  
خدا یا بہتہ بہتہ خلاء سے باہر گئے تو فرماتے کہ شکستگی  
یا خوفی اپنی اور اپنی جھگڑا کے کافی ہو اور یحییٰ  
ذکر ہے ذکر شکستہ جو جان نہ ذکر شکستہ قبول کرے واسطے  
اول تہبہ قبرہ میں آئے ہو گاہ ان زندہ کی طرح کیوں  
پڑے اگر وہ فتح یا تو پہلی شکست میں ٹھہرے دوسری  
میں مدد حاصل اور نہیں تو ہر شکست میں پانچ پانچ بار

ذکر برائے کشف قبور

اخلاص بخواند و بعد از اینست او بهشتین میبار آید  
اکثری و بعضی سوتهای که وقت زیارت می خوانند چنانکه سوره  
ملک و غیر ذلک بعد از قل گوید پس از فاتحه بارز و بار سوره  
اخلاص بخواند و ختم کند و بخیر گوید و بعد از هفت کرات  
طواف کند در آن محراب بخواند و آغاز از راست بچند  
بعد از طرف پایان خساره نهد و بسایه نزوی که در  
سمت بنشیند و گوید یا رب بخت و یحیا و بعد از  
اول طرف آسمان گوید یا روح در دل ضرب کند  
یا روح الروح ما دام که التشریح یا یا این ذکر  
بچند انتشار امدتعالی کشف قبور و کشف ارواح  
حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چیست قدس سره  
اسراریم که از بعضی اولاد شیخ نظام نازونی بر  
آست که چون همه پیش آید مرد بان و مذکورده  
صف زده و قبله بنشیند اول ده مرتبه رو بخواند  
بعد از آن سید شصت بار این را لا اله الا الله  
الا الهی بخواند پس از آن سید شصت مرتبه سوره الم  
نشر خواند پس باز و عار مذکور سید شصت بار  
بخواند پس ده مرتبه رو بخواند ختم تمام کند و بگوید  
شیرینی فاتحه بنام خواجگان چیست بخواند و حاجت  
از خدا تعالی سوال نمایند همین طور هر روز بخواند باشد  
الشار امدتعالی و در ایام موعده و مقصود و حصول انجامد  
آیا طریق سهروردیه در دیار هندستان از جهت  
مخدوم بهاء الدین زکریا شائع شده و خطرات  
از جهت شیخ نجیب الدین بر غش و این فقر را  
ترانه کلیدی جمله اول دم حمد و ثناء فی ثانی کی پچاس زیاده از ثانی است

در طریق ختم خواجگان چیست قدس سره

طریق سهروردیه

اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف پٹھ کر کے بیٹھے اور  
ایک بار تہ النکری و بعضی سو تین ہزار تہ وقت  
پڑھتے ہیں۔ جیسے سورہ ملک اس کے سوا بعدہ قل کے  
بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے  
اور بخیر کے بعد سات دفعہ طواف کرے اور زمین بخیر  
پڑھے اور شروع دین میں طرف سے کہ پھر بائیں طرف  
خسارہ رکھے اور از نو یک مرتبہ منہ کے بیٹھے اور کہے  
یا رب اکیس دفعہ بعد از اول طرف آسمان کے کہ یا روح  
اول میں ضرب کرے یا روح المرحم جب تک کہ التشریح  
پائے یہ ذکر کرے انشاء امدتعالی کشف قبور و کشف  
ارواح حاصل ہوگا اور طریق ختم خواجگان چیست قدس سره  
المد ملریم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نازونی سے  
اس طرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو  
کرے و قبلہ بیٹھے اول دس تہ درود شریف پڑھے  
اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ عا پڑھے لا اله الا الله  
من الله الا الهی بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح  
پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے  
پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور  
تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چیست کے نام  
سے پڑھے اور اپنی حاجت امدتعالی سے عرض کرے  
اسی طرح روز کے انشاء امدتعالی میں مقصد  
حاصل ہوگا۔ بیان طریق سهروردیہ۔ یہ طریق ملک ہندوستان  
میں مخدوم بہاؤ الدین زکریا کی جہت شائع ہوئے  
اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بر غش  
کی جہت اور اس فقیر کو

بہر کے ازین شعبہ ارتباط واقع است  
 پس ارتباط این فقیر با والد خود است شیخ عبد الرحیم  
 قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ الدار کبیر آبادی  
 عزامیں عنجد عن الشیخ عبد العزیز عن السید  
 عبد الوہاب بغدادی عن السید صدک الدین  
 راجو قتال عن اخیه السید جلال الدین عن  
 جہانیاں عن الشیخ زکریا الدین ابی الفتح عن  
 ابی الشیخ صدق الدین عن ابیہ الشیخ  
 جہا الدین زکریا عن الشیخ الشیوخ شہاب الدین  
 عمر ہمدانی وایضا این فقیر خرقہ از دست  
 ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن  
 الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی  
 عزامیں عنجد عن الشیخ عبد الوہاب  
 الشعرانی وھو لبسہا من ید الشیخ الاسلام  
 زکریا بن محمد الانصاری وادخی لہا الغدیمۃ  
 بلباسہا من ید الشہداء احسن من الفقیر  
 علم بن محمد الدمیاطی لشہیر بلویانی بلباسہا  
 من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی  
 الوصایا القدسیۃ بلباسہا من ید الشیخ  
 نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہا من  
 ید الشیخ جمال الدین یوسف الکودانی بلباسہا  
 من الشیخ بن حاتم الدین الشمشیری وجم الدین  
 الاصفہانی بلباسہا عن الشیخ نور الدین  
 عبد الصمد النطنزی بلباسہا عن الشیخ  
 نجیب الدین علی بن برغش بلباسہا

ان دو وزن شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط  
 اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے انکو  
 شیخ عظمت الدار کبیر آبادی سے انکو اپنے والد سے  
 اپنے والد شیخ عبد العزیز سے انکو سید عبد الوہاب بخاری  
 سے انکو سید صدک الدین راجو قتال سے انکو اپنے بھائی  
 سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے انکو شیخ زکریا  
 الدین ابی الفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدق الدین  
 سے انکو اپنے والد شیخ بہاؤ الدین زکریا سے  
 انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین ہمدانی سے  
 اور ایضا اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی  
 کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد قشاشی  
 سے انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے  
 اپنے والد ان کے والد شیخ عبد الوہاب شعرانی  
 سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ  
 الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے ورحی لہا  
 الغدیمۃ بلباسہا من ید الشہداء احسن کے ہاتھ  
 سے فقیر علی بن محمد دمیاطی عرف ربانی سے  
 انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد خوافی صاحب  
 وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ  
 نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے  
 شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں  
 نے شیخ حاتم الدین شمشیری وجم الدین صفہانی  
 کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الصمد  
 طہری کے انہوں نے شیخ نجیب الدین  
 علی بن برغش سے انہوں نے

من المعارف بالذی الشیخ شہاب الدین  
 عمر السہروردی روح اللہ روحہ وادواہم  
 ودرجاتہم فقد حصل لہا وجہ ثالثا فی  
 الشرف السہروردی وادباہم و الشیخ  
 عارف بالذی الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 لہم جہتان احدہما النہاس الخرقہ عن  
 القاضی فیہ الدین عمر بن محمد المعشرون  
 بعونہ بلباسہ لہ اسرار الذی المعجز عمر بن  
 محمد لہ سہود من الشیخ اخی فرج الخوافی  
 احد ہما مشاویک للآخر بلباسہ من الشیخ  
 الاسود الدیوی بلباسہ من المشاویک  
 وبلباس الخوافی الخوافی لہا عن ابی العباس  
 النہادی بلباسہ من ابی عبد اللہ محمد  
 بن حنیف الشیرازی بلباسہ من ابی محمد  
 رویم بن احمد البغدادی بلباسہ اخی عثمان  
 رویم من السید زید القادری بلباسہ من  
 البغدادی والثانی من داخل الملقین عن  
 عبد المجیب السہروردی عن الشیخ احمد  
 الغزالی عن الشیخ ابی بکر النہاس عن الشیخ  
 ابی القاسم الکمرکانی عن الشیخ ابی العثمان  
 المغربي عن ابی علی الکاتب عن ابی علی  
 السہروردی عن ابی القاسم الکجندی  
 البغدادی فی النہاس فقد عن التہذیب  
 الشیخ الشیوخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 نسبت خرقہ ابی القاسم حنیف پیش انبات خرقہ

عارف بالذی الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی روح اللہ  
 روحہ وادواہم ودرجاتہم لیس تحقیق حاصل ہوئے  
 خرقہ سہروردی بلباسہ فی شہادۃ علم اور  
 شیخ عارف بالذی الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 لئے دو تہین ہیں ایک تو انہوں نے پہنا خرقہ  
 اپنے حجازی قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمر  
 سے انہوں نے اپنے والد المعجز عمر بن محمد لہ  
 سہود سے اور شیخ اخی فرج زنجانی وولون کے  
 ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد شیخ احمد  
 اسود و دیوی سے انہوں نے مشاویک و دیوی  
 سے اور الخوافی زنجانی سے انہوں نے ابی العباس  
 نہادی سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن حنیف  
 شیرازی سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد  
 بغدادی سے اور مشاویک رویم نے سید الطائفہ  
 القاسم حنیف بغدادی سے اور و سہروردی  
 شیخ شہاب الدین عمر السہروردی کی یہ کہ انہوں  
 نے تلقین پائی اپنے چچا ابو مجیب سہروردی سے  
 انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے  
 شیخ ابوبکر نساج سے انہوں نے شیخ ابوالقاسم  
 مرکانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے  
 انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں نے  
 ابو علی رو و باری سے انہوں نے ابوالقاسم  
 حنیف بغدادی سے نعمات میں فرغانی سے  
 نقل جو کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 نسبت خرقہ ابی القاسم حنیف تک کی ہو گئی نہیں کی

واز حنیفہ تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بصحبت نسبت داده است نہ بخرقہ اما شیخ  
 محمد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ آورده است  
 کہ نسبت خرقہ متصل است بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم بحدیثی در مستمصل مفضیلتی اقول  
 واکثر ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد و اشغال  
 و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و ضمن  
 عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن  
 ابیہ الشیخ ابراہیم الکرمی عن احمد  
 القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ  
 عن جحد عن الشیخ عبد الوہاب  
 الشحرافی عن الزین زکریا عن الحافظ  
 شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی  
 عن ابی الحسن بن ابی الجلال دمشقی عن  
 النقی سلیمان بن حمزہ المقدسی عن الشیخ  
 القدوة الشیخ شہاب الدین عمر  
 السہروردی وضمن در حایا سے قدسیہ  
 رسالہ شیعہ زین الخوافی بالسند المذکور  
 الی شیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال  
 المهملة وقل بکسر الدال المعجمة و سکون المیم  
 و تحفیف التثنية بلد مشہور مصر کہ دران بضم  
 الکاف العجیۃ قبیلۃ من الاکواد و تظنونی  
 بفتح نون و طاء ے غملۃ کتوبات کبیری  
 فارسی جو حضرت شیخ کلیم شاہ بجان آبادی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے مختصر خانگی طائے اور کلمات قدسیہ قیمت ۶

اور حنیفہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک  
 صحبت نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی  
 مگر شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب  
 تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل  
 ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست  
 مستمصل مفضیلت سے انتہی تین کہتا ہوں حق  
 وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس  
 فقیر نے درود و وظیفہ و اشغال طریقہ سہروردی  
 کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے  
 شیخ ابو طاہر سے انھوں نے اپنے والد شیخ  
 ابراہیم کرمی سے انھوں نے احمد قشاشی  
 سے انھوں نے احمد الشناوی سے انھوں نے  
 اپنے والد سے انھوں نے انکے والد سے انھوں نے  
 شیخ عبد الوہاب شحرافی سے انھوں نے زین  
 زکریا سے انھوں نے حافظ شہاب الدین احمد  
 بن حجر عسقلانی سے انھوں نے ابو الحسن  
 بن ابوالکجد دمشقی سے انھوں نے نقی سلیمان  
 بن حمزہ مقدسی سے انھوں نے شیخ پیشوا  
 شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور دمیاط  
 قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا  
 سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک و دمیاط بکسر  
 وال ہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور  
 سکون میم اور تحفیف یا ہی تحفۃ ایک شہر مشہور ہے  
 کورآن بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کرو دن  
 میں سے نظنرمی بفتح نون و طاء ے مہملہ





بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
 ۱۰۵

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسوئ لي صديقي  
 ولا تجعل مصيبتی فی دینی و دنیائی ولا تجعل  
 الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من  
 لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد سلم  
 ثم يقول اللهم ما اصبغ بي من نعمة او بلحد  
 من خلقك فمذك وحدك لا شريك لك  
 فلك الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول  
 اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك لك الحمد  
 حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا ينتهي  
 له دون مشيئتك لك الحمد حمدا لا جزاء لقائله  
 الا وضاك ولك الحمد طرقه عند كل عين و  
 تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي  
 العمل ويكافي فريديك يهرجك سبحان الله  
 وبحمده عدد خلقه رضاء نفسه نوره شها  
 وهدا وكلماته ما ليس لسان جلد اقرضه قولا  
 سبحان الله وبحمده اضعاف مائة وسبعين  
 جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى كما ينبغي  
 الكرم وجه بنا وعز جلاله لا اله الا الله  
 اضعاف اهلله ويهلل جميع خلقه وكما يحب  
 ربنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله  
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف  
 مائة وعشرة جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى  
 وكما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسوئ لي صديقي  
 ولا تجعل مصيبتی فی دینی و دنیائی ولا تجعل  
 الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من  
 لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد سلم  
 ثم يقول اللهم ما اصبغ بي من نعمة او بلحد  
 من خلقك فمذك وحدك لا شريك لك  
 فلك الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول  
 اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك لك الحمد  
 حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا ينتهي  
 له دون مشيئتك لك الحمد حمدا لا جزاء لقائله  
 الا وضاك ولك الحمد طرقه عند كل عين و  
 تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي  
 العمل ويكافي فريديك يهرجك سبحان الله  
 وبحمده عدد خلقه رضاء نفسه نوره شها  
 وهدا وكلماته ما ليس لسان جلد اقرضه قولا  
 سبحان الله وبحمده اضعاف مائة وسبعين  
 جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى كما ينبغي  
 الكرم وجه بنا وعز جلاله لا اله الا الله  
 اضعاف اهلله ويهلل جميع خلقه وكما يحب  
 ربنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله  
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف  
 مائة وعشرة جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى  
 وكما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله

عنه الهی میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کرے اور میرے دوست کو کبھی نہ کھیندے کچھ اور مجھے کوئی دین دنیا کی مصیبت نہ پہنچاؤ اور میرے لیے  
 مقصود دنیا کو مجھ پر اور نہ میرے لیے علم کو اور مجھ پر اسے کو تسلط نہ کرے اور مجھ پر تم کو اس الٰہی مخلوق کو اور نہ دو سلام بھیجے تھ الٰہی تجھ پر نعمت ہے

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسوئ لي صديقي  
 ولا تجعل مصيبتی فی دینی و دنیائی ولا تجعل  
 الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من  
 لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد سلم  
 ثم يقول اللهم ما اصبغ بي من نعمة او بلحد  
 من خلقك فمذك وحدك لا شريك لك  
 فلك الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول  
 اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك لك الحمد  
 حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا ينتهي  
 له دون مشيئتك لك الحمد حمدا لا جزاء لقائله  
 الا وضاك ولك الحمد طرقه عند كل عين و  
 تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي  
 العمل ويكافي فريديك يهرجك سبحان الله  
 وبحمده عدد خلقه رضاء نفسه نوره شها  
 وهدا وكلماته ما ليس لسان جلد اقرضه قولا  
 سبحان الله وبحمده اضعاف مائة وسبعين  
 جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى كما ينبغي  
 الكرم وجه بنا وعز جلاله لا اله الا الله  
 اضعاف اهلله ويهلل جميع خلقه وكما يحب  
 ربنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله  
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف  
 مائة وعشرة جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى  
 وكما ينبغي لكرم وجهنا وعز جلاله

۱۱۴۱ اور اس کی تمام نعمت اور عطا کردہ دولت ہے اور اس نے اسے اور عطا کیا ہے اس کے بزرگ ذات کو اور بزرگ جلال کو اور نہ لایا ہوئے ہے چاہے اور نہ عبادت کی قوت کو کہ اسے نہ ہند  
 و عظیم ہی ہے و درجہ اسے بڑے بزرگ الٰہی پر اور اس کی طرف سے اسے محبوب ہے ہمارے رب و پرکرم کو اور اسے اور اس کے بزرگ جلال کو ۱۱۴۱

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی  
 رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور  
 دوسری میں قل ہوا مدحیر ہیں سبحان  
 اللہ سبحانہ سبحان اللہ العظیم و عجل استغفر  
 اللہ ایک سو دفعہ یا حقیقہ ہو سکے پھر درود پڑھیں  
 رسول امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس قدر ہو سکے  
 پھر پڑھیں و عار ما ثورہ و میان سنت فرض کے  
 اللہم انی اسئلك رحمة من عندک تھدی کھا  
 قلبی و یجمع بھا امری و تلم بھا شعشی و تصلم  
 بھا دینی و تقضی بھا دینی و تحفظ بھا غایتی  
 و ترفع بھا شاہدی و تبیض بھا و جہی  
 و تزکی بھا علی و تلہمنی بھا رشدی و تزو  
 بھا الفنی و تعصمنی بھا من کل سوء اسکو عارف  
 میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنہیں  
 فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرار کو  
 یاد ہیں اُسے سیکھ لے پھر پڑھے حسب معمول  
 پھر مشغول ہو لا الہ الا اکبر ذکر سے جس طرح تلقین  
 کیا ہے اور جیسا کہ دیا ہے اُس سے کہ  
 حروف ذکر کے مخبر جون سے کے کلمے  
 اور خوب ہمت سے کہے سر کو جھکائے اوپر  
 ناف کے اور وہاں سے لا الہ کلمے

حضرت شیخ کلیم امین شاہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ جتید نظامیہ سلسلہ کے جید بزرگ اور متبحر عالم اور عالی قدر مصنف تھے  
 سوا بسبیل کلیمی مع ترجمہ اردو و انکی معرکہ الاراقصیف ہے جن فرائد و صفات نبویہ و شہود علم و حقیقت و وحی سلسلہ  
 قدی حدوت کا نام الہی و غیبہ مشکل اور دقیق مسائل کو خوبی اور اختصار کیساتھ بیان فرماتے ہیں جو دیکھنے  
 لائق رکھتا ہے نیز مقررین کی طرف سے فرضی اعترافات کہنے کے نہایت معقول جوابات دیے ہیں قیمت ایک روپہ

تم جیسا کہ سنت صلوٰۃ الصبر کہتے ہیں یقرء  
 فی الاولی بعد الفاتحہ قل یا ایہا الکافرون  
 و فی الثانیۃ قل ہوا مدحیر تم یقولو سبحان  
 اللہ سبحانہ سبحان اللہ العظیم و عجل استغفر  
 اللہ مائتہ مرۃ و اتیسر تم یصلی علی النبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اتیسر تم یقرء اللہم  
 المائدین السنۃ و الفرض اللہم انی  
 اسئلك رحمة من عندک تھدی کھا  
 قلبی و یجمع بھا امری و تلم بھا شعشی و  
 تصلم بھا دینی و تقضی بھا دینی و تحفظ  
 بھا غایتی و ترفع بھا شاہدی و تبیض  
 بھا و جہی و تزکی بھا علی و تلہمنی بھا رشدی  
 و تزو بھا الفنی و تعصمنی بھا من کل سوء  
 ذکرہ فی العوارف تم یصلی الفرض بالجماعۃ  
 تم یقرء اور والقی تبصم الفوائد الکیلیۃ  
 معروفة محفوظۃ للفقراء و یتعلم منهم  
 تم یقرء حزب المعروہ تم یشغل بکد کس  
 لا الہ الا اللہ علی وجہ اللذی تلقن و کما  
 قبل لہ بان حروف الذکر تلخ بجمع غناج  
 الحروف و یقول بکلمۃ قویۃ بطا بطا و اسب  
 الی فرق سرہ و ینزع لا الہ من فک الموضع



فقلل اعضاء البدن بتاثير الذكر  
وتناثر النفس بنا والذكر ونوره وكما  
قلنا ان نار متخلى ونوره متخلى  
بتبدل ظلمات النفس بانه نوراً من نور  
غنها الاخلاق المذمومة ويحجب  
بالاخلاق الحمودة فيخلص القلب  
من ظلمات النفس ويزداد القلب  
نور على نور فيستعد بفيضان  
انوار صفات الرب تعالى  
وعلى قدر الملازمة تظهر  
النتيجة وسيجي مزيد بيان الذكر  
والنار والحوال تقلبات القلب  
وانثار تغيراته ان شاء الله تعالى  
وينبغي ان يحضر النفس على  
القلب ويجعل هاء الا الله دائرية  
يطبقها على دائرة القلب بالقوة  
ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة  
من جانب النفي وينبغي التنبه بكلمة  
لا اله الا الله لا معبود غير الله  
والمتوسط بنوي لا مطلوب ولا مراد  
او لا مقصود الا الله وانما وجد في  
القلب محبة مخلوق من ليس ساطع  
بين يدي بين الله تعالى بنوي لا محبوب  
الا الله وينبغي ان يكون صادقاً  
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن  
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے  
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے  
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس  
کا نور راستہ کرتا ہے بدل بدلتی ہیں نفس  
کی ظلمات انوار سے اور برمی عادتیں ایل  
ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے اچھے  
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے قلب ظلمات  
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور  
پس تعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات  
الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا  
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور  
اس کے انوار اور حوال تقلبات اور تغیرات  
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس  
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا الله کے ہا کو  
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا  
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب  
ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے  
اور نیت کرے بتندی کلمہ لا اله الا الله سے  
لا معبود غیر الله اور متوسط نیت کرے  
لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا الله اور  
حبوت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے  
جو الله اور اس کے درمیان واسطہ نہ ہو تو  
نیت کرے لا محبوب الا الله اور چاہئے کہ سچا  
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص ہجۃ نفس من المتعلقات  
بالکائنات والمیل الی المشتبهات و  
المستلذات التي هی العیون الباطلة  
ومن المیل الی الشکوفات الکونیۃ لکرامات  
العیانیتہ فلا طائل تحتها ویطلب الحق  
وحده وینزه طلبہ من المزعج بھوی  
النفس فان المیل الی الکشفات الکونیۃ  
والکرامات من جملة هوس النفس  
وهو هاء من التفت الیھا وکان مقصدا  
ومطعم نظره فی ذکرک تلك فهو مدرج  
فیما بین المکرمین بل ان حققت بلا طلبہ  
یحاف علیہ من الاستدراج قال بعض  
الکبار اذا دخل شخص سالك فی بستان  
وقال طوبی لشیجار تلك البستان بسنتہم  
السلام علیک یا ولی الدفان ثم یفطن  
انہ مکر بہا فقد مکر بہا وھول یشعر  
وجیع المرشدین نفس المریدین من  
المیل الی الکرامات العیانیتہ وقالوا انھا  
حیف الرجال ثم اذ انوار القلب انوار  
الوحدانیتہ المودعۃ فی ملازمۃ ذکر الہ  
الا انہ العکس تلك لانوار علی صفات  
الکائنات من جمیع الاقطار یرى لذلک  
ھذا الوجودات ما کانت حقیقۃ وانما  
ھی مجازیہ ممکنۃ غیر واجبۃ ویشاہد  
الوجود الحق الواجب الازلی الابدی

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلق  
دنیا سے اور مشتبہات اور مستلذات سے بچے  
کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف  
و کرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور  
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ  
کشف و کرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش  
کی قسم سے ہیں اور جسے انکی طرف التفات  
کیا اور اسکو مد نظر و ذکر میں اور اسکا مقصد  
سے بھی ہو تو وہ محکورین میں درج ہو بلکہ اگر واقع  
ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف  
ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب  
باغ میں جائے اور درختوں کے پرندوں  
باغ میں اپنی زبان میں کہیں سلام علیک یا ولی  
الہ تو وہ اگر نہ جائے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے  
ساتھ مکر ہے اور اسے شہر نہیں اور سب شد  
مریدوں کو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات  
عیانیتہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مرنوں  
کا حیض ہے پھر جب منور ہو جائے قلب انوار  
وحدانیت جو امانت ہے ملازمت و ذکر میں  
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں۔  
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو کھینچ  
ہے ذکر کہ وجوہات جو یہ ہیں ان کی  
حقیقت ہنیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر  
واجبہ ہیں اور شاہدہ کرتا ہے وجود حق  
کا جو واجب الازلی الابدی ہے۔ تو

اس حال میں کہ لا الہ الا اللہ اور نیت کرے لا معبود الا اللہ یعنی وجود حقیقی ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی سے یہاں تک کہ مضمن ہو جائے سفلجات کائنات کی اُسکی فطر سٹھو و میں اور ظاہر ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھسلنے کی جگہ سے سوانثار اللہ بعد میں بیان ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعض گنتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوتے سو یہ انکی وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں جو انکو وہم ہوا بلکہ یہ تو سہولت کے ہو گیوں کا کام جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں تیار کر مقصد میں سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور نہ ہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس بوجھوڑے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر یہی قدر تہ نہیں کہ سنانہ ملاحظہ کرے معنی احسان کرے یا کہ ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے کہ میں اول معنی ذکر کے اور اسے بار بار ملین کہ اسے یہاں تک کہ جب اثر کر جائے معنی ذکر کے قلب میں تو اس وقت ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کے کا نہ براہ پھر جب چکے بجلی ابر کر م سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں

خبر بقول لا الہ الا اللہ ونبوی لا معبود الا اللہ الی الوجہ الحقیقی لا یزال بکر لا الہ الا اللہ بعد المعنی حتی یفعل جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہود و یظہر نور التوحید و ہم منا مرال الا ورام تبیین من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ و بعض الذکرین جو میں فعل المشائخ بحصر النفس علی القلب لوصول تحریر النفس الی القلب ان یتفسر الذکر ویضبط نفس حتی یعضہم لیکن ملک انفساس کم انصطت فقل تہوا ذالک فلیس المراد من حصر النفس توہوا بل ذالک صفت الخلق من الحوکیہ المراد من الخلق فیہما مقاصد نبویہ فیتمیز السالک من الخلق فیعمل بما قلنا ونبی النفس روح ونبی بلا اعتد وبتیم المبتدئ لا یفید علی ملاحظہ معنی احسان مع ملاحظہ معنی الذکر مختصر بالبال ولا معنی الذکر ویکر علی قلب مراد حتی اذا اثر معنی الذکر فی القلب فی ملاحظہ معنی احسان بل ذکر کا نہ براہ شہاد ابرق باسرق من سحاب الکرم و ملح من ضیاء الشمس فی خیل الخالس جہار و درتہ الباس و فہل دل میں آٹھ سو صفحہ میں و غلط و نصیحت کی بنیہ کتاب ہے جس میں مسائل ضروریہ نہایت واضح طور پر بیان کئے ہیں قیمت ہر جلد سات جہاں ہے جو کہ قیمت کتابت خودیہ اس کی ہے

بتوجہ سے المشاہدۃ من غیر  
تحدیق النظر الیہ بل بطرق  
اجلا لا و تعظیما و نعم ما قال  
بعض المشاہدین اشتیاق  
فاذا بدأ طرق تجدلہ من اجلا لہ  
فذكرہ فی ذلک الوقت المشاہدۃ و  
قد قال سبحانہ اذا راہتہ فلا تدکونی  
واذا لم تونی فلا تفارقہ نمی لم یکن ہذا  
المقام مقام بسط هذه المعنی و کانت  
موجودۃ لما یجئ بعد انشاء اللہ تعالیٰ و یکن  
الکلام یجوز الکلام ثم اذا ذکر ذکر الکتیر و انما  
الشمس قد ریح اور عجین حاصل الکلال  
یترک الذکر فیراقب المذکور یلاحظ  
اولا النظر لعلی اللہ عن جمیع جوانبہ  
وجودہ و یجعل ذاتہ عالما بنظرہ لعلی  
فانما فی الحق و اودہ سبحانہ منہ عن  
الجزء فلا یمکن لہ ان یتوجہ الی جهة  
ما و لکن اذا لاحظ نظرہ لعلی الیہ  
عن جمیع جوانبہ یصغر وجودہ  
و کما یصغر وجودہ ببنیۃ ذلک  
النظر ہو یضری الی جوارہ حتی لا یبقی  
لہ مفر و ان الی دیک یومئذ یستقر  
ثم اذا ارتفعت الجسمیۃ ثلاثہ  
الجهات سیلاحظ قرۃ العین  
فی تفصیل الثمین شاہ صاحب فی فیض الثمین فی نظیر کتبہ

اسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے  
مشاہدہ کے سو خوب طرح دیکھنے کے بلکہ  
سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور  
کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کر نیو الواح  
کہ میں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا  
میں سر جھکا لیا اُسکے جلال سے اُسکی تعظیم کے  
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے  
جب تو مجھے دیکھے تو مراد کر نہ کر اور جب دیکھے  
تو میرے نام سے جدا نہ ہوا و یہ مقام ان باتوں  
کے ذکر کا نہ تھا اُنھما تو وعدہ ہی کے بیان  
کر نیکائے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات کھلتی  
ہے پھر جب اُسے ذکر بہت کیا اور قیاب بند ہوا  
ایک نیز گئے یا و نیز گئے اور اسکو ماند کی ہوئی  
تو ترک کرے فکر کو اور اقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے  
پس اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود و ذر  
فیہ و اودہ ربہ تین اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کئے  
ہوئے جائے کیونکہ یہ جہت میں اور اللہ تعالیٰ جہت میں  
ہے تو لکن نہیں متوجہ ہو کس طرف لیکن جب ملاحظہ کرے  
نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب سے ضعیف معلوم ہوگا  
وجود اپنا اور جب ضعیف معلوم ہوا اپنا وجود و جہت میں  
اُسکی وہ نظر اور وہ جھلکے گا اسے وجود کی طرف یہاں  
تک کہ اسے واسطے باقی نہیں ہے کافر فی ٹھکانا بھگوان  
وان الی ربک یومئذ المستقر یجرب  
اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود و نیست  
ہو جائیں گے جہتیں تو ملاحظہ کرے گا۔



قرب الصفات لا يحتاج الى التكلفات  
 فعوالم الامداد منزو عن الجہات  
 فیدبرك قربہا لعالی بالمعنی والصفة  
 ثم یترقی الی ما فوق ذلك ثم اذا تحرك  
 الخاطر یدعو اھذا الدعاء  
 اللھم انی اعوذ بك من تفرقة القلب  
 اللھم اجعلنی فارغ القلب مجموع اللھم  
 بحیث لا یحضر فی قلبی سواك حیفظ  
 منهم ثم یصل ركعتی الا شراق یقرئ فی  
 الاولى بعد الفاتحة اھدنی السموات الارض  
 الی كل شیء علیم فی الثانیة اذن اھد  
 ان ترفع الی بغیر حساب ثم یدكر صلات  
 ویدعو ثم یشغل بقراءة القرآن بالتأمل  
 ولا تقاطع والترتیل ولا لحفاظ كانه یقرأ  
 علی اھل وکان اھل یتكلم مع حاضر القلب  
 داعیاً مصفیاً متاباً متخشعاً وبقراءت مقدرة  
 حزب اوحیون لا یكون فی قید الاكتدار  
 بل فی قید الاعتقاد والاعتبار فیرقاری  
 القرآن والقرآن یدعی ما لا یدعی  
 المؤمن ولا یواسی الوقوف فلا یعظم عظماء  
 ولا یتفكر فی امثاله وھذا حیرة  
 حیات باقیہ بارو و ہندستان میں نقشبندیہ خاندان کے  
 سترج بزرگ حضرت خواجہ باقی باہر رحمۃ اللہ علیہ کی  
 پاک زندگی کے صحیح اور تاریخی واقعات اور اخلاقی حالات  
 اختصار کیساتھ فلسفہ کئے گئے ہیں قیمت آٹھ آنے

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں  
 ہے کی اور عالم ارواح منزو ہیں جہتوں سے  
 تو اور اک کر گیا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنی  
 اور صفت کے بغیر ترقی کر گیا اس کے فوق کی  
 طرف پھر جب حرکت کر نیلے خطے یہ دعا پڑھے  
 اللھم انی اعوذ بك من تفرقة القلب اللھم  
 اجعلنی فارغ القلب مجموع اللھم بحیث  
 لا یحضر فی قلبی سواك پھر پڑھے نماز  
 اشراق و در ركعت پہلی میں الحمد کے بعد  
 اھدنی السموات والارض بكل شیء علیم  
 تکے و سری بین اذن اھد ان ترفع بغیر  
 حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے  
 پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر  
 کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور  
 ترتیل کیساتھ اور حفاظت و ادب کے ساتھ  
 اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے پڑھ  
 رہا ہوں اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرے  
 دعا کرتا ہوا اور مصفا حال اور ادب کرتا ہوا اور  
 خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سیرہ  
 یا دوسیرہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ  
 کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت  
 قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے  
 ہیں اور قرآن انکو قسمت کرتا ہے اسلئے کہ وہ صرف  
 صحیح نہیں کہتے اور نہ وقتوں کی رعایت کہتے ہیں اور نہ  
 عبرت پکڑتے ہیں اور نہ مشکوٰۃ مشکون میں اور نہ رجوع

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاة الفجر  
ركعتين او اربع ركعتين فيها بعد الفاتحة  
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما  
السكتين قبلهما والشمس والليل و  
يقصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا  
اليه لتعليم خيل من لينة ومخلص من  
شوائب النفس يعلم الله من العلوم  
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه  
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب  
والسنة من الاصول والاحكام ايضا  
قد يحتاج اليه الفصول والازوال  
فما يفتخر به على القرائن يتقرب بها الى  
السلطان لغرض ما يلهي من الخصال  
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي  
تقدمت وبالصوم الذي ذكره وراعى  
الادب كما ذكرنا فيام قبله من اجابة  
قيام الليل فاذا استيقظ واسمعه  
وصلى ركعتين شكر الله تعالى وتيسر  
بالذكو الى ان تزول الشمس فاذا نزلت  
يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد  
شنا فعا كان او خفيا كما يصلي رسول الله  
صل الله عليه واله وسلم يقل فيهما  
بعد الفاتحة ما تيسر حزيا او اكلوا  
اقول ان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل  
ركعة ثلاث مرات ايتا كوسي ثم يصلي

پھر حرب تلاوت سے فارغ ہو جائے گا  
پڑھے دو یا چار رکعتیں انہیں اچھے کے بعد الفاتی  
والم نشرح پڑھے اور جو چاہے پڑھے تواتر و سورتین  
جو اسے پہلے ہیں و الشمس اور واللیل پڑھے۔  
اچھے کے بعد اور اس قدر پڑھے کہ وہ لوگ اس  
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت ظاہر  
کریں اور نفس کی آسویگیوں سے بے ہوش اور  
الہ کی واسطے پر دعا و دعا علم حکما کے پہلے ہو جائے  
ہے اور جو سودگی قابل کہ قرآن حدیث کے مظاہرین  
نکالے تو حجتہ کی حاجتیں اور قبول اور زوال  
نہ ہو کہ اپنے ہم مسل پر غرور کہ آداب باطنیہ  
کا تقرب حاصل کرے اور باطنی انوار ان  
پھر کہتا ہے کہ جب فلان ہو جائے اسے اس نیت  
اور اس وصف سے جب کا ذکر ہے ہو جائے تو سو  
پہے قبل کہ کرے کہ رات کو جائے میں ہونے  
پھر حرب جائے اٹھے تو وضو کرے اور رکعتیں  
شکر الہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں  
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب اٹل  
ہو چار رکعتیں نقل ایک سلام سے پڑھے خواہ  
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی  
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان  
ہیں پڑھے۔ بعد فاتحہ کے حقیقہ ہو سکے ایک  
سیارہ یا زیادہ یکم اور جو قرآن حفظ ہو تو  
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ  
آیتہ الکرسی پھر پڑھے



فلا یصفوا لی آخر الليل وکذا فیما بعد العشاء  
 الآخر لا یتکم البتہ الا اذ عرض عارض  
 شرعی فذلک لا یضیئہ اذ کان مقتصر علی  
 قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم  
 فالاولیٰ لہما الاشتغال بذکر اللہ لا اللہ  
 علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی  
 ہذا الوقت یصفی قلب عاظم علیہ من  
 امور الطبیعة فی الفہار فہیئاً بالصفا  
 للصفوی ما یعمل باللیل ثم یصل سنتہ  
 العشاء اربعاً ثم یصل الفرض بالجماعة  
 ثم یصل اربعاً سنتہ وادباً وکعتین  
 ثم اعاد الی منزلہ یصل اربع رکعات  
 بسلام واحد یقرأ بعد الفاتحة فی  
 الاولیٰ آیتہ الكرسی فی الثانیۃ من  
 الرسول الی آخرہ فی الثالثہ اول سورۃ البقرہ  
 الی علیم بذات الصدور و فی الرابعہ آخر  
 سورۃ الحشر من لو انزلنا ثم یشغل  
 بالذکر ویراعی التخیل علی ما شاہد  
 اعنی یقرأ سورۃ الفاتحہ ثلاث مرار  
 ثم یشغل بالذکر مع الفقراء ان لو  
 والا وحده ثم اذا وجد قلبہ بالخطو  
 مل النفس یراقب لہذا کوز ثم اذا تحرك  
 الخواطر بدعو الدعا المذکور و یشغل  
 بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم مائۃ فرقہ ثم یصل

توصاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور  
 اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ پائیں گے مگر  
 شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں  
 اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اس کو  
 بھی اولیٰ ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو  
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اس وقت ذکر قلب  
 کو صاف کرنے امور طبعیہ سے جو دن میں  
 گزرے ہیں۔ تو مادہ ہو جائے صفا کینا واسطے  
 حضور کے جو عمل شب کو کر گیا۔ پھر چار سنتیں عشا  
 کی پڑھے پھر جماعت سے قرآن پڑھے۔ پھر چار  
 سنتیں اور چار پے دو سنتیں پھر جب اپنے  
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام  
 سے الحمد کے بعد پہلی میں آیتہ الکرسی اور دوسری  
 میں امن الرسول آخر سورۃ تک اور تیسری میں  
 اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک  
 اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا تو انزلنا سے  
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت لکھ و طیف کی  
 جیسا مشاہدہ کیا ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار  
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو سانس فقرا کے  
 جمہور انہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت  
 اس کا قلب حظایات اور نفس طول ہو مراقبہ  
 مذکور کرے پھر جب خطہ حرکت کریں تو وہی عاظمے  
 حیکما ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ  
 درود شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

علی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل مالمین  
 و عزرائیل و حملۃ العرش الملائکۃ  
 المقربین و علی جمیع الانبیاء و  
 المرسلین ثلاث مرات علی ما رأی  
 فی مجالس الفقراء ثم یستغفر بہ سبعین  
 مرة یدلحظ فی الاستغفار فتواتر و غفلاتہ  
 الیومینہ و اللہ بقدرہ ثم یدعو یتقرأ شیعۃ  
 من الفقراء بولادہہا ثم لشیخہا لا ستاذ  
 ثم لا صحابہ اخیر نہ یروح ارجح للموید  
 و المؤمنات تکبیرا ثم یصلی علی النبی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی  
 ما یوئی من الفقراء ثم اذا کان العلم  
 و کان الفصل شیعۃ یشتغل بالمطالعة  
 الغلبۃ النوم و ان کان سالکاً یشتغل  
 بذکر اللہ انما الغلبۃ النوم فاذا  
 غلبت النوم لا یدفعہ الا ان لا یندرجہ  
 فی نینمہ ینام بنیۃ العون علی العبادة  
 و لا یقنع الحق النفس حاضی البقیل تناظر  
 الی نظر اللہ تعالی الیہ مستجیباً منہ  
 ان یمید رجلیہ بین یدہا عاجلاً  
 نفسہا کانہا متوتت مسیار روح الی  
 اللہ تعالی ہمتلاً امرہ لغالی قسم  
 اللیل لا قلیل و یقرأ ایۃ الكرسی و  
 امن الرسول و اخر سورة الکہف من ان  
 الذین امنوا و عملوا الصالحات

جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل مالمین  
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء مرسلین  
 پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء  
 کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کے  
 ایسی شستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا  
 مانگے اور لچر پڑھے قرآن شریف میں  
 والدین اور پیر و استا و اولاد یاروں اور  
 بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور  
 مومنات کی روح کو بخشتے تو اب تکبیر اور ورد  
 شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو  
 طالب علم فقیہ کے خلیفہ تک مطالعہ کرے اور جو  
 سالک ہو تو ذکر کرے لا الہ الا اللہ سے متوجہ ہو  
 نیند کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند  
 تو اسکو وضع نہ کرے نیند تو پھر کو ضرر کرگی سو  
 سے نیت کر کے عبادت پر مدد کی رائے نفس کے  
 حق ادا کرنے کی حاضر ہوں سے اور اللہ  
 تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہوں اور اس سے  
 شرماتا ہوں کہ اس کے سامنے پانوں پھیلاتا  
 ایسی صورت سے جیسے مرتاہ اور روح  
 کو اللہ کو سونپتا ہے اسکا حکم جالاتا ہے کہ  
 قدر اللیل لا قلیل اور پڑھے ایۃ الكرسی  
 اور امن الرسول اور آخر سورہ کہف ان  
 الذین امنوا و عملوا الصالحات سے  
 گذرے آہستہ بہلا و شریف میں شریف و سلیس  
 نظم و کشیدہ حیران رسول صمد مبین آمین

و نیتہد و یقول یا سماء اللہم  
جہنی ویک ارحمہ اللہم قنی عذابک یوم  
تجمع عبادک و یكون فیہم ان یقوم  
و یقول اللہم یقظنی فی احب الاوقات  
لیک و اشغلق بطلعتک غیرہ فاذا انھر  
امر تعالیٰ ینبغی ان یقوم و یدل کوادہ تعالیٰ  
و یقول الحمد للہ الذی احبنا بعد اواننا  
و مرہ الینا الراحنا و الیہ البعث و النشور  
و یسبح اللہ تعالیٰ و ینتغفرہ و یتوضاء  
و یصلی رکعتین ثم ینظر الوقت فان کان  
بحین ہوی فضل اللہ تعالیٰ و منہ علیہ  
ان یقظہ فی وقت یفضل اللہ تعالیٰ و منہ علیہ  
حق التمجید فلیسبب اللہ تعالیٰ فیہ کثرت  
بانتہا کو سی و امن الیہ ثم یسبح اللہ تعالیٰ  
و یدکر صلاہ و یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ  
علیہ و آلہ سلم ثم یصلی فی غیرہ و یاتیہ  
یقظہ فیما سوا لی السجود و یسجد ثم یصلی  
آخرین بسورۃ البقرۃ انا فتحنا لہ و یسجد  
الزمر او سورۃ الاحزاب او ای سورۃ شائہ  
ثم یصلی آخرین بسورۃ المائدۃ المزل  
یصلی آخرین بسورۃ طہ تمام او بعضا ثم یسجد  
بیسرہم و قن یا ایہا الکفرون قل ہذا لحد  
و یجمع فی دعاء القنن تنبیل قول الخفیف و  
الشافعیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ  
سلم ثم یشغل بالذکر علی ما علم الی السجود اولی

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے یا سماء  
اللہم وضع جہنم فی عذابک ارحمہ  
اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور  
کہے ارادہ میں ہو کہ اوٹھ گیا اور کہے گا اللہم  
یقظنی فی احب الاوقات الیک  
و اشغلق بطلعتک غیرہ فاذا انھر  
بیدار کروے اللہ تعالیٰ تو چاہئے کہ نظر کرے  
اور امر کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی  
احبنا بعد اواننا و مرہ الینا الراحنا  
و الیہ البعث و النشور اور سبحان اللہ  
کہے اور یہ سبغفار پڑھے اور وضو کرے اور دو  
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر سیاقت  
ہو کہ تہی او اگر سکنا ہو تو سر فرج کرے پھر  
دو رکعتیں پڑھے تہی اگر تہی اور اسل رسول  
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر  
کرے کتنی بار اور دو شریف پڑھے پھر  
دو رکعتیں پڑھے پڑی دونوں میں سورہ سجہ  
اور سورہ وغان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ  
نیل اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید  
یا جن سہ سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے  
سورہ ملک اور سورہ منزل پھر دو رکعت میں  
سورہ طہ تمام یا کسی قدر پھر و تر پڑھے سجہ اور  
قل یا ایہا الکفرون قل ہذا لحد و دعا  
قنوت میں خفیفہ و شافعیہ کا قول پھر و تر شریف  
پڑھے پھر ذکرے مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر تک

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے یا سماء  
اللہم وضع جہنم فی عذابک ارحمہ  
اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور  
کہے ارادہ میں ہو کہ اوٹھ گیا اور کہے گا اللہم  
یقظنی فی احب الاوقات الیک  
و اشغلق بطلعتک غیرہ فاذا انھر  
بیدار کروے اللہ تعالیٰ تو چاہئے کہ نظر کرے  
اور امر کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی  
احبنا بعد اواننا و مرہ الینا الراحنا  
و الیہ البعث و النشور اور سبحان اللہ  
کہے اور یہ سبغفار پڑھے اور وضو کرے اور دو  
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر سیاقت  
ہو کہ تہی او اگر سکنا ہو تو سر فرج کرے پھر  
دو رکعتیں پڑھے تہی اگر تہی اور اسل رسول  
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر  
کرے کتنی بار اور دو شریف پڑھے پھر  
دو رکعتیں پڑھے پڑی دونوں میں سورہ سجہ  
اور سورہ وغان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ  
نیل اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید  
یا جن سہ سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے  
سورہ ملک اور سورہ منزل پھر دو رکعت میں  
سورہ طہ تمام یا کسی قدر پھر و تر پڑھے سجہ اور  
قل یا ایہا الکفرون قل ہذا لحد و دعا  
قنوت میں خفیفہ و شافعیہ کا قول پھر و تر شریف  
پڑھے پھر ذکرے مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر تک

وہو السدس الباقي من الليل ثم ليستغفر  
 الله لنفسه ولوالديه فجميع المؤمنين و  
 المؤمنات المسلمين المسلمات والأحياء  
 منهم والأَمْوات فيكون مودياً بهذا  
 الاستغفار جميع حقوق المؤمنين و  
 المؤمنات ثم إذا قرب الأَصْحَابُ دُعَاةَ  
 يَبْنِي بِمَحَابِبِ الْحُبَّةِ وَأَمْرِيَابِ الرَّهْمِ  
 الْحَلِيَّةِ فَإِنَّ ذَلِكَ الْوَقْتُ وَقْتُ خَاصٍ  
 بِلِسْتِغَابِ ثَلَاثِ دُعَاةٍ فِيهِ عَمَالُهُ  
 اللَّهُ تَعَالَى بِمَقْضَى مَقَامِهِ وَيَحْتَزُّ طَالِبُ  
 الْخَيْرِ فِي الْأَدْعِيَةِ عَنِ الطَّلَبَاتِ الدَّيْنِيَّةِ  
 جَدِّهِ وَالْأَعْلَاءِ مِمَّنْ أَدْعَاةُ اِدْعُوهُ  
 اسْتَجِبْ لَكُمْ وَلِلْمَكْرِبِ اظْهَارِ الذَّلِيلِ  
 الْاِفْتِقَادِ اذْ قَالِ مَقْضَى كَرَمِهِ سَجُودُهُ  
 عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ غَضَبَ  
 عَلَيْهِ وَأَلْفَكْرِهِ وَلُطْفِهِ كَافٍ بِجُودِهِ  
 وَغَنَاهُ وَافٍ وَجَدْنَا وَلَمْ نَكْ شَيْئًا  
 وَاسْبِغْ عَلَيْنَا نَعْمًا ظَاهِرَةً وَ  
 بَاطِنَةً مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ وَلَا سَابِقَةٍ  
 خِدْمَةٍ وَطَاعَتِهِ فَهُوَ الْإِنَّمِ  
 عَلَيْنَا وَفِي الْآفِي عَيْنٍ عَلَيْنَا انشاء الله  
 تَعَالَى بِفَضْلِهِ وَكَرَمِهِ وَلَكِنْ  
 مَنَاقِبُ فَخْرِيهِ فَارْسِي - حَالَاتِ، كَرَامَاتِ، لُفُوفَاتِ  
 حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ عَدَسِيِّ الْعَزِيزِ قَبِيحَتِهِ

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت  
 چاہے امد سے اپنے لئے اور اپنے والدین  
 اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین  
 مسلمات زندہ اور اموات کیواسطے تو ادا  
 ہو جائے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق  
 و مومنات سے پھر حبیب صبح قریب ہو تو دعائے  
 ایسی جو لائق ہو اصحاب محبت اور عالمی  
 ہمنوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا  
 کے قبول کا ہوتا ہے۔ تو دعا کرے وہ جو امد  
 کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام  
 کے اور طالب حق کو چاہئے دعائیں بچے  
 ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بہت دعاؤں  
 کے فرمان بجا لانے کے واسطے ہے کہ اُس نے  
 فرمایا ہے۔ ادعو فی استجب لکم اور واسطے  
 تمکن اور اپنی ذلت و متاجبی ظاہر کرنا کیونکہ  
 اُس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے  
 اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان  
 مبارک پر جو امد سے نہ سوال کرے اُس شخص  
 سے خدا غصہ ہوتا ہے۔ اور نہیں تو اسکا لطف  
 و کرم کافی ہے۔ اور اُس کی بخشش و غنا وافی ہر  
 ہم کو بہت کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر  
 بڑی نعمتیں ظاہر و باطن کی فرخ کین ہمارا  
 کچھ استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت عبادت کا  
 اب بھی اسکا ہم پر احسان ہو اور آئندہ بھی  
 انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ۔ لیکن اُس کی





من الی العباس احمد الزاهد وهو  
 من الشهاب المشرق وهو من عبد الرحمن  
 الشریع وهو من احمد البرود وایضا من  
 رضی الدین علی بن عبد العزیز المحدث  
 من الی من المجد البغدادی وهو من  
 الشیخ نجم الدین الکتبی وایضا من الشیخ  
 ابو طاهر من الی الشیخ ابراهیم الکردی  
 من القشاق من الشیخ من السید  
 غضنفر بن جعفر النهرانی نزیل مدینة  
 المشرق من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن  
 بسعد الکاذر فی عن الحافظ نوید  
 احمد الطوسی قال السیما تدکا من  
 المحقق الشریف السید علی الجرجانی وهو من  
 خواجہ علاء الدین العطاسی قندی  
 من خواجہ بھاؤ الدین عمر المشهور بنقشبند  
 وهو من الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ  
 احمد مولانا وهو من الشیخ بابا جمال الحدادی  
 وهو من الشیخ المقتدر نجم الدین الکتبی  
 وایضا اخذ هذا الفقیر الطریق والسیرة  
 عن ابی الشیخ عبد الرحیم عن السید  
 عبد الله عن الشیخ آدم النبوی عن الشیخ  
 احمد السمرقندی عن الشیخ یعقوب الصوفی  
 الکتبی عن الشیخ حسین الخوارزمی  
 عن الشیخ حاجی محمد بن عبد الخبوت  
 عن الشیخ شجاع علی بید اوزی

انہوں نے ابو العباس احمد زاهد سے اور انہوں  
 نے شہاب مشرقی سے انھوں نے عبد الرحمن  
 شریعی سے انہوں نے احمد برود وباری سے  
 انہوں نے رضی الدین علی بن عبد العزیز  
 جولا مشہور ہیں انھوں نے محمد بغدادی سے  
 انہوں نے نجم الدین کبری سے اور نیز  
 شیخ ابوطاہر نے پہنچا لے والد شیخ ابراهیم کردی  
 سے انہوں نے قشاقشی سے انہوں نے  
 شناوی سے انہوں نے سید غضنفر بن جعفر  
 ہزوانی نزیل مدینہ مشرق سے انہوں نے تاج الدین  
 عبد الرحمن بن مسعود کاذر فی عن انہوں نے  
 حافظ نور الدین احمد طوسی سے کہا پہنچا لے  
 تبرکاً محقق شریف سید علی جرجانی سے انہوں نے  
 خواجہ علاؤ الدین عطاسی قندی سے انہوں نے  
 خواجہ بھاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے انہوں نے  
 شیخ سلطان الدین سے انہوں نے شیخ احمد مولانا  
 سے انہوں نے شیخ بابا جمال حدادی سے انہوں  
 نے شیخ مقتدر نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر  
 نے یہ طریق حاصل کیا اور خرقہ پہنا لے والد شیخ  
 علی الرحیم سے انہوں نے سید عبد الله سے انہوں  
 شیخ آدم نبوی سے انہوں نے شیخ احمد السمرقندی  
 سے انہوں نے شیخ یعقوب صوفی کشمیری  
 سے انہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے  
 انہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق جہولستانی  
 سے انہوں نے شاہ علی بید اوزی سے

عن الشیخ رشید الدین محمد میداوازی  
عن السید عبداللہ برنشاہی الشیخ سبط  
الحدادی عن الامیر السید علی الحدادی ثم  
الامیر السید علی الحدادی اخذ الطريقة عن  
الشیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ المرقاتی  
والشیخ تقی الدین علی الدیسی السمنانی  
عن الشیخ علاء الدین ولد احمد بن محمد السمنانی  
الشیخ نور الدین عبدالرحمن الکسرفنی  
الاسفرانی عن الشیخ جمال الدین احمد  
المزفرانی عن الشیخ رضی الدین علی کالالا  
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ  
المقندی نجم الحق والد بن ابوالحباب  
احمد بن محمد بن محمد الخوارزمی الجبوری الشیخ  
بالکبری الموصوف بفتح و ط و ثانی  
جنازہ لهما اندھ و لیس استوفت  
تہو کا و اخذ الطريقة عن الشیخ ابن یاسر  
عن الشیخ ابوالنجیب عبدالقادر  
السہروردی عن ابیہ عن نجم بن محمد  
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن البیصار  
عن ممشاد الدین موسی عن ابی القاسم محمد بن  
المدکور الثانی اندھ و لیس خرقا  
الاصلاح اخذ الطريقة عن الشیخ المصیل  
القصر وهو من الشیخ محمد بن المصیل  
من الشیخ داؤد بن محمد المصنف بخادم الفقہ  
وهو من الشیخ ابی العباس بن ادھر وهو

انہوں نے شیخ رشید الدین محمد میداوازی سے  
انہوں نے سید عبداللہ برنشاہی سے  
انہوں نے شیخ اسحق حدادی سے انہوں  
نے امیر سید علی حدادی سے پیر امیر سبط علی حدادی  
سے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ  
مرقاتی سے اور شیخ تقی الدین علی دوسی سمنانی  
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاء الدین احمد  
بن محمد سمنانی سے انہوں نے شیخ نور الدین عبدالرحمن  
کسرفنی اسفرانی سے انہوں نے شیخ جمال الدین  
احمد مزفرانی سے انہوں نے شیخ رضی الدین علی کالالا  
انہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقدر  
نجم الحق والد بن ابوالحباب محمد بن محمد بن محمد الخوارزمی  
جبوری الشیخ کو  
و وہ ہتھوں سے ہے ایک تو انہوں نے صحبت  
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن  
یاسر سے انہوں نے شیخ ابوالنجیب عبدالقادر بن  
عبداللہ سہروردی سے انہوں نے اپنے والد سے  
انہوں نے اپنے چچا عمر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد  
محمد بن عویہ سے انہوں نے احمد بن البیصار سے  
انہوں نے ممشاد دین موسی سے انہوں نے ابوالقاسم  
محمد بن المدکور سے ساتھ سند ذکر کے اور دوسری جہت یہ  
کہ انہوں نے صحبت پائی اور اس خرقہ پہنا اور طریقہ  
حاصل کیا شیخ المصیل قصری سے انہوں نے محمد بن المصیل  
سے انہوں نے شیخ داؤد بن محمد المصنف بخادم الفقہ سے  
اور انہوں نے شیخ ابوالعباس بن ادھر سے

شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے۔ اور انہوں  
 نے شیخ ابوالعقوب نہر جو ری سے اور انہوں  
 نے شیخ ابوالعقوب سوسی سے اور انہوں نے  
 شیخ عبدالواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ  
 کبیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیاح علی سے  
 رضی اللہ عنہ و قدس اللہ سرہ و رحمہ  
 بہم آمین۔ طائوسی نسبت طائوسی بالفتح مشہور  
 ہیں۔ کسریٰ فتح کاف و کسرین جملہ و فاء و نون  
 ہے۔ بخور بان بضم جیم و سکون و او و راء  
 جملہ و بکے تخمیر ہے۔ ابوالجنا بفتح جیم و تشدید  
 نون و یاء نوحد ہے۔ خبوتی بکسر خاء  
 معجمہ و سکون یائی تخمیر و فتح و کسریٰ  
 ہے۔ قصری بفتح قاف و سکون۔ ازہر و  
 لہ جملہ ہے۔ شیخ نجم الدین کبریٰ نے خرقة  
 اصل شیخ اسماعیل و قصری کے ہاں سے پہنا  
 ہے اور خرقة اصل سے مراد وہ ہے کہ تبرک کی  
 جہت سے نہ ہو۔ محمد بن مالک بکسریٰ  
 لام و کسریٰ قاف و سکون یاء مشددة تخمیر و  
 لام سے۔ کاتب حروف و کتابت ہے یعنی نسخوں  
 میں مالک بکسریٰ یعنی نون بجائے لام اول فتح لکھا ہوا  
 ہے۔ نہر جو ری بفتح نون و سکون ما و فتح  
 راء جملہ و ضم جیم و سکون و او و کسریٰ  
 جملہ و بکے تخمیر ہے۔ سیاح علی بن سیاح  
 سبب جملہ اول مخموم و ثانی کسور نسبت  
 ہے سوس سے کہ ایک شہر بہت مغرب میں

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و  
 من الشیخ ابی یعقوب الفرجی و هو  
 من الشیخ ابی یعقوب السوسی و هو من  
 الفیض عبد الواحد بن زید و هو من الشیخ  
 کبیل بن زیاد و هو من سیدنا علی رضی  
 اللہ عنہ و قدس اللہ سرہ و رحمہ  
 بہم آمین۔ طائوسی بن ذری طائوسی  
 التابعی المشہور کسریٰ بفتح کاف  
 و کسرین جملہ و فاء و نون و عرب  
 جو زبان بضم جیم و سکون و او و راء  
 جملہ و یاء تخمیر ابوالجنا بفتح جیم  
 و تشدید نون و یاء نوحد خبوتی بکسر  
 خاء معجمہ و سکون یائی تخمیر و فتح و او  
 و کسریٰ قصری بفتح قاف و سکون  
 صا د جملہ و کسریٰ لہ جملہ شیخ نجم الدین  
 کبریٰ خرقة اصل ازہر و کسریٰ اسماعیل  
 قصری و تشدید است مراد خرقة اصل التمت  
 کہ نہ از جہت تبرک بودہ یا نہ از جہت تبرک  
 بن مالک بکسریٰ لام و کسریٰ قاف و سکون  
 یاء مشددة تخمیر کاتب حروف کوید و بعض  
 مالک بجائے لام یا فہ می شود و نہر جو ری بفتح  
 نون و سکون ما و فتح راء جملہ و ضم جیم و  
 سکون و او و کسریٰ جملہ و یاء تخمیر سیاح علی بن  
 میان و سبب جملہ اول مخموم و ثانی کسور  
 منسوب بسوس مشہور ہے کہ ایک شہر بہت مغرب

یا شہرے سوس نام کہ دروے قبر و نیال  
 پیغمبر است شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب  
 تحفۃ البرہ اور وہ است کہ نسبت خرقہ متصل  
 است بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحديث درست  
 متصل مستفیض و فرمودہ است کہ لطف علی احمد  
 علیہ السلام خرقہ پوشانید۔ امیر المؤمنین  
 علی اکرم احمد وجہ و تمام این سلسلہ را ذکر  
 کرده است قلت المحققون من اهل  
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبى  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع ذلك فلم  
 یمنلو ینسبوا ابی القاسم المجید بغدادی  
 ومن فی طبقہ واللہ اعلم انبائی السیدان  
 لا الہ الا اجد اجازۃ قال انبائی الشیخ عظیمی اللہ  
 الا کبر ابادی اجازۃ عن امیر عن جدہ  
 عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی  
 اند قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق  
 والدین جعفر نوراد مرقدہ کہ کیفیت اورا و  
 اہل سلسلہ کامل الحقیق اللہ ربی علی الشانی  
 امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز است کہ  
 چون سپیدی بیج صادق بدو رکعت نماز  
 سنت بامداد گزار و چون سلام بدہد این بیج  
 را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و بحمدہ  
 سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ  
 نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند  
 کہ در آنوقت کہ بلربند بزیارت قدم گاہ

در وقت

یا وہ شہر سوس نام کہ جس میں قبہ و نیال  
 کی۔ شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البرہ  
 میں لکھا ہے کہ خرقہ کی نسبت متصل ہے۔  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث  
 درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ  
 سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا  
 امیر المؤمنین علی اکرم احمد وجہ کو اور تمام اس  
 سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین  
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ نسبت  
 اس شیخ کرتے ہیں ابوالقاسم جنید بغدادی نے اس کو جو ان کے  
 طبقہ میں ہیں اور اہل علم۔ خبر دی مجھ کو حضرت الدین علی  
 کی کہ خبر دی مجھ کو شیخ عظیمی اللہ ربی اجازت کی  
 اپنے اللہ کے واسطے علی بن ابی حمزہ کہ انہوں نے فرمایا منقول  
 حضرت لانا نور الحق والدین عبد اللہ مرقدہ  
 سے کہ کیفیت اورا و اور اوقات کے سلسلہ  
 کامل محقق ہمدانی علی ثانی امیر سید علی  
 ہمدانی قدس سرہ العزیز کہ یہ ہے۔ کہ جب  
 صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز  
 سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے  
 اس بیج کو ایک سو دفعہ پڑھے۔  
 سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ  
 العظیم و بحمدہ استغفر اللہ  
 نقل ہے ان حضرت کہ اپنے منشیات میں لکھا  
 ہے کہ جب میں سرانديپ میں واسطے زیارت قدم گاہ

طریق وفاق

اُمّی علیہ السلام کے کیا حبیب و کیا نگاہ کے پہونچا  
 صبح و واقعہ عظیم یعنی خواب کچھ کہ بہت مشائخ کہا اس قدر  
 کے دیکھنے کو آئے ہیں انہیں ایک طلحہ نجم الدین کبریٰ بھی  
 تھے قدس سرہ الغریبین اس حال میں شیخ سے  
 سوال کیا کہ کوئی سا ذکر بہت افضل ہو کہ اس میں باطنت کرنے  
 سے بندہ کو حق تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ  
 سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں غور سے  
 دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ  
 پائی جب میں ہشیا ربو اتویہ حدیث حضرت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ تان  
 خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان  
 حبیبان لی الرحمن وھما سبحان اللہ  
 وسبحان اللہ العظیم و سبحان اللہ العظیم  
 سچ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ  
 محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات ملی میں  
 لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے  
 اس کا کوئی گناہ نہ ہے اور یہ تسبیح کے وصایا  
 میں سے ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے  
 اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا  
 اٰیھنّا انس دعا کو جو عبد الرحمن  
 عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جو صبح کی سنون  
 اور قرضون کے درمیان پڑھے اللھم انی  
 استلث جرمتہ آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے  
 پڑھے جب لام پھیرے اور اوقتیہ پڑھے میں شغل ہو

اُمّی علیہ السلام کے کیا حبیب و کیا نگاہ کے پہونچا  
 صبح و واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشائخ کبار مدین  
 ابن رولیش آئے تہذیب کے ازان جملہ شیخ نجم الدین  
 کبریٰ بود قدس سرہ الغریب و انکالت از شیخ سوال  
 کروم از او کہ کدام فصل ترست کہ بہ باطنت  
 آن قربت بندہ کو حق میسر ہو شیخ فرمود کہ در حجاب  
 اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کروم آن عظمت  
 کہ درین تسبیح یا نعم و چھکچھک یا نعم چون خود بار  
 اُمّی ابن حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلثان خفیفتان علی  
 اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبان لی  
 الرحمن وھما سبحان اللہ و سبحان اللہ  
 العظیم و سبحان اللہ استغفر اللہ صدق تسبیح  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ محی الدین  
 بن العربی قدس سرہ نے فتوحات اور وہ  
 کہ ہر کہ با صد بار یا ابن تسبیح بگوید و یہ تسبیح گناہ  
 نماند و این از وصایا ہے مشائخ است کہ ہر کہ  
 ملاوت نماید برکت و صفائی آتراشت بہ خود  
 کرد چون صد بار بخواند اٰیھنّا انس دعا کہ علیہ  
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت سالت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میان  
 سنت و فرضہ با ملا بخواند اللھم انی استلث  
 مرحمتی تا آخر بخواند بعد کہ فرضہ  
 نماز با بدو بگذارد چون سلام و ہر  
 با و را دقتیہ خواندن مشغول شود

طہارت و قربان  
 بلکہ کمال برکت  
 و چنانکہ در حدیث  
 احمد و ترمذی  
 میں آرد کہ ہر  
 چنان کہ سو دفعہ  
 یہ تسبیح پڑھے  
 اس کا گناہ نہ رہے

کہ از تبرکات الفاس ہزار و چہار صد ولی کامل  
جمع شدہ است و فتح ہر یک ازان در کلمہ بودہ  
است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و  
صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت  
ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد و اللہ ولی  
التوفیق اکنون اگر فضائل و خواص این اوراد  
گفتہ شد بطویل آنجا کہ آن حضرت و مدت  
عمر خود معمورہ عالم را نہ نوبت سیر کردہ اند ہزار چہار  
صد ولی کامل را یافتہ اند و چہار صد از ایشان ہر یک  
مجلس سلطان محمد خراسانی و دیگران و از سیرت و فضیلت  
و دل و دلع و رقبہ الناس نمود و اندوختن  
رقبہ را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن را عقیقہ  
و از کار راکہ ہے اختیار بر زبان ایشان جاری  
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شدہ منقول  
است از زبان حضرت کہ چون وارد ہم بار زیارت  
کعبہ فتم بمسجد فقیہ رسیدم حضرت رسول افسر  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ چاہتہ  
این درویش آید بر خاتم پیش رقبہ و سلام  
بجفتم از استین مبارک خود جزوی بگردن  
آورد و ندواین درویش را فرمود کہ خذہ  
الطیغۃ یعنی بگیر این فقیہ را چون از دست  
مبارک حضرت رسول افسر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
خیزد الاقباس فی فضائل اخیال الناس جدا بخار

کہ ایک ہزار چہار صد ولی کامل کہ تکبیر کلام سے  
جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی اپنی سے ایک کلمہ  
میں ہوئی ہے جو حضور کی کیسا عزیز ہے پر لازم کہ  
اے اسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا اور  
ایک ہزار چہار صد ولی کی ولایت حصہ پائیگا و اللہ  
شیخ التوفیق آب اگر فضائل اور خواص اس اوراد  
کے بیان کیے جائیں بہت طویل ہو جائے اس واسطے  
کہ آن حضرت اپنی ساری عمر میں معمورہ عالم  
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود سو ولی کامل سے  
ملے ہیں اور ان میں سے چار سو ایک مجلس میں  
سلطان محمد خراسانی کے بندے نے دیکھا ہوا اور ہر ولی  
سے رخصت کی وقت دعا اور رقبہ کی التماس کی ہے  
اور ان قوم کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہوا اور انکو  
اور زکوٰۃ جو ہے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے  
جمع کیا ہے اور اوراد کو کیا ہے منقول ہوا عن حضرت  
کہ جب بارہویں فوج کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد  
اقصی میں پہنچا حضرت رسول افسر صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف  
تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام  
کیا آپ نے اپنی استین مبارک سے ایک جزو نکالا اور  
اس درویش سے فرمایا کہ خذہ الاطیغۃ یعنی  
اس فقیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول افسر صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب غوث ہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف جمیع شاہ صاحب و تمام حدیث جمع  
کی ہیں جو حضور صلعم نے خلفاء اربعہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل میں فرمائی ہیں نیز درود و دعا

سے اور تقری قوی اور دھتے اس اشارہ سے انعام فقہ رکھا گیا۔ واللہ العبادی الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفقہیہ تمام ہوا اور حضرت القدس سرہ کے ہاتھ کا کھا ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول آدمی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا حنی الطاف اور کئی بلطفہ الخفی اسکے بعد ہزار اور ایک مرتبہ یا توح اور سر کربان میں جھکائے اور مراقبہ کرے دیکھے عالم غیب کیا چیز مشاہد ہوتی کہ جب اس سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب سیٹھی ہمدانی کو بخشے۔ انتہی۔

## فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہیں ان میں بہت مشہور مغرب میں شعبہ منار ہے اور حضرت موت میں شعبہ عید و سید ہے۔ سید عبدالعزیز رسول کبیر کی جہت اوس فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ کو شیخ ابوطاہر سے اہنوں کو شیخوں رحم کے کے سے شیخ احمد کلی سے اور شیخ عبدالمنہم سلم بصری اہنوں سے شیخ عیسیٰ مغربی سے اہنوں کے شیخ سید بن ابراہیم جزیری منقی عرف قندور سے اہنوں کے شیخ محقق سید بن عیسیٰ سے اہنوں کے ولی کامل محمد بن ابی اسے اہنوں کے شیخ الاسلام عالم باہد سیدی ابراہیم تازی سے اہنوں نے شیخ الطریقہ

کرمہ و الخیر ہے ہمیں اور ابوجوند بن اشارت امیر فقہیہ نام کر وہ مشہور واللہ العبادی الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفقہیہ تمام ہوا اور حضرت القدس سرہ کے ہاتھ کا کھا ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول آدمی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا حنی الطاف اور کئی بلطفہ الخفی اسکے بعد ہزار اور ایک مرتبہ یا توح اور سر کربان میں جھکائے اور مراقبہ کرے دیکھے عالم غیب کیا چیز مشاہد ہوتی کہ جب اس سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب سیٹھی ہمدانی کو بخشے۔ انتہی۔

## فصل

آطریقہ مدینیہ را شوب بسیار است و اشهر آنها در مغرب شعبہ منار بہت و حضرت موت میں شعبہ عید و سید ہے۔ سید عبدالعزیز رسول کبیر و این فقیر را ارتباط ہر کے واقع شدہ افذکرہ و این طریق را از شیخ ابوطاہر عن شیخ الحرم المکی الشیخ احمد الخلی الشیخ عبداللہ بن سالم البھیمی عن الشیخ عیسیٰ المغربي عن شیعہ سعید بن ابراہیم الجوزی المقتی الشہر بقلرہ عن الشیخ المحقق سعید بن منصور عن الولی کامل احمد بنی الوصلی عن شیعہ الاسلام العارف باللہ سعید بن ابراہیم التازی عن شیعہ الطریقہ

طریقہ شریعت میر سید علی ہمدانی

سید عبدالعزیز

سیدی صالح بن موسیٰ الزوادی عن  
 الشیخ محمد بن محمد بن خلص عن الشیخ  
 مخلطانی بن فلیح عن ابی عبد اللہ العتیک  
 عن الدرة الشیخ جماعة الطویل النامد عن  
 شریف ابی محمد الناجوری عن القطب  
 ابی محمد صالح عن قطب الطريقة الشیخ  
 ابی محمد بن الخریفی - ایضا ذکر وامن فقیہ طریقه  
 راز شیعہ ابو طاهر عن الشیخ جمال الغلی المکی  
 عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی قمی  
 السید عبد الله بن علوی الحمدی عن ج  
 ابنت عن السید عبد الله بن علی بن محمد  
 وانتساب فی الطريقة الی السید محمد  
 بن علوی نزلی مکرم عن السید عبد الله  
 بن علی صاحب المصنف عن السید عبد الله  
 العیدروس المتبولی باجمار باو عن والدہ  
 السید عبد الله بن الشیخ عن ج - السید  
 ابی بکر العیدروس صاحب وادیان  
 عن ابیہ القطب السید حقیف -  
 الدین عبد الله السید ولس الکبیر  
 الذی ینسب الیہ الشعب السید  
 روسیہ عن جمہ السید عمر الحضار  
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن  
 محمد الشاف عن ابی محمد بن علی مولی  
 الدویدہ عن ابیہ علی بن علوی  
 عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزوادی عن  
 الشیخ محمد بن محمد بن خلص عن الشیخ  
 بن فلیح عن ابی عبد الله بن محمد بن  
 ابیہ عن والدہ الشیخ جماعة الطویل نامدی  
 سے ابیہ عن شریف ابو محمد ناجوری سے ابیہ  
 بن قطب ابو محمد صالح سے ابیہ عن قطب الطريقة  
 شیعہ ابو محمد بن مغربی سے ابیہ عن صاحب کبار طریقه  
 اس فقیہ نے شیخ ابو طاهر سے ابیہ عن شیعہ جمال الغلی  
 مکی سے ابیہ عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی  
 شاکر و سید عبد الرحمن بن علوی الحمدی عن والدہ سے ابیہ  
 سے سید عبد الرحمن بن علی بن محمد  
 میں ہے سید محمد بن علی نزلی مکرم عن ابیہ  
 نے سید عبد الله بن علی صاحب المصنف سے ابیہ عن شیعہ  
 بن عبد الله بن محمد بن علی صاحب المصنف سے ابیہ عن شیعہ  
 اپنے والدہ سید عبد الله بن محمد بن علی صاحب المصنف سے ابیہ عن شیعہ  
 سید الدیوبی روس صاحب وادیان سے ابیہ عن  
 بن اپنے والد قطب السید حقیف الدین عبد الله  
 عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف  
 نسبت کیا جاتا ہے شیعہ عیدروس سے ابیہ عن  
 نے اپنے چچا سید عمر الحضار سے ابیہ عن  
 اپنے والدہ سید عبد الرحمن بن محمد شاف  
 سے ابیہ عن والدہ سید عبد الرحمن بن علی مولی  
 دویدہ سے - ابیہ عن والد علی بن  
 علوی سے ابیہ عن والد علوی  
 بن محمد سے ابیہ عن والد



محمد بن علیؑ و هو جد آل سادہ باعلوی  
 عن الشیخ ابی مدین المخزومی بواسطۃ جلیلین  
 الشیخ عبد اللہ الصالح المخزومی والشیخ عبد الرحمن  
 المقتدر المخزومی و کان الشیخ ابو مدین اسرسل  
 الشیخ عبد الرحمن لمیسر الفقیہ المفسر محمد  
 بن علیؑ فمر به فکلفه فامسک الشیخ عبد اللہ علی  
 حقیرت فالبس الخرقۃ ثم الشیخ المقتدر  
 ابو مدین شعیب بن حسن المخزومی اخذ  
 الطریقۃ و لبس الخرقۃ ثم الشیخ ابی یحییٰ  
 عن الشیخ علی بن حزم عن الفقیہ الحافظ  
 القاضی ابی یحییٰ بن محمد اللہ بن محمد  
 المعاصر المصنف بانی بکون العربی  
 الاکثر لسی الاستبالی عن الامام حجت الاسلام  
 الحامد محمد الغزالی عن امام  
 الحرمین عبد الملک عن والد الشیخ  
 ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوبی  
 عن الشیخ العالم العارف ابی طالب  
 المکی مہر بن علی بن عطیہ الحارثی عن  
 ابی بکر دلف بن حجر المشبلی عن السید  
 الطائف الحاج القاسم جنید  
 لبغدادی و مہر بن علی الفقیہ المقدم  
 طریقۃ اخری ہی طریقۃ الابعاء  
 و الجرود و ہی انما اخذ عن ابیہ  
 علی و هو اخذ عن والدہ  
 محمد صاحب مہر بن علی ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد میں آل سادہ باعلوی  
 کے انہوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے  
 بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبد اللہ صالح  
 مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن بن محمد مغربی اور  
 شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ  
 پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بجا رہ گئے  
 مکہ میں تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی  
 طرف تو ان کہ خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدری ابو  
 ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا  
 اور خرقہ پہنایا اپنے شیخ ابو یحییٰ سے انہوں نے  
 شیخ علی بن علی حرزم سے انہوں نے فقیہ حافظ  
 قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاصر عرف  
 ابو بکر بن عربی اندلسی شیبلی سے انہوں نے  
 امام حجت الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے انہوں  
 نے امام الحرمین عبد الملک سے انہوں نے  
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف  
 جو مدینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابو  
 طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ ہارثی سے  
 انہوں نے ابو بکر دلف بن حجر المشبلی سے  
 انہوں نے سید طائفہ ابو القاسم جنید  
 لبغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم  
 کو دوسری جہت ہے طریقہ کی کہ وہ ابائی  
 واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ  
 اخذ کیا اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے  
 والد محمد صاحب مہر بن علی سے انہوں نے اپنے والد



عن سهل بن عبد الله السعدي  
والشيخ ابو طالب المكي هو صاحب  
كتاب قوة القلوب قالوا  
لم يصنف في الاسلام مثله في  
وقائت الطريقة قلت هذا الكتاب  
هو اصل التصوف في كل صنف في السلوك  
فهو مخرج على قوت القلوب مثل  
الاحياء وغنيه الطالبين العوارف  
واستاذي في كتاب قوت القلوب  
أبي اخذته لاجازة عن الشيخ الوطاهر  
عن الشيخ احمد الخليلي عن الشيخ محمد بن  
الصلاء البجلي عن احمد بن عيسى بن  
جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن  
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن  
الشيخ احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسامة الهيثمي  
التنوحي عن ابي العباس احمد بن  
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن  
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى السمرقاني  
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز  
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابي طالب  
قال اخبرنا والدي ابو طالب المكي  
فذكره هنري بن ابي معجم امثله بفتح  
الف وكسر مهم وسكون تحتية بعد ان  
لام است كل ضبطنا اللفظتين عن  
ابي طاهر تهراني بنين معجم وفتح

انہوں نے سهل بن عبد الله سعدي سے اور شيخ  
ابوطالب مکی ہیں۔ صاحب کتاب قوت القلوب  
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں  
اسکی مثل نہیں۔ وقایق طریقیہ میں کہتا  
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے  
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں  
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء وغنیۃ الطالبین  
اور عوارف اور تیسری اسناد قوت القلوب کی یہ  
ہے کہ میں حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے انہوں  
نے شیخ احمد خلی سے انہوں نے شیخ محمد بن عمار  
البابی سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی  
انہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے انہوں  
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں  
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے انہوں  
نے ابو اسحاق برہان تنوخی سے انہوں نے  
ابو العباس احمد بن ابوطالب حجازی سے  
انہوں نے عبد العزیز بن دلف سے انہوں  
نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ بروانی سے انہوں  
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی  
سے کہا خبر دی ہم کو عمر بن ابی طالب  
نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن ابی طالب  
کی نے پھر ذکر کیا۔ تخرید زار معجم سے  
امیہ بفتح الف وکسر مهم وکون تحبہ بعد  
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں  
لفظ ابوطاہر سے تخریعی بنین معجم وفتح

میں نسبت برائے شہرست بہ آذربایجان فاروق  
 بوزن فاروق آخر آن مثلثہ است قرص است  
 ورمیان واسطہ بصریہ قال الیافخی فسنہ  
 ۶۲۸ ان الزواوی نسبتا الی الزواویہ  
 قبیلہ کبیرۃ ذات بطون و الفخار  
 مسکنہا اعمال اولیٰ سقیبہ انتھ۔ وھ  
 بفتح واو سکون ہا آخر آن طارہملہ است  
 ویسے ست نزدیک عدن۔ عدن یقین  
 شہرئی ست ازین بر ساطل بحر عتیر کس  
 تجتہ و ثناتہ از اسماء شہرست مشتق  
 از عتر سہ بمعنی اقد لعنف و شدت آن  
 لقب شیخ عبدالمدر است۔ حم قیل  
 عیدروس فجعلت التاء والاول  
 هو بعین محملہ فتح بیاء مستثناة ساکنہ  
 وبدال محملہ فراء مضموۃ فواہ  
 ساکنہ شہین محملہ۔ محضاً کبیر الہم  
 و سکون الحاء المحملہ و فتح الضاء  
 المجملہ آخر مراء محملہ لقب بالمحصا  
 لبرۃ حضور کہ عذر کہ استغاثتہ بہ  
 شقاق بسین مفتوحہ فقاق  
 مشدودہ مفتوحہ آخرہ فاعلقب  
 بالفاق لمبالغۃ فی سر حال موقل  
 الی ویلہ یعنی صاحب الشہر  
 کلب المقدم یعنی ہوں مقدم الترتیب  
 و غیر مخت اور زیارت می کند بعد از ان سائر

میں نسبت جو مراۃ کی طرف و ایک شہر ہے  
 آذربایجان میں فاروق شہرہ لن فاروق آخر  
 میں تا مثلثہ ایک تریب و میاں اسطہ اور  
 بصرہ کے کہ ہے یا فخی نے شہر میں کہ زواوی  
 نسبتا ہے زواویہ کی طرف وہ ایک قبیلہ  
 ذات بطون و الفخار ہے اور ساکنہ اعمال  
 اولیٰ سقیبہ ہے انتھ۔ و بطون واو و سکون ہا  
 آخر اس کے طارہملہ ایک گائون جو نزدیک  
 عدن کے عدن ایک شہر ہے سین میں سے کنارہ  
 پر دریک عتیر کس تجتہ اور ثناتہ شہر کے نام  
 میں سے مشتق جو عتر سہ سے بمعنی اقد لعنف  
 و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبدالمدر ہے  
 پھر بولنے میں عیدروس تا دل ہو گئی ہے اور  
 وہ بعین محملہ در یار مثناة ساکنہ اور وال محملہ  
 اور رائی مضموۃ پھر واو ساکن عارہملہ و  
 فتح ضا و مجملہ آخر اس کے رک محملہ لقب ہے  
 بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد  
 کے۔ شقاق بسین مفتوح و قاف مشدودہ  
 مفتوحہ آخر اس کے فاعلقب ہے صیغہ مبالغہ  
 سے بچ سر حال کے موقل الدولہ یعنی صاحب  
 شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم الترتیب مقبرہ میں  
 پہلے آگئی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی  
 تحقیق الروایع میں مہر جلد و اس سالہ میں صاحب  
 خواب کہتے ہیں عجیب بحث کی ہے اور خواب کی اہمیت  
 اور تحقیق اس شرح و بحث کی کہ کہ جب تک میں نہیں جانی

ساوات کی ہیں اور مقدم الترتیبہ گفتہ شد  
 البوہدین بفتح البیم وسکون الدال المہمل  
 و بفتح الختینہ آخر نون البوہدین بفتح الختینہ  
 والعین المہمل والنراء المجرى هم یکس جاء  
 المہمل وسکون الراء المہمل وکسر الزاء المجرى  
 آخر ضمیر الجمع المذکور معارفی بفتح البیم والعین  
 المہمل وبعد الفاء مکسوة ثم  
 راء مہمل غزل الراء بفتح الغاین  
 المجرى وتخفيف الزاء المجرى فسریت  
 من مضافات طوس جو بنی بضم الجیم  
 و فتح الواو وسکون الختینہ بعدھا  
 نون قیاء النسبۃ نسبتہ الى نون  
 ناحیۃ کثیرۃ من نواحی نیشابور  
 ابو طالب مہر بن عطیۃ الحارثی بفتح  
 بفتح عین مہملہ وکسر طاء مہملہ  
 وباء مثناة تحتانیۃ حارثی بجلد  
 وراء مہملتین و ثاء مثناة  
 ولف بضم الدال المہمل وفتح اللام  
 آخر فاجحد بفتح جیم وسکون جاء مہملہ  
 وفتح دل مہملہ وراء مہملہ شبلی بکسر  
 الشبیل المجرى وسکون الموحى بعد الراء  
 نسبتہ الى شبلیۃ قریۃ من قرى ...  
 اسر شنتہ بضم الهمز وسکون السین  
 المہمل وضم الراء المہملہ وفتح الشبیل المجرى  
 وفتح النون بعدھا ہاء ساکنۃ بدل عظیمۃ

ساوات کی ہیں اسکے مقدم الترتیبہ کہتے ہیں  
 البوہدین بفتح البیم وسکون الدال المہمل  
 اسکے نون البوہدین بفتح الختینہ و عین مہملہ و زائے مجہ  
 حرزیم کسرتے مہملہ وسکون ہائے مہملہ وکسر زائے مجہ  
 آخر جمع مذکور معارفی بفتح البیم و عین مہملہ وبعد  
 الف فای مکسوة بعد ہائے مہملہ غزالہ بفتح الغاین  
 مجہ تخفیف زائے مجہ ایک قریہ ہے مضافات  
 طوس سے جو بنی بفتح جیم و فتح واو وسکون الختینہ  
 اسکے بعد نون اور ہائے نسبتہ جین ایک  
 ناحیہ بڑی ہے نیشابور کے نواحی میں۔ ابو  
 طالب محمد بن عطیۃ حارثی۔ بفتح بفتح  
 عین مہملہ وکسر طاء مہملہ و بقاء مثناة تحتینہ  
 حارثی بجلد وراء مہملتین و ثاء مثناة  
 ولف بضم وال مہملہ و فتح لام  
 آخرہ فاجحد بفتح جیم وسکون  
 حار مہملہ و فتح وال مہملہ و زائے مہملہ  
 شبلی بکسر شین مجہ وسکون موحى  
 بعد اسکے لام نسبتہ ہے طرف  
 شبلی کے جو ایک گاؤں ہے۔  
 اسر و شنتہ بضم ہمزہ وسکون السین  
 مہملہ و ضم راء مہملہ و فتح شین مجہ و فتح  
 نون بعد اس کے ہائے ساکنہ ایک بہت بڑا  
 شہر ہے، ثناء کلیمی حصہ اول و دوم  
 حمد و ثناء و منقبت میں مروجہ اور مشہور  
 غزلین جو قولی کا انتخاب ہیں قیمت ار

دراء سم قند من بلاد فارس و ساء النهر  
 صاحب مریا طایر مدینہ طیار  
 القدر صیرلانہ فطن بھا و القاموس  
 مریا طیار بادر بساحل الهند  
 خالع قسم اشترکے ارضیا عشرین  
 الف دینار و ساء اقسام باسم ارض  
 بالبصرہ کانت لاهلہ و غریب بھا  
 فخلاقم صارت قریبہ تم انتقل  
 منہا الی قریبہ اخری فقیل لہ  
 خالع قسم عربیض مصغر السم  
 وادی قریب المدینہ الشرفہ  
 لنسب الیہا علی العریضی نقلنا  
 ہذا السلسلۃ السید و سید  
 و ضبط اکثر ما فیہا من الاسماء المبدعہ عن  
 المنجات القدر سیدنا فی الخرقہ العبد  
 السید عبد القادر العید و سید من المشیح  
 المردوی فی ال باعلوی السیدنا و سیدنا  
 الخیر الشیخ ابو طاهر الخیرنا الشیخ ابو الفخلی  
 قال الجار بقراءۃ ہذا الذی خلف کل  
 صلیوۃ من الخمس السید عبد الرحمن بن علی  
 باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ الحداد  
 و تخرج انتہی عن شیشہ السید عبد الرحمن  
 بن علی الحداد باعلوی و ہو جہا زیا الدریا  
 لطیف یار مذاق یا قوی یا عزیز استاذک  
 قالہ الیک واستغراق فیک و فناءک

سمرقند کے اُس طرف ماوراء النہر کے  
 شہروں میں سے صاحب باطنی شہر طراز قند  
 قاموس میں کہا ہے مریا طرازین مریا  
 ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم  
 نے خریدی تھی ایک زمین میں میں ہزار  
 دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا  
 جو بصرہ میں اُس کے کہنے کے لوگوں کے  
 زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پھر وہ  
 قریہ ہو گیا پھر منتقل ہوا اُس سے دو ستر قریہ کی طرف  
 تو بونے لگے خالع قسم عربیض مصغر نام ہے  
 ایک وادی کا جو قریب مدینہ شرفہ کے ہے  
 اُسکی طرف منسوب ہیں علی عربیضی ہنہ نقل  
 کیا یہ سلسلہ عیدر و سیدہ سید عبد القادر  
 عیدروس کا اور ضبط اسماء بہم کئے نفحات  
 قدوسیہ سے خرقہ میں عیدر و سیدہ سید عبد القادر  
 کے اور مشروح مردودی کے شیخ آل باعلوی  
 کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہو کہ شیخ ابو طاهر نے  
 انکو شیخ احمد بخلی نے انہوں نے کہا ہو اجازت  
 دی اس وعا کے پڑھنے کی یا پچھون نمازوں کے  
 بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاعر و سید عبد  
 الحداد اور ان کے داماد نے اپنے شیخ سید عبد  
 بن علی الحداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے  
 یا اللہ یا لطیف یا مذاق یا قوی یا عزیز  
 استاذک قالہا الیک واستغراق فیک  
 و فناء سربک

تین سواک و لطفاً شام و حیاتاً و خیراً  
 طیباً و حنیئاً و مسریاً و قوۃ فی الایمان  
 و الیقین و صلابتاً فی الحق و الدین و  
 عذابک یدرم و یتخلد و یشرف و یبقی  
 یتا بذر لا یخالطہ تکبر لا تملو و امرادۃ  
 فساد فی الارض و لاعلو انک سمیع قریب  
 و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ  
 و سلم قلت و للسید عبد اللہ الحکدار  
 دیوان شعری غایتہ اللطف و الفصاحت  
 غالبۃ فی النصیحتہ و السلوک ناوی بعض  
 قصائدہ ابن بنتہ السید عبد اللہ المیزان  
 و العید روسی قلت و اخبار فی جماعت من  
 سادۃ آل باعلوی منہم السید عبد اللہ  
 بن جعفر مدہر ان سادۃ آل باعلوی  
 لم یزلو طبقۃ بعد طبقۃ یوصون بقرۃ  
 الہیاء و حفظہ و العمل بما فیہ و المواظبۃ  
 علی اوامرہ و قاننہم فی العقائد مذہب  
 اہل السنۃ و الجماعۃ و مذہبہم فی الفقہ  
 مذہب الشافعی و مذہبہم فی السورۃ  
 القیام ما فی الاحیاء و اللہ اعلم  
 اما طریقۃ شافریۃ ہیں ابن  
 فقیر خرقہ پوشیدار دست شیخ ابوطاہر از والد  
 خود شیخ ابراہیم کروی و هو عن الشیخ احمد  
 القشاشی و هو عن الشیخ احمد الشناوی  
 و هو اخذ عن جماعت منہم سیدی احمد

عن سواک و لطفاً شاماً و حیاتاً و خیراً  
 و مر قاطباً و حنیئاً و مسریاً و قوۃ فی  
 الایمان و الیقین و صلابتاً فی الحق  
 و الدین و عذابک یدرم و یتخلد و یشرف  
 یبقی و یتا بذر لا یخالطہ تکبر و لا تملو و امرادۃ  
 فساد فی الارض و لاعلو انک سمیع قریب  
 و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ  
 و سلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حاکم  
 دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت  
 کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک  
 ہے ان کے بعض قصیدے مجھے لاکر  
 وئے ان کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس  
 و عیدروس نے میں کہتا ہوں فحکو خیر ہی ایک  
 جماعت نے آل باعلوی کی ان میں سے  
 سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی  
 ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں  
 احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنے  
 کی اور اس پر عمل کرنے کی اور اس کی مواظبت  
 کی اور انکا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت  
 ہے اور فقہ میں انکا نام مذہب شافعی ہے سلوک  
 میں جو احیاء العلوم میں ہے اس پر قیام کرتے  
 والد علم بطریقہ شافریۃ و لیبہ کا جس نے فرقہ پہنا  
 ہاتھ سے شیخ ابوطاہر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم  
 کروی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں  
 نے اخذ کیا ایک جماعت کہ ان میں سے سید احمد

بن قاسم علامہ والولی الکبیر سیدی  
 حسن الانجیدی الشیخ ابن اہم العلقی  
 وسیدی محمد بن زین الدین کلام صبح الشیخ  
 الاسلام محال الدین الطویل وتادیر  
 بادیدہ ولسوا من ذہو صحیح الحلاقہ محمد  
 بن محمد بن الخرنزی وهو صحیفہ اخذ الخرقۃ  
 عن التاج السبکی وهو صحیفہ واخذ عن  
 سید احمد بن عطاء اللہ الاسکندر صاحب  
 الحکم وهو صحیفہ اخذ عن سید فی العباس  
 المعتمدی وهو صحیفہ اخذ ولسی عن القطب  
 ابی الحسن الشاذلی ولسی الشیخ ابو طاهر الخرقۃ  
 واخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد الخرقۃ  
 عبد البدر بن سالم عن الشیخ عیسیٰ المغربي عن الشیخ  
 ابی عثمان سعید بن ابراہیم الخرنزی ایضاً  
 ولسی الشیخ ابی طاهر خرقۃ الشیخ بالکتابہ والجاز  
 الشیخ محمد بن سلیمان المغربي تزییل مکمل الشیخ  
 ابراہیم من الخرقۃ الاولادہ فادسلہا الی الدین  
 لہم کتب لہم بالجاز قلم الفحل رواۃ ولم  
 یجمع الشیخ ابو طاهر معہ بلباسہ من ید  
 یقین ابی عثمان الخرنزی بلباسہا من ابی  
 عثمان المغربي بلباسہا من ابی العباس  
 جمی الوہرانی بلباسہا من ابی سالم سید  
 ابراہیم التازی بلباسہا من ابی طاهر  
 الزدادی من ابی عبد اللہ محمد بن  
 محمد بن شخلص الحلبی

بن قاسم علامہ ولی کبیر سیدی حسن الانجیدی  
 اور شیخ ابراہیم علقی اور سیدی محمد بن زین الدین ان  
 نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام محال الدین الطویل  
 کی اور آداب یا فتمہ ہوتے ہیں ان کے آداب  
 سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور صحبت  
 میں اپنے ہیں علامہ محمد بن محمد خرنزی کے اور  
 انہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا  
 ہے تاج سبکی سے اور انہوں نے سیدی احمد  
 بن عطاء راہد اسکندری صاحب کم سے اور انہوں نے  
 سیدی ابوالعباس مرغنی سے اور انہوں نے قطب  
 ابوالحسن ثاویلی سے اور شیخ ابو طاهر خرقہ ہنا اور  
 اخذ تلقین کیا شیخ الحرم احمد الخرقۃ سے اور شیخ عبد البدر  
 بن سالم سے اور انہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے  
 انہوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم خرنزی سے  
 اور نیز ہینا یا ابو طاهر کو شیخ نے خرقہ پہنے شیخ کا کتابت  
 اور اجازت کیسا ہے شیخ محمد بن سلیمان خرنزی نے  
 سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اسے خرقہ اپنی اولاد  
 کیلئے انہوں نے خرقہ بھیجا ان کیلئے طرف مدینہ  
 کے اور اجازت کبھی بصورت صحیح ہوئی یہ وابت اور  
 مجتمع نہیں ہے شیخ ابو طاهر نے خرقہ پہنے میں ان کے  
 شیخ ابو عثمان خرنزی کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو  
 عثمان مغربی سے انہوں نے پہنا ابو العباس  
 احمد جمی وخریق سے انہوں نے ابو سالم سیدی  
 ابراہیم تازی سے انہوں نے صالح بن موسیٰ زواد  
 سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن شخلص طبری سے



عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید  
زین الدین ابی بکر السید ابی محمد بن  
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب  
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب فی ہذا الدین  
ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الجبار  
الشہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ والنسب  
الخرقة عن شیخہ عبد السلام من مشیش  
وھو عن السید عبد الرحمن بن زبایت  
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی  
المعروف بالفقیہ مصر وھو عن الشیخ  
فخر الدین ھو عن الشیخ ابی الحسن فی ہذا  
عن الشیخ تاج الدین ھو عن الشیخ تقی الدین  
لھو ھو عن الشیخ زین الدین محمد القریبی  
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم البصری وھو  
عن الشیخ ابی القاسم المرانی وھو عن الشیخ فخر  
السعدی وھو عن الشیخ سعید القزطانی وھو عن  
الشیخ ابو محمد ھو عن السید الشہید الامام  
حسین بن علی ھو عن امیر الامام امیر المؤمنین  
علی بن ابی طالب ھو عن السید ابو محمد  
وشفیع المذنبین قائد الغر المحجلین ھو عن  
اللہ علیہ السلام واین فقیر حزب  
الجرحخذ کلام الشیخ ابو طاهر عن الشیخ احمد  
الغزالی عن الشیخ محمد بن الصلاء عن سالم السہتمری  
عن النجم العظمی عن شیعہ الاسلام ذیلہ  
الطاف القدس فی معجزہ واروہ حضرت شاہ صاحب تصوف کی قاعہ معلولہ بیان کیا ہے قیمت ۱۸

انہوں نے شیخ علاؤ الدین مغلطائی سے انہوں  
نے سبزیں الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ  
بن سید ابی الحسن شاذلی سے اور ان دونوں  
قطب ابی الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین  
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی  
نے اخذ فرمایا اور خرقہ پہنایا شیخ عبد السلام  
بن مشیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن  
زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی  
عرف بفقیر مصر اور انہوں نے شیخ فخر الدین  
انہوں نے شیخ ابی الحسن علی سے انہوں نے شیخ  
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ تقی الدین  
محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قریبی سے  
انہوں نے شیخ ابی اسحاق ابراہیم البصری سے انہوں  
نے شیخ ابی القاسم مرغانی سے انہوں نے شیخ فخر  
سے انہوں نے شیخ سعید قزطانی سے انہوں نے شیخ  
ابو محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی  
سے انہوں نے والد امام امیر المؤمنین علی ابن  
ابی طالب سے انہوں نے سید امیر المؤمنین شفیع المذنبین  
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ابو اس فقیر نے حزب الجرح اخذ کیا شیخ ابوطاہر  
سے انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے شیخ  
محمد بن علاء سے انہوں نے سالم السہتمری سے  
انہوں نے نجم عظیمی سے انہوں نے  
شیخ الاسلام زکریا سے

میزان



صیغۃ المد سے انہوں نے شیخ وحید الدین گجراتی سے  
 انہوں نے شیخ محمد عیون کو الیری سے اور نیز بنیہ فرقہ  
 شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد علی سے انہوں نے سید محمد کلان  
 سے انہوں نے شیخ عیسیٰ سندی رہبانوری سے انہوں نے  
 شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد عیون سے پھر شیخ محمد  
 عیون کو الیری صاحب جوامہ خمسہ اور رواج دینے والے  
 طریقہ شطاریہ کے نے انہوں نے شیخ محمد عیون سے انہوں  
 نے شیخ بدیع الدین سرست سے انہوں نے شیخ محمد قاسمی سے انہوں  
 نے شیخ عبداللہ شطاریہ سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں  
 نے شیخ محمد عاشق سے انہوں نے شیخ عارفی سے انہوں نے  
 ابوالحسن جرقانی سے انہوں نے ابوالمظفر ترک طوسی سے  
 انہوں نے شیخ ابوزید غسفی سے انہوں نے شیخ محمد  
 مغربی سے انہوں نے تلقین پائی روحانیت  
 سے شیخ ابوزید بسطامی کے انہوں نے تلقین  
 پائی روحانیت سے سید امام جعفر صادق کے  
 بموجب سند سابق کے اور نیز فیہ فقیر حج کے سفر حج  
 لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری  
 کی حاصل کی۔ انہوں نے دعائی سنی کی اجازت بلکہ اجازت  
 جمع اعمال جوامہ خمسہ کے بیان کی اور یہ اس زمانہ میں  
 بڑے مشائخ طریقہ حنیہ و شطاریہ کے تھے اور جب کسی کو  
 اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی وجہ ہوتی تھی رحمتہ  
 تعالیٰ مستمدا کہا ہے شیخ عمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری  
 نے کہ میں نے انہوں نے شیخ محمد شطاریہ اور اعمال جوامہ  
 خمسہ سنی وغیرہ شیخ محمد شرف لاہوری سے انہوں نے  
 شیخ عبدالملک سے انہوں نے شیخ یازید تانی سے

صیغۃ المد عن الشیخ وحید الدین الحلوی  
 انہوں نے عن الشیخ محمد عیون الیری والیضا  
 الشیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد علی عن السید کلان  
 کلان عن الشیخ عیسیٰ رہبانوری عن  
 الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد عیون عن الشیخ محمد  
 عیون صاحب جوامہ خمسہ و رواج دینے والے  
 الشطاریہ عن الشیخ محمد عیون عن الشیخ محمد قاسمی  
 المد عن الشیخ محمد عیون عن الشیخ محمد عارف  
 عن الشیخ عبداللہ شطاریہ عن الشیخ محمد عاشق  
 عاشق عن الشیخ عارفی عن ابوالحسن جرقانی  
 ابی الحسن جرقانی عن ابی مظفر ترک طوسی  
 عن الشیخ ابوزید غسفی عن الشیخ محمد غسفی  
 تلقین من روحانیت سید امام جعفر الصادق  
 بسند السابق ابن فقیر در سفر حج چون بہ لاہور  
 رسید و دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری یافت  
 اجازت دعائی سنی و دست بوسی اجازت جمع  
 اعمال جوامہ خمسہ و سند خود بیان کرد و ایشان  
 دین زمانہ کے از اعیان مشائخ طریقہ حنیہ  
 و شطاریہ بود و چون کے را اجازت میدادند  
 اور دعوت رحمت نے شد رحمتہ المد تعالیٰ  
 سند قال الشیخ المعتمد الفقہ حاجی محمد  
 سعید لاہوری اخذ الطریقۃ  
 شطاریہ و اعمال الجوامہ خمسہ من  
 السیف و غیرہ عن الشیخ محمد شرف لاہوری  
 عن الشیخ عبدالملک عن الشیخ یازید تانی

م  
 الشیخ ابوزید بسطامی

سند دعائی سنی و دست بوسی

عن الشیخ وجیه الدین الکبیری عن الشیخ  
محمد غوث الکبیری والیٰ النائی فی  
اجازت طریق شطاریہ عامل شد از حضرت  
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال دیوہی  
عن الشاہ پیر میں ہتی بسند لاجھونی  
الان وجدت فی کتاب العزیزہ امراء  
عز السید ابن اہیم الابرجی عن الشیخ  
جہاء الدین الشطاری انہ قال بلانکہ  
وکر مشرب شطاریہ ذات بزبان یا دل گوید ملاحظہ  
اسما صفات کند یعنی سمیع و بصیر و تسلیم و  
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ  
پیش نظر دارد و مد کشد و شد گذارد و زیر  
ناف آغاز کند و مغہم ملاحظہ یعنی شنوا  
و بینا و داناد و دل قرار دہد و در یک دم  
بگوید اول نما آخر دم این در عین محار بہ  
کبیر است فاما در محار بہ کبیر و کبیر و وسد بار  
زیادہ گوید پس بہتر است چون برین صفات  
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ  
ان صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر  
علیم شنوا و اتم بینا و انا قائم حاضر ناظر  
شاہد چون مدتے درین شغل استقامت  
میفرمایند یعنی قادر و واحد و حی و قیوم  
ظاہر باطن رؤف و رؤف ہادی و بدیع  
و باقی و عروج و نزول و ہر ذکر و ہر  
شرط است چون زمانے بدین شغل

انہوں نے شیخ وجیہ الدین الکبیری سے کہ فرمائی ہے کہ انہوں  
نے شیخ محمد غوث الکبیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت  
طریق شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار  
قدس سرہ سے انکو شیخ لال دیوہی سے انکو شاہ  
پیر میں ہتی سے ان کی سند اس وقت  
مجھے یا وہیں میں نے کتاب عزیزہ میں پائی  
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ابرجی سے ان کو  
شیخ جہاء الدین شطاری سے کہ انہوں نے  
کہا ہے کہ جان لینا چاہتے کہ ذکر مشرب شطاریہ  
کا اسم ذات بزبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ  
اسما صفات کا کہ یعنی سمیع بصیر علیم خیال  
میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطہ کی پیش  
نظر رکھے اور مد کشے اور شد گذارد و زیر  
ناف شروع کرے اور مغہم ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور  
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور یک  
دم میں ایک دم کہے دم کے اول سے دم کے آخر  
تک میں اور یہ جہا کہ محار بہ کبیر ہو اور محار بہ  
کبیر ہو تو دوسو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے  
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین  
کرے کہ ان صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی  
سمیع بصیر علیم شنوا بینا و انا قائم حاضر ناظر  
شاہد جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہو جائے  
تو فرماتے ہیں یعنی قادر و واحد و حی و قیوم ظاہر  
باطن رؤف و رؤف ہادی و بدیع باقی عروج  
نزول ہر ذکر و ہر میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

استقامت رفته باشد بعد ملفوظات یقین کنند  
یعنی الهی الاعلیٰ العظیم اکبر الکبر القدر  
الاقرب اللطیف لطف الکریم الاکرم النور الانوار  
العلیم الاکمل اسکے بعد عارف بیکر کا شغل کرانیں کہ وہ مکرر  
کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے  
کہ بدن سے پسینہ مہینہ کی طرح برسنے لگے اور ذکر کرنا والا  
پیشوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ حقد رہے ہو کے  
پیشے اور بہت جاننے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائے اور ہمدرد کافی سے باقی مرتبہ  
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طریق ہیں  
ایک تو یہ کہ اس طرح بیٹھے جیسے نمازیں بیٹھے ہیں اول  
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جائے کہ خدا  
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہے اور چاہے اس علم سے ایک لمحہ بھی  
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور دوسرے مراقبہ میں بطریق لازم ہے  
اور غار و خلوت اور تمام احوال کو لازم آتا اور چاہے یقین  
استقامت نہ آئے۔ دوسرے مراقبہ جسے مشافہی کہتے ہیں شروع  
کرے۔ اور اس میں بھی اسی شکل سے بیٹھا اور منہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے  
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا  
ہے اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تشبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جانے لگا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تب تکہ مراقبہ  
میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں شغل  
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر  
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

استقامت رفته باشد بعد ملفوظات یقین کنند  
یعنی الهی الاعلیٰ العظیم اکبر الکبر القدر  
الاقرب اللطیف لطف الکریم الاکرم النور الانوار  
العلیم الاکمل اسکے بعد عارف بیکر کا شغل کرانیں کہ وہ مکرر  
کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے  
کہ بدن سے پسینہ مہینہ کی طرح برسنے لگے اور ذکر کرنا والا  
پیشوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ حقد رہے ہو کے  
پیشے اور بہت جاننے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائے اور ہمدرد کافی سے باقی مرتبہ  
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طریق ہیں  
ایک تو یہ کہ اس طرح بیٹھے جیسے نمازیں بیٹھے ہیں اول  
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جائے کہ خدا  
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہے اور چاہے اس علم سے ایک لمحہ بھی  
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور دوسرے مراقبہ میں بطریق لازم ہے  
اور غار و خلوت اور تمام احوال کو لازم آتا اور چاہے یقین  
استقامت نہ آئے۔ دوسرے مراقبہ جسے مشافہی کہتے ہیں شروع  
کرے۔ اور اس میں بھی اسی شکل سے بیٹھا اور منہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے  
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا  
ہے اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تشبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جانے لگا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تب تکہ مراقبہ  
میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں شغل  
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر  
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

مراقبہ حجاب

دوسرا مراقبہ مشافہی

مراقبہ معائنہ

او کجی کہ اسی طرح جیسے مرتبے وقت یہ  
خیال کرے کہ میری روح قانت ہو گئی اور آسمان  
گذر گئی اور حق تعالیٰ کے معائنہ میں مشغول ہوئی اگر کسی  
کو اس پر استقامت حاصل ہوئی آیت را ستر ظاہر کرے گا  
اُس کا یہ سراسر آئین آسمان پر نوک اور سر اسرار  
اُس کے زمین اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو شائع  
کئے ہیں یہی ہے اور کس میں واسطہ درست  
نہیں۔

### بتیج کی سند

وہ مجھ کو دی سید عمر شیخ عبدالصمد بصری مکی  
کے نواسے نے کہا تجھ کو دی میرے نانا شیخ عبدالصمد  
نے اُن کو دی اُن کے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان  
مصری نے اور کہا تجھ کو دی ابو عثمان جزائری  
نے اُن کو دی ابو عثمان مرقی سے اُن کو  
سید احمد جی سے اُن کو سید اسماعیل تازی سے  
اُن کو ابو الفتح مراعی سے اُن کو ابو العباس  
احمد بن ابوبکر رواد سے اُن کو محمد والدین  
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی نعمی  
سے اُن کو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری  
سے اُن کو تقی الدین بن ابوشامہ بن علی سے  
اُن کو محمد والدین عبدالصمد بن ابوبکیر مرقی سے  
اُن کو یوسف والد سے اُن کو ابو الفضل محمد بن ناصر  
اُن کو ابو محمد عبدالصمد سمرقندی سے اُن کو ابوبکر محمد بن علی  
سلامی حاد سے اُن کو ابو نصر عبدالوہاب بن حامد  
بن عمر سے اُن کو ابو الحسن علی بن حمین بن قاسم صوفی

فرار کردہ برہنیت مختصر تصور کنی کہ روجم  
از قالب بیرون رفت طراز سادات گزشت  
و بمبائینہ حق قنالی مشغول شد اگر کسی برین  
استقامت یا بد رشتہ سیر پیدا آید کجایان رشتہ  
بالائے مقام آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در  
ول و بابت و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولی  
کہ مشغول فی گونہ زمین است و درین واسطہ  
درست نیست۔

### بیان سبجہ

و اما سبجہ قتالونی ہا السید عمر ابن زینب  
الشیخ عبدالصمد البصری المکی قالنا و لونی ہا  
حدیث الشیخ عبداللہ تا و لہ ایا ہا  
شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی  
و قالنا و لونی ایا ہا ابو عثمان جزائری  
عن ابی عثمان المغربی عن سید ابی احمد  
حجی عن سید ابی احمد عن ابی احمد عن  
ابی الفتح المراعی عن ابی العباس احمد بن  
بکر الحدادی عن محمد الدین محمد بن یعقوب  
بن محمد الفایز آبادی اللغوی عن جمال الدین  
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی  
القاسم محمد بن یوسف عن محمد الدین عبدالصمد بن علی  
ابوبکیر مرقی عن ابی عبد اللہ الفضل محمد بن ناصر  
عن ابی محمد عبدالصمد سمرقندی عن ابوبکر محمد بن علی  
السلامی الحدادی عن ابی نصر عبدالوہاب بن حامد  
عن ابی عمر عن ابی الحسن بن قاسم صوفی

قال سمعت ابا الحسن الماکی وقد رايت  
 مرفی ید سجدة فقلت یا اوستاذ انت  
 الی الان مع السجدة یقول کذا رايت اُستاذ  
 الجدید فی ید سجدة فقلت یا استاذی  
 وانت الی الان مع السجدة فقال کذا رايت  
 استاذی سوی بن الفاس السقطی فی ید  
 سجدة فقلت یا استاذ وانت مع السجدة  
 فقال کذا رايت اُستاذی محزون  
 الکرخی و فی ید سجدة فسالت عما سالتنی  
 عن فقال کذا رايت استاذ شیخ الحافی  
 و فی ید سجدة وسالت عما سالتنی عن فقال  
 رايت استاذی عملکی و فی ید سجدة فسالت  
 عما سالتنی عن فقال رايت استاذی الحسن  
 البصری و فی ید سجدة فقلت یا استاذ مع  
 عظم شانک وحسن عبادتک وانت  
 الی الان مع السجدة فقال لی هذا شیء کنا  
 استعملناه فی البدايات ما کنا نترک فی  
 النهایات انا حبانی اذکر الله بقلبی و  
 یدی ولسانی قال الشیخ ابوالعباس الرضا  
 تبیین من سأل الحسن البصری السجدة کانت  
 من جودته محتزنة فی عهد الصحابة لقول  
 هذا شیء کنا استعملناه فی البدايات و  
 بدایت الحسن من غیر شک کانت  
 مع اصحاب رسول الله صلی الله  
 علیہ و آلہ وسلم خاند و لد

انہوں نے کہا میں نے حسن مالکی سے اذوقق میں دیکھا  
 اذوقق میں دیکھا میں نے تو میں کہا اے حضرت ابی تکلیب  
 تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا انہوں نے یونی دیکھا تھا اپنے حضرت  
 جنید کو اور اسے کہا تھا حضرت ابی تکلیب تسبیح ہاتھ میں  
 رکھتے ہیں انہوں نے کہا میں ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سری  
 بن مفلس سقفی کو اور اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی تو میں نے  
 کہا اے حضرت ابی تکلیب تسبیح رکھتے ہیں انہوں نے  
 کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف  
 کرخی کو اور اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور میں نے یونی  
 پوچھا تھا جسطح تم نے مجھے پوچھا تو انہوں نے  
 کہا ہم نے یونی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر مانی  
 کو اُس نے یونی دریافت کیا جیسے تم نے مجھے  
 انہوں نے کہا میں دیکھا اپنے حضرت عمر کی کو  
 اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے سوال کیا اسی طرح  
 جسطح تم نے مجھے انہوں نے کہا میں نے دیکھا  
 اپنے استاذ حسن بصری کو اُن کے ہاتھ میں  
 تسبیح تھی میں نے کہا اے حضرت ابی باوجود  
 ایسی عظمت شان اور ایسی فیک عبادت کی  
 اور بھی ایک ہاتھ میں تسبیح ہو انہوں نے کہا کہ یہی  
 ایک ایسی شے ہے کہ ہر تبار میں اسکا استعمال کرتے تھے  
 تو ہم نے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں نے دست لکھا ہوں  
 اس امر کو کہ ذکر امدد سے کروں اور ہاتھ سے اور باج  
 شیخ ابوالعباس سودا و فرماتے ہیں کہ حسن بصری کے قول  
 سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور تمہارے اصحاب نے عہد میں  
 جو انہوں نے کہا یہی شے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے اور

ابو الحسن نے فرمایا کہ یہ تسبیح تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا تھا کہ یہ ذکر اور تسبیح پڑھنا ہوتا تھا



لسنتین بقیا من خلافہم درای عثمان  
وعلیا وطلحہ رضی اللہ عنہم وحصہ یوم  
الدار فی قضیۃ عثمان عمر اربع عشرۃ  
سنتہ وروی عن عثمان علی ویمان بن  
حصین و معقل بن یسار و ابی بکر و ابی  
موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہم وخلق کثیر من الصحابة  
و الخلفاء فی روایتہ عن علی رضی اللہ عنہ  
مشہور اتھی و اما دلائل الخبرات  
فاخبارنا بیه شیخنا البوطاہ عن الشیخ احمد الخلی  
عز السید عبد الرحمن الادریسی الشہیر  
بالمجرب عن ابیہ احمد عن جده محمد  
عن ابی جده احمد عن مولفہ السید الشیخ  
محمد بن سلیمان الخزلی رحمۃ اللہ و اما  
**قصیدۃ البرزخ** فاخبارنا بھا البوطاہ  
عن الشیخ احمد الخلی عن محمد بن عبد اللہ  
العالمی عن سالم السمرہوی عن حماد  
الغیطی عن شیخ الاسلام ذکری عن ابی  
اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد  
بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر المہاشمی  
عن ناظم ہاشمی الدین محمد بن محمد بن سعید  
احمد البوصیری رحمۃ اللہ کتاب معروف گوید  
این ہست اخبار از بیا سلسلہ بزرگوارہ شیخ زائر فکر  
بعض اسانید علم حدیث علم فقہ و غیرہما خواہد آمد و احمد  
اولا و آخر و طاب ہر باطن و علی مد علی سید محمد رحمۃ اللہ علیہما

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھے  
تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ  
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصید میں تو ان کی عمر  
چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی  
روایت کی ہے عثمان و علی ویمان بن حصین و  
معقل بن یسار و ابی بکر و ابی موسی و ابن عباس و ابن  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور  
انکا حضرت علی سے روایت کرنا غیر غلط و مشہور ہے  
و اما دلائل الخبرات کی سند اور دلائل الخبرات کی  
ہم کو اجازت تھی ہمارے شیخ البوطاہ انہوں کے شیخ  
احمد الخلی سے انہوں کے سید عبد الرحمن ادریسی مشہور  
محبوب انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے  
انکے دادا احمد سے انہوں کے نیک پیر دادا احمد سے انہوں  
نے اپنے اسکے شریف سید شریف محمد بن سلیمان الخزلی  
رحمۃ اللہ علیہ سے قصیدہ بروہ کی سند  
ہم کو خبری قصیدہ بروہ کی البوطاہ سے شیخ احمد الخلی سے  
انہوں کے محمد بن علاء علی سے انہوں کے سالم السمرہوی سے  
انہوں کے محمد بن غفری سے انہوں کے شیخ الاسلام محمد بن محمد  
نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں کے صلاح محمد بن محمد بن حسن  
شاذلی سے انہوں کے علی بن جابر سے انہوں کے  
ناظم محمد بن الدین بن محمد بن سعید احمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ  
کتاب وفاتنا بی بی سلیمان سے انہوں کے سید محمد بن محمد  
حدیث و فقہ و غیرہ کی سند ذکر کردہ ہوگا فقط و الحمد للہ و اما  
و اما آخر و طاب ہر باطن و علی مد علی سید محمد رحمۃ اللہ علیہما

سند و دلائل الخبرات

قصیدہ بروہ کی سند



۱۳	قصاید حضرت مولانا شاه عبدالحکیم صاحب مورت اعلیٰ	۱۳	وصیت نامه شرح چندی مصباح نور سائل الشان امین عزیزه	۱۳	تغفار الودیع ببلیت کے فضائل
۱۴	الفلسفہ رحبہ فارسی باز شاعر حبیب ازری	۱۴	فیض الہی جمع ترجمہ جلال الخوین	۱۴	عجائب الفہم وراہول حدیث
۱۵	قصایف جہاد حضرت مولانا شاہ ولی احمد صاحب محدث وصولی رحمتہ احمد علیہ	۱۵	ہر ہوا مع شہرین حہر ب البحر فارسی	۱۵	تحقیق المرویا مستخرج
۱۶	انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ترجمہ فیضان القدس فارسی معہ ترجمہ اردو	۱۶	تطویر شرح حہر ب البحر اردو	۱۶	عملیات عادلان عزیز نیہ
۱۷	اچھا عقیدہ مصطلح فی حسن الحقیقہ تاویل الاماویہ عربی معہ ترجمہ اردو	۱۷	سر المکتوم فی سبائہ دین العلوم	۱۷	کرامات عزیز نیہ ہر سہ حصہ اردو
۱۸	تغیبات البیہ عربی و فارسی در الثمن فی بشرت نبی الامین ترجمہ	۱۸	قصایف لطیف الامت حضرت مولانا شاہ اہل الدین صاحب المادور و حضرت شاہ صاحب المادور	۱۸	میزان العقائد عربی و خشتی
۱۹	سطحات معہ جز اللطیف فارسی محبوظ شاہی املا سنا و عربی	۱۹	جہاد باب فارسی جہاد باب اردو	۱۹	نمونہ خمسہ رسائل اردو
۲۰	فیصلہ و مدار الوجود و الشہور فی ترجمہ جہاد	۲۰	تکلمہ ہندی اردو در علم طب	۲۰	تکلمہ ہندی اردو در علم طب
		۲۱	قصایف جہاد مجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب	۲۱	الانصاف معہ ترجمہ کشاف
		۲۲	محدث دہوی رحمتہ احمد علیہ	۲۲	سشرح رباعیتین
		۲۳	عزیز الانقباس فی فضائل	۲۳	قصید طیب النعم فی مدح سید النعم
		۲۴	اخیر الناس فارسی معہ ترجمہ اردو	۲۴	قرآن العین فی تفصیل التفسیر فارسی
				۲۵	استان المحدثین فارسی
				۲۶	سر الشہادۃ تین معہ ترجمہ اردو
				۲۷	تکلمہ انما عشر فارسی و انقباض اردو

سوار کبیل قلمی معہ ترجمہ دارو۔۔۔ جہاں دلی نعمت حضرت خواجہ سراج کبیر احمد شاہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ پیش کیا  
تصنیف، اوقات صفات باری تعالیٰ میں عجیب و غریب مضامین اور اس کے ضمن میں متعدد مختلف صوفیانہ معلومات کا خزینہ ہے اور اگر کسی

سید عبدالغنی جعفری سجادہ نشین گادگہ کی درمیان جامع مسجد لال قلعہ دہلی

